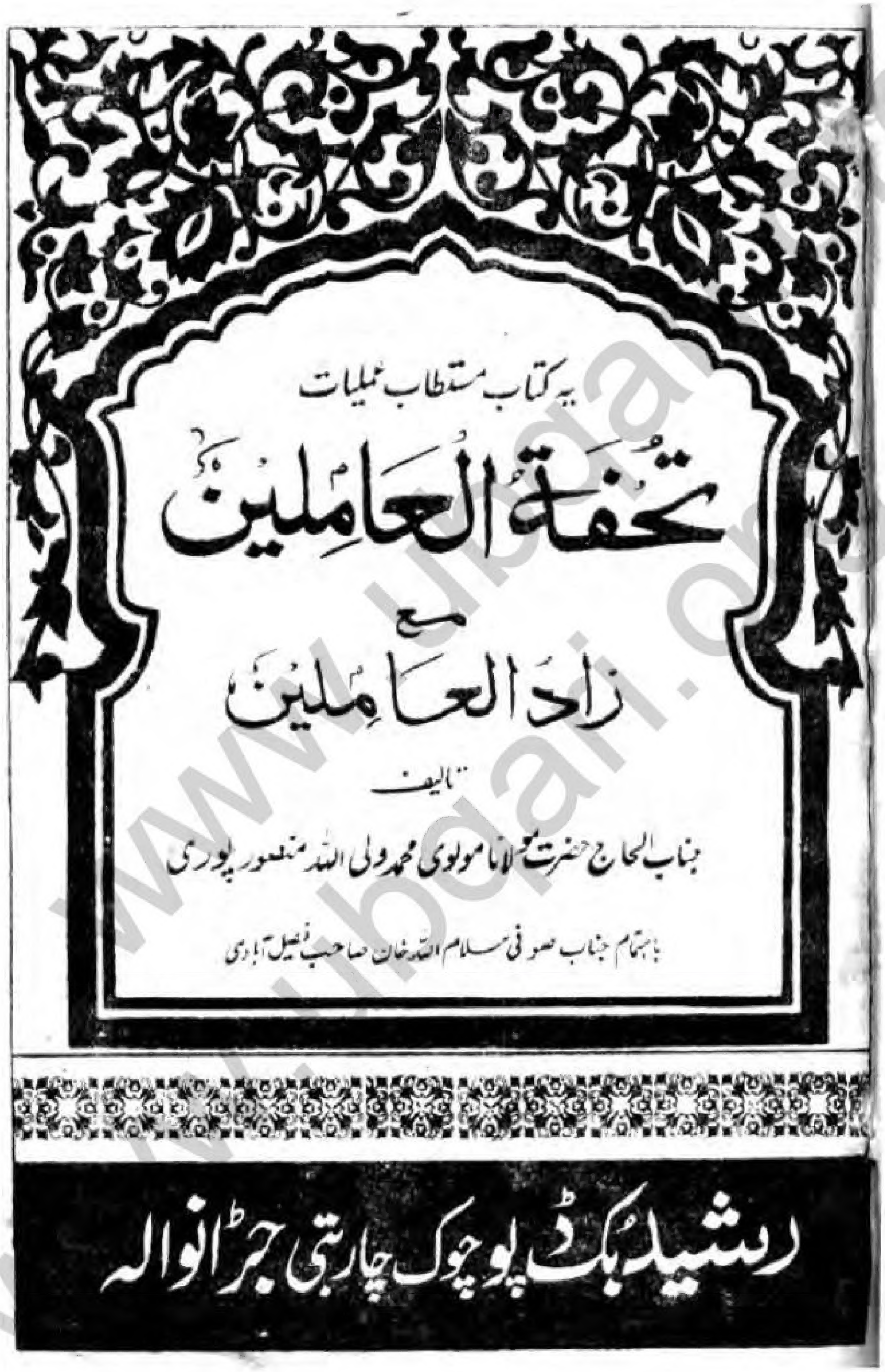

یہ کتاب مستطاب عملیات

تحفۃ العاملین

مع

زاد العاملین

تالیف

جناب الحاج حضرت مولانا مولوی محمد ولی اللہ منصور پوری

باہتمام جناب صوفی سلام اللہ خان صاحب فیصل آبادی

رشید بک ڈپو چوک چار بتی جڑانوالہ

عملیات اور روحانی علاج کا ذوق رکھنے والے حضرات کیلئے اولیائے کرام کی زندگی کا نچوڑ اپنے موضوع پر بے مثال کتاب

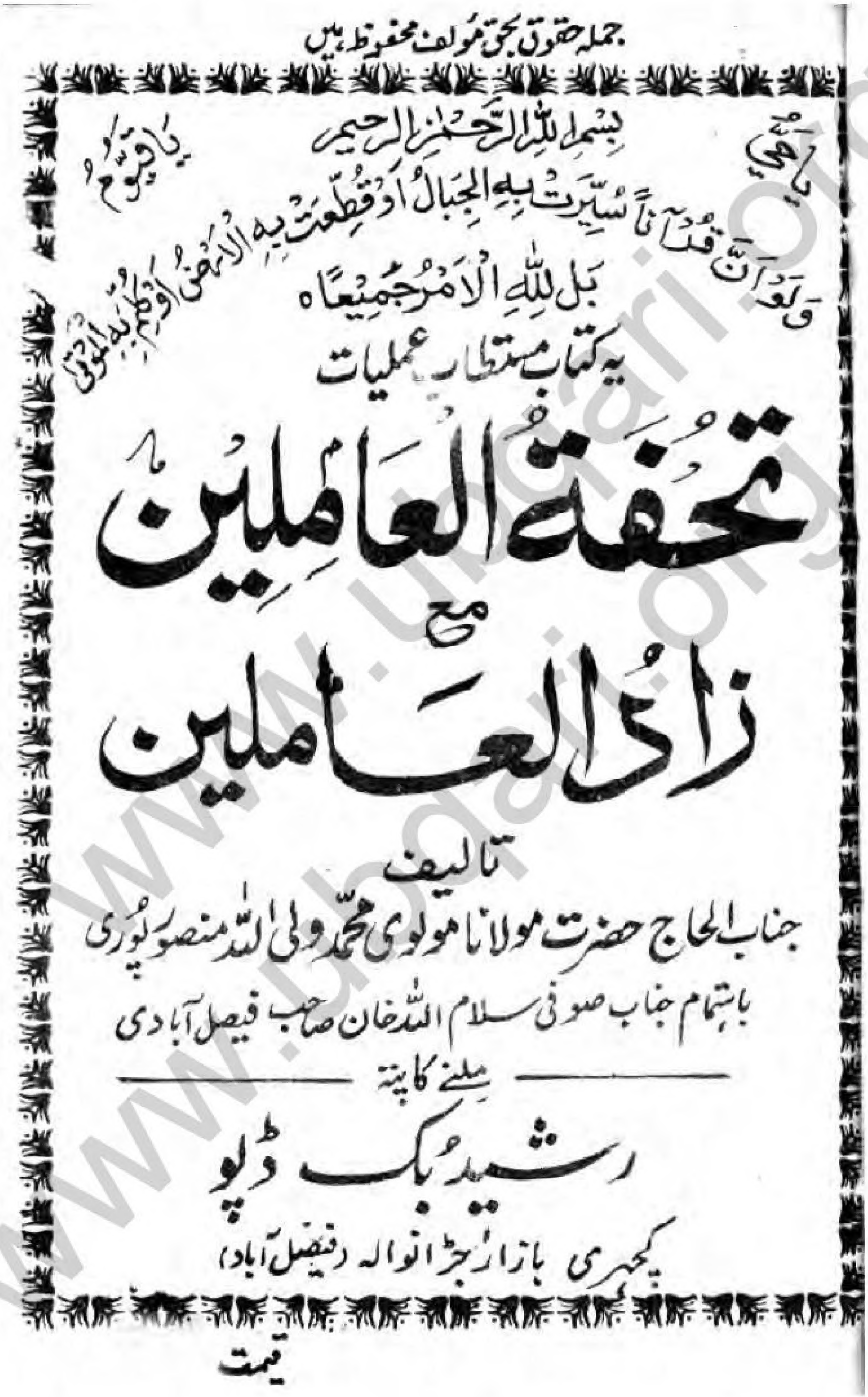

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

یا حی

یا قیوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى

بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ؕ

یہ کتاب مستطاب عملیات

تحفۃ العاملین

مع

زاد العاملین

تالیف

جناب الحاج حضرت مولانا مولوی محمد ولی اللہ منصورپوری

باہتمام جناب صوفی سلام اللہ خان صاحب فیصل آبادی

ملنے کا پتہ

رشید بک ڈپو

کچہری بازار جڑانوالہ (فیصل آباد)

قیمت

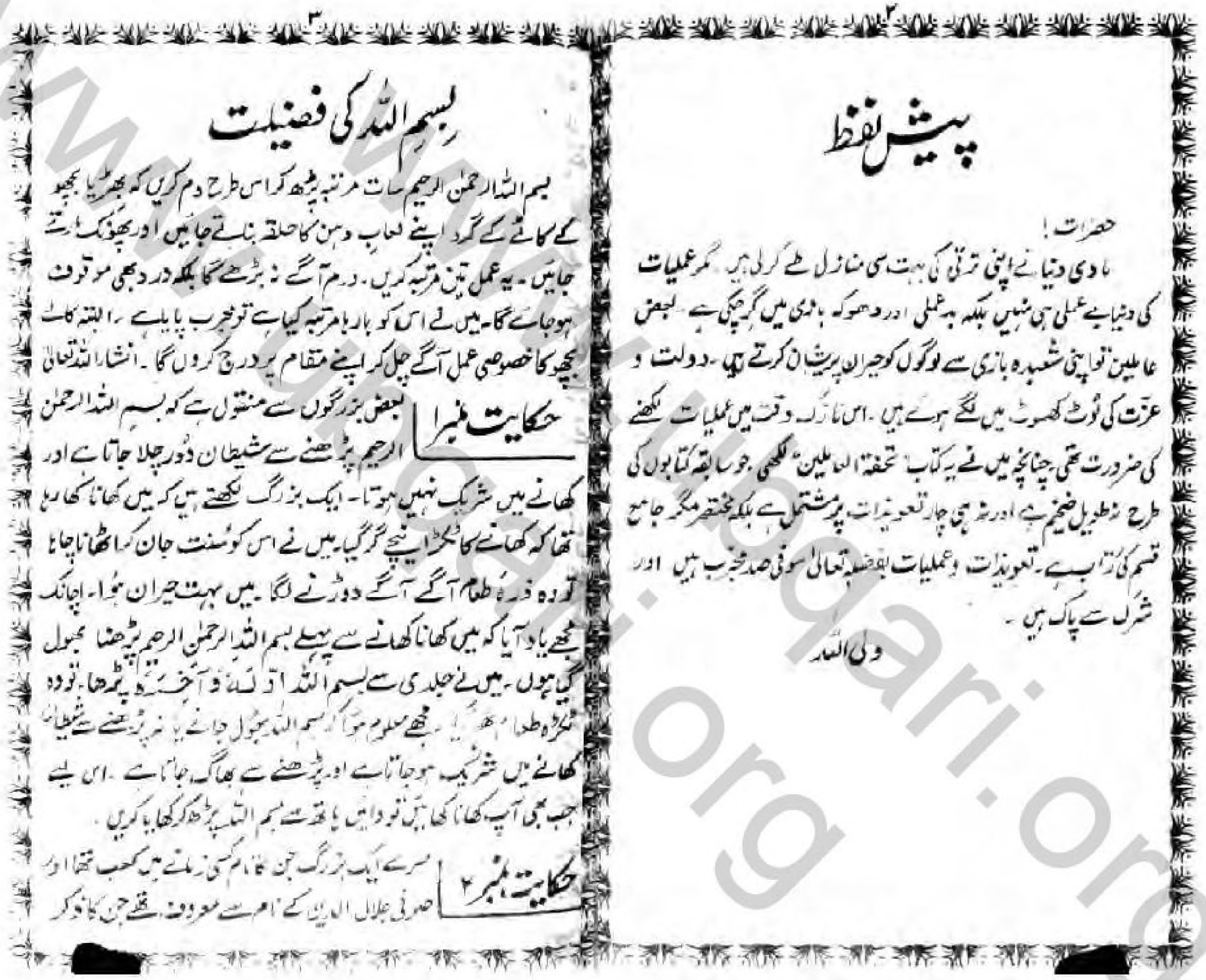

پیش لفظ

حضرات!

مادی دنیا نے اپنی ترقی کی بہت سی منازل طے کر لی ہیں۔ مگر عملیات کی دنیا بے عملی ہی نہیں بلکہ بد عملی اور دھوکہ بازی میں گر چکی ہے۔ بعض عاملین تو اپنی شعبدہ بازی سے لوگوں کو حیران پریشان کرتے ہیں۔ دولت و عزت کی لوٹ کھسوٹ میں لگے ہوئے ہیں۔ اس نازک وقت میں عملیات لکھنے کی ضرورت تھی چنانچہ میں نے یہ کتاب "تحفۃ العالمین" لکھی۔ جو سابقہ کتابوں کی طرح نہ طویل ضخیم ہے اور نہ ہی چار تعویذات پر مشتمل ہے بلکہ مختصر مگر جامع قسم کی کتاب ہے۔ تعویذات و عملیات بفضلہ تعالیٰ سو فی صد مجرب ہیں اور شرک سے پاک ہیں۔

ولی اللہ

بسم اللہ کی فضیلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سات مرتبہ پڑھ کر اس طرح دم کریں کہ بھڑ یا بچھو کے کاٹے کے گرد اپنے لعاب دہن کا حلقہ بناتے جائیں اور پھونک مارتے جائیں۔ یہ عمل تین مرتبہ کریں۔ درم آگے نہ بڑھے گا بلکہ درد بھی موقوف ہو جائے گا۔ میں نے اس کو بارہا مرتبہ کیا ہے تو مجرب پایا ہے۔ البتہ کاٹے بچھو کا خصوصی عمل آگے چل کر اپنے مقام پر درج کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حکایت نمبر ۱ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے سے شیطان دور چلا جاتا ہے اور کھانے میں شریک نہیں ہوتا۔ ایک بزرگ لکھتے ہیں کہ میں کھانا کھا رہا تھا کہ کھانے کا ٹکڑا نیچے گر گیا۔ میں نے اس کو سنت جان کر اٹھانا چاہا تو وہ ذرۂ طعام آگے آگے دوڑنے لگا۔ میں بہت حیران ہوا۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ میں کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا بھول گیا ہوں۔ میں نے جلدی سے بسم اللہ اولہ و آخرہ پڑھا۔ تو وہ ٹکڑہ طعام ٹھہر گیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ بسم اللہ بھول جانے پر نہ پڑھنے سے شیطان کھانے میں شریک ہو جاتا ہے اور پڑھنے سے بھاگ جاتا ہے۔ اس لیے جب بھی آپ کھانا کھائیں تو دائیں ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر کھایا کریں۔

حکایت نمبر ۲ مصر کے ایک بزرگ جن کا نام کسی زمانے میں کعب تھا اور حضرت جلال الدین کے نام سے معروف تھے جن کا ذکر

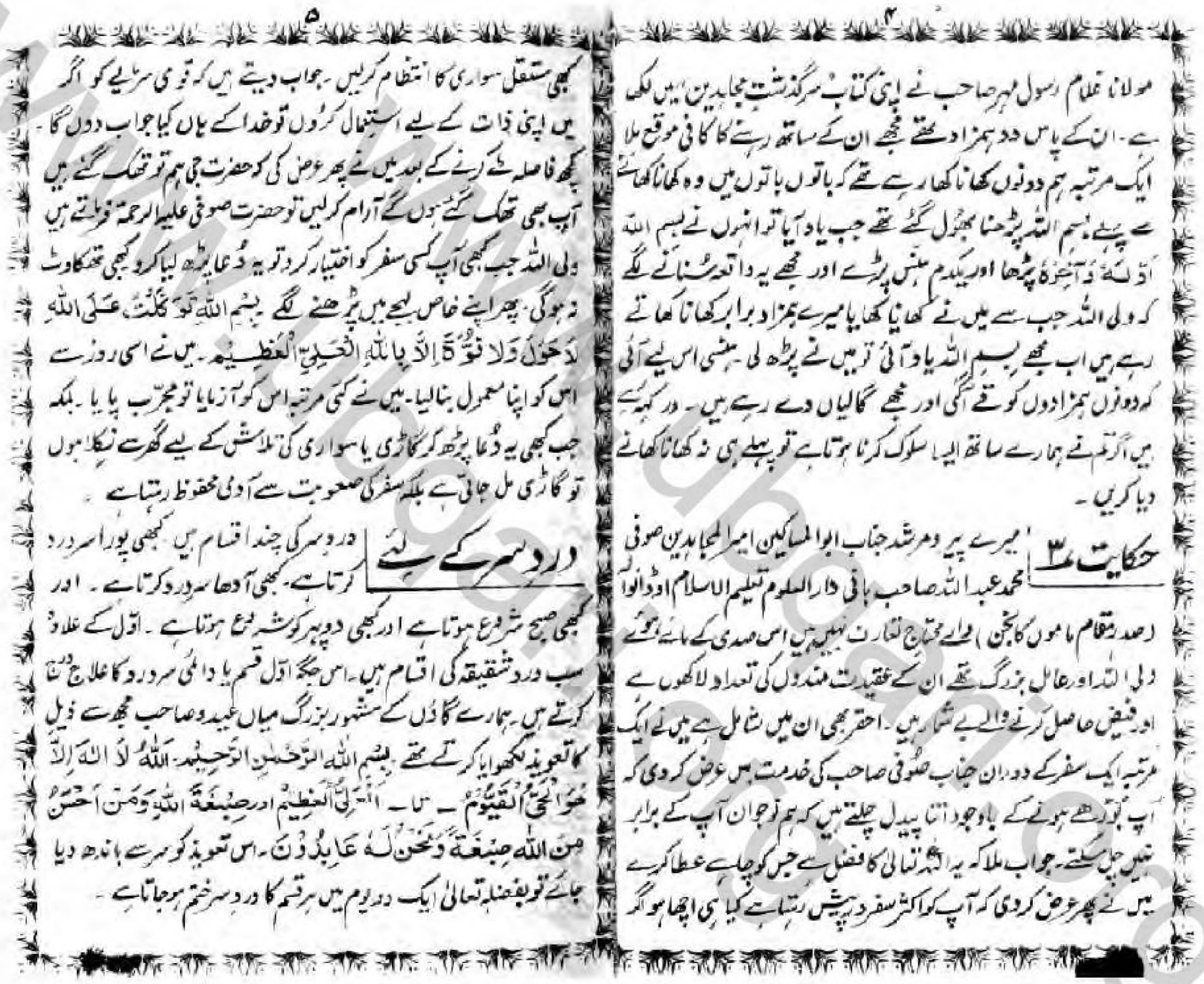

۴

مولانا غلام رسول مہر صاحب نے اپنی کتاب سرگذشت مجاہدین میں لکھا ہے۔ ان کے پاس دو ہمزاد تھے مجھے ان کے ساتھ رہنے کا کافی موقع ملا ایک مرتبہ ہم دونوں کھانا کھا رہے تھے کہ باتوں باتوں میں وہ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول گئے تھے جب یاد آیا تو انہوں نے بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھا اور یکدم ہنس پڑے اور مجھے یہ واقعہ سنانے لگے کہ ولی اللہ جب سے میں نے کھانا کھایا میرے ہمزاد برابر کھانا کھاتے رہے ہیں اب مجھے بسم اللہ یاد آئی تو میں نے پڑھ لی۔ ہنسی اس لیے آئی کہ دونوں ہمزادوں کو قے آگئی اور مجھے گالیاں دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر تم نے ہمارے ساتھ ایسا سلوک کرنا ہوتا ہے تو پہلے ہی نہ کھانا کھانے دیا کریں۔

حکایت ۳

میرے پیر و مرشد جناب ابو المساکین امیر المجاہدین صوفی محمد عبد اللہ صاحب بانی دار العلوم تعلیم الاسلام اوڈانوالہ (صدر مقام ماموں کانجن) والے محتاج تعارف نہیں ہیں اس صدی کے مانے ہوئے ولی اللہ اور عالم بزرگ تھے ان کے عقیدت مندوں کی تعداد لاکھوں سے اور فیض حاصل کرنے والے بے شمار ہیں۔ احقر بھی ان میں شامل ہے میں نے ایک مرتبہ ایک سفر کے دوران جناب صوفی صاحب کی خدمت میں عرض کر دی کہ آپ بوڑھے ہونے کے باوجود اتنا پیدل چلتے ہیں کہ ہم نوجوان آپ کے برابر نہیں چل سکتے۔ جواب ملا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرے میں نے پھر عرض کر دی کہ آپ کو اکثر سفر درپیش رہتا ہے کیا ہی اچھا ہو اگر

۵

کبھی مستقل سواری کا انتظام کر لیں۔ جواب دیتے ہیں کہ قومی سرمایہ کو اگر میں اپنی ذات کے لیے استعمال کروں تو خدا کے ہاں کیا جواب دوں گا۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد میں نے پھر عرض کی کہ حضرت جی ہم تو تھک گئے ہیں آپ بھی تھک گئے ہوں گے آرام کر لیں تو حضرت صوفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ولی اللہ جب بھی آپ کسی سفر کو اختیار کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو کبھی تھکاوٹ نہ ہوگی۔ پھر اپنے خاص لہجے میں پڑھنے لگے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ میں نے اسی روز سے اس کو اپنا معمول بنا لیا۔ میں نے کئی مرتبہ اس کو آزمایا تو مجرب پایا۔ بلکہ جب کبھی یہ دعا پڑھ کر گاڑی یا سواری کی تلاش کے لیے گھر سے نکلا ہوں تو گاڑی مل جاتی ہے بلکہ سفر کی صعوبت سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔

دردِ سر کے لیے

درد سر کی چند اقسام ہیں۔ کبھی پورا سر درد کرتا ہے۔ کبھی آدھا سر درد کرتا ہے۔ اور کبھی صبح شروع ہوتا ہے اور کبھی دوپہر کو شروع ہوتا ہے۔ اول کے علاوہ سب درد شقیقہ کی اقسام ہیں۔ اس جگہ اول قسم یا دائمی سر درد کا علاج درج کرتے ہیں۔ ہمارے گاؤں کے مشہور بزرگ میاں عیدو صاحب مجھ سے ذیل کا تعویذ لکھوایا کرتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ــ تا ــ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ۔ اس تعویذ کو سر سے باندھ دیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ ایک دو یوم میں ہر قسم کا درد سر ختم ہو جاتا ہے۔

درد شقیقہ کے لئے

مذکورہ بزرگ صاحب درد شقیقہ کے لیے ذیل کا تعویذ لکھوا کر دیا کرتے تھے میں حیران ہوتا کہ اس قدر چھوٹی سی آیت قرآنی کس قدر جلدی اثر دکھاتی ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت بلقیس لانے کا واقعہ میرے ذہن میں آجاتا۔ ایک صاحب علم نے (جو جادوگر نہ تھا نہ ہی عفریت تھا) کہا حضرت جی میں اس کو علم الٰہی سے آپ کے آنکھ جھپکنے سے قبل تخت بلقیس کو لے آتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہنے لگے ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ۔ اسی قبیل سے یہ تعویذ ہے۔ پوری بسم اللہ لکھ کر آیت قرآنی وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ لکھی جائے۔ اور سر سے وقت مقررہ سے پہلے باندھ دیا جائے۔ انشاءاللہ اسی روز درد ختم ہو جائے گا۔ بلکہ فوری آرام ہوگا۔

داڑھ درد کے لئے

اللہ کے فضل سے تیر بہدف اور مجرب ازمائیں اور کام میں لاویں۔ باریک کاغذ پہ باریک قلم سے لکھ کر باریک بتی سی بنا کر داڑھ کی سوراخ میں رکھ دیں۔ درد ختم ہو جائے گا۔ یہ تعویذ صرف سوراخی داڑھ کے لیے ہے۔ آیت یہ ہے۔ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا صبح و شام صرف دو تعویذ استعمال کریں ورنہ نکلوائے بغیر کوئی علاج نہیں ہے

داڑھ ٹھونکنے کا طریقہ

کوئی سات حروف لکھیں اگر حروف ابجد عوز لکھے جاویں تو استاذی طریقہ ہوگا سات کیل لے کر ایک کیل کو الف پر رکھیں۔ اور سورۃ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ پڑھیں

اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ پر ضرب لگائیں دوسری طرف مریض کو عمل سے قبل داڑھ پر انگلی رکھوالیں۔ ایک دفعہ سورۃ پڑھ کر داڑھ پر پھونک ماریں اور مریض کو کہیں کہ تھوک دے۔ یہ عمل اسی طرح سات کیلوں پر کریں۔ یہ ایک مرتبہ ہوگا دوسری گھڑی میں دوبارہ پھر اسی عمل کو دہرائیں۔ انشاءاللہ درد ختم ہو جائے گا میں نے اس کو بارہا مرتبہ کیا تو درست پایا ہے۔

درد کمر بوجہ ریح

کمر درد کے لیے قرآن مجید کی یہ آیت لکھ کر پلائی جائے۔ ایک تعویذ صبح ایک شام ایک دوپہر اس کے ساتھ پوری بسم اللہ بھی لکھی جائے آیت یہ ہے۔ وَاِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَھْرِہٖ اگر تمام جسم میں درد ہو تو لفظ ظَھْرِہٖ اتار کر باقی آیت لکھ کر پلانی چاہیے۔

درد زہ کے لیے

بچے کی پیدائش سے قبل جو درد ہو اس کے لیے اس آیت کو لکھ کر عورت کی داہنی ران پر باندھ دیں درد ختم ہو جائے گا۔ بچے کی پیدائش میں آسانی ہوگی۔ پوری بسم اللہ۔ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَہٗ پیدائش کے فوراً بعد اتار دینا چاہیے۔ یہی تعویذ پینے کو دیا جا سکتا ہے۔

دوسرا تعویذ

اگر ان آیات کو لکھ کر باندھ دیا جائے۔ تو بھی انجام بخیر ہوگا۔ آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَتَخَلَّتْ۔

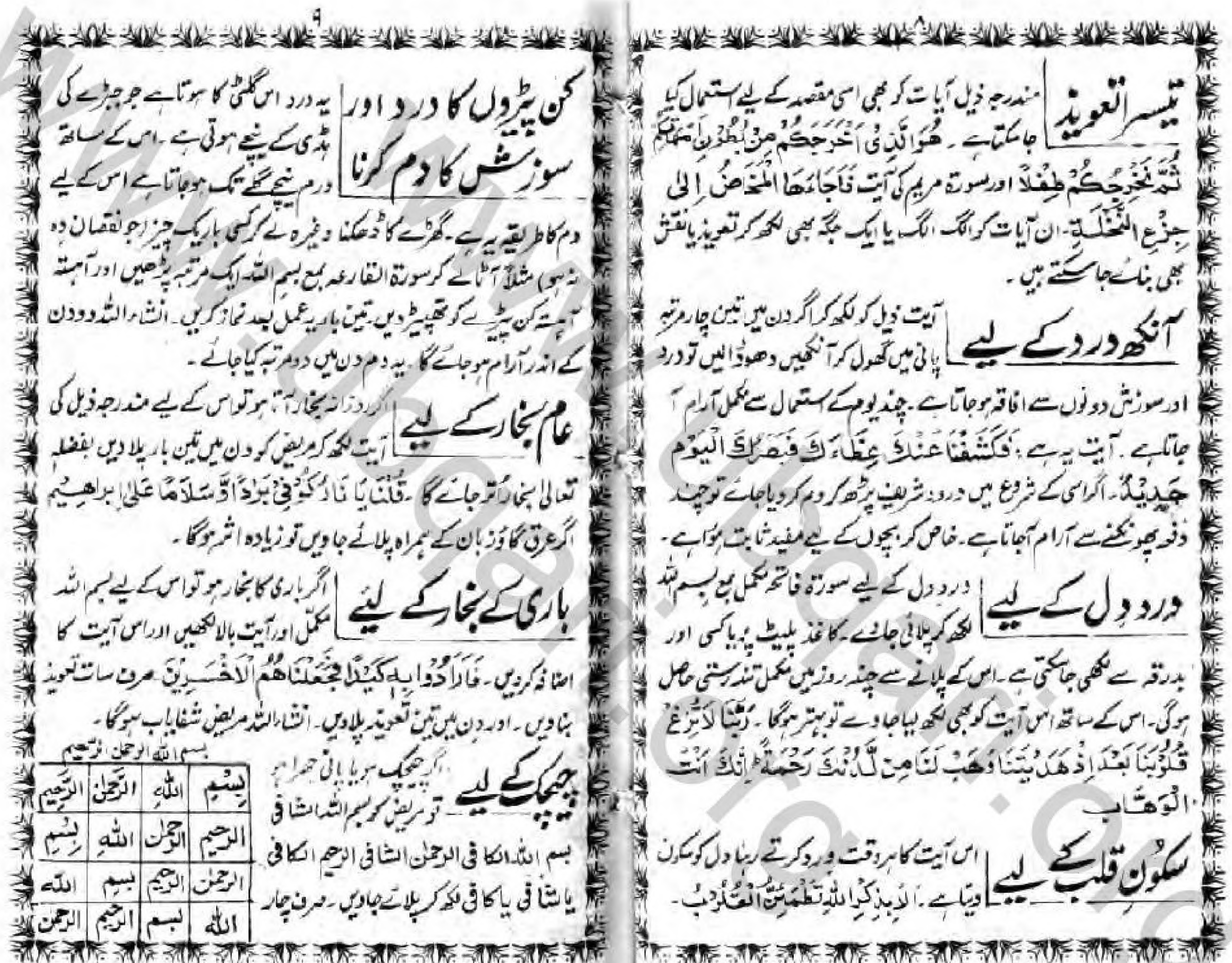

٨

تیسر التعویذ

مندرجہ ذیل آیات کو بھی اسی مقصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ هُوَ الَّذِىْ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا اور سورۃ مریم کی آیت فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ ان آیات کو الگ الگ یا ایک جگہ بھی لکھ کر تعویذ یا نقش بھی بنائے جا سکتے ہیں۔

آنکھ درد کے لیے

آیت ذیل کو لکھ کر اگر دن میں تین چار مرتبہ پانی میں گھول کر آنکھیں دھوڈالیں تو درد اور سوزش دونوں سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مکمل آرام آ جاتا ہے۔ آیت یہ ہے: فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۔ اگر اسی کے شروع میں درود شریف پڑھ کر دم کر دیا جائے تو چند دفعہ پھونکنے سے آرام آجاتا ہے۔ خاص کر بچوں کے لیے مفید ثابت ہوا ہے۔

درد دل کے لیے

درد دل کے لیے سورۃ فاتحہ مکمل مع بسم اللہ لکھ کر پلائی جائے۔ کاغذ پلیٹ پیالی یا کسی اور برتن سے لکھی جا سکتی ہے۔ اس کے پلانے سے چند روز میں مکمل تندرستی حاصل ہوگی۔ اس کے ساتھ اس آیت کو بھی لکھ لیا جاوے تو بہتر ہوگا۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

سکونِ قلب کے لیے

اس آیت کا ہر وقت ورد کرتے رہنا دل کو سکون دیتا ہے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

٩

کن پیڑوں کا درد اور سوزش کا دم کرنا

یہ درد اس گلٹی کا ہوتا ہے جو جبڑے کی ہڈی کے نیچے ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ورم نیچے گلے تک ہو جاتا ہے اس کے لیے دم کا طریقہ یہ ہے۔ گھڑے کا ڈھکنا وغیرہ لے کر کسی باریک چیز (جو نقصان دہ نہ ہو) مثلاً آٹا لے کر سورۃ القارعہ مع بسم اللہ ایک مرتبہ پڑھیں اور آہستہ آہستہ کن پیڑے کو تھپیڑ دیں۔ تین بار یہ عمل بعد نماز کریں۔ انشاء اللہ دو دن کے اندر آرام ہو جائے گا۔ یہ دم دن میں دو مرتبہ کیا جائے۔

عام بخار کے لیے

اگر روزانہ بخار آتا ہو تو اس کے لیے مندرجہ ذیل کی آیت لکھ کر مریض کو دن میں تین بار پلا دیں۔ بفضلہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا۔ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اگر عرق گاؤزبان کے ہمراہ پلائے جاویں تو زیادہ اثر ہوگا۔

باری کے بخار کے لیے

اگر باری کا بخار ہو تو اس کے لیے بسم اللہ مکمل اور آیت بالا لکھیں اور اس آیت کا اضافہ کر دیں۔ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ۔ صرف سات تعویذ بنا دیں۔ اور دن میں تین تعویذ پلا دیں۔ انشاء اللہ مریض شفایاب ہوگا۔

چیچک کے لیے

اگر چیچک ہو یا پانی جھرا ہو تو مریض کو بسم اللہ الشافی بسم اللہ الکافی الرحمٰن الشافی الرحیم الکافی یا شافی یا کافی لکھ کر پلائے جاویں۔ صرف چار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن

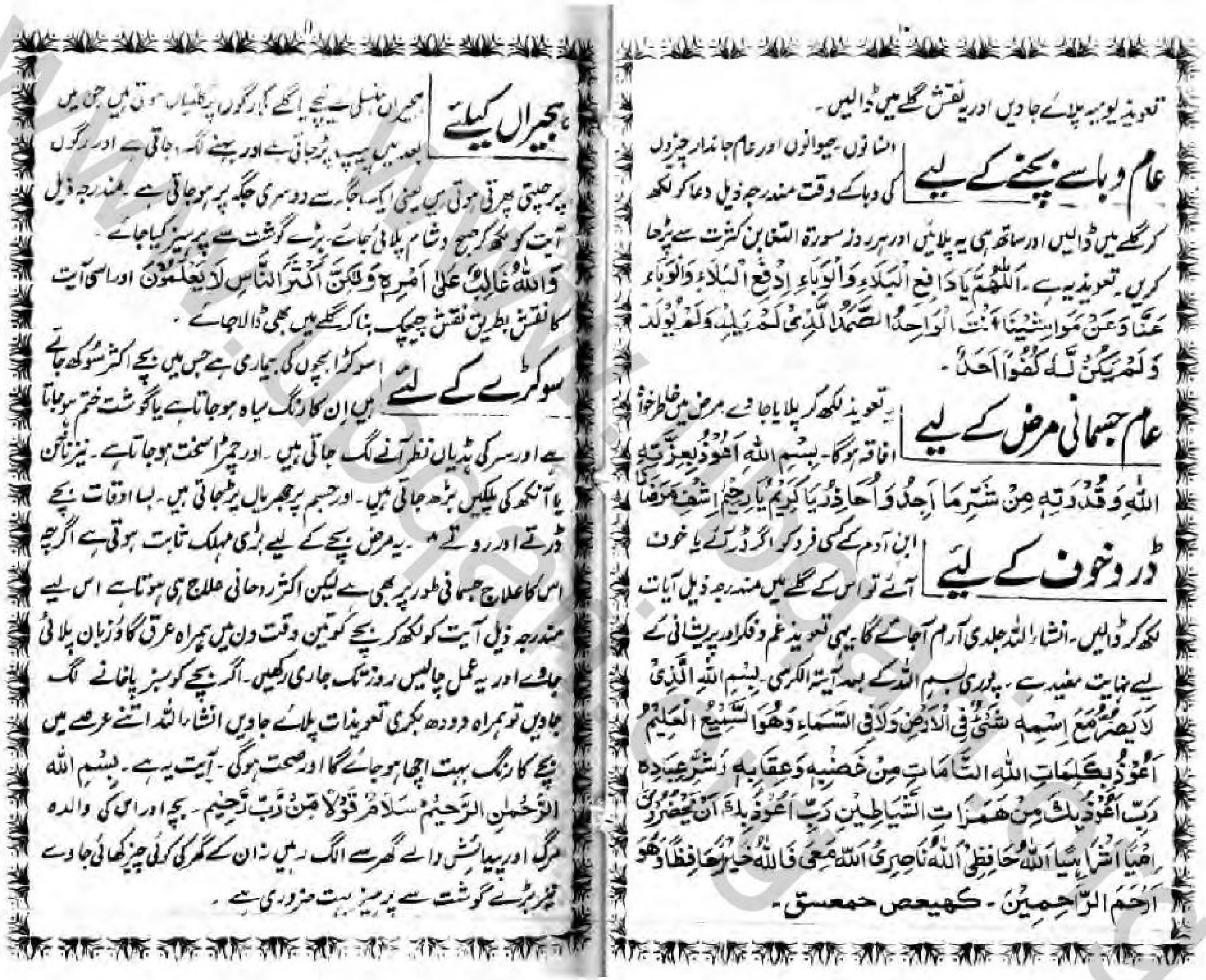

۱۰

تعویذ یومیہ پلائے جاویں اور یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

عام وبا سے بچنے کے لیے

انسانوں، حیوانوں اور عام جاندار چیزوں کی وبا کے وقت مندرجہ ذیل دعا کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ساتھ ہی یہ پلائیں اور ہر روز سورۃ التغابن کثرت سے پڑھا کریں۔ تعویذ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ اِدْفَعِ الْبَلَاءَ وَالْوَبَاءَ عَنَّا وَعَنْ مَوَاشِیْنَا اَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

عام جسمانی مرض کے لیے

یہ تعویذ لکھ کر پلایا جائے مرض میں خاطر خواہ افاقہ ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ اِشْفِهٖ مَرَضًا

ڈر وخوف کے لیے

ابن آدم کے کسی فرد کو اگر ڈر لگے یا خوف آئے تو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل آیات لکھ کر ڈالیں۔ انشاء اللہ جلدی آرام آجائے گا۔ یہی تعویذ غم وفکر اور پریشانی کے لیے نہایت مفید ہے۔ پوری بسم اللہ کے بعد آیۃ الکرسی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اَصْبَحْنَا اَشْرَا ہِیَّا اللّٰهُ حَافِظِیْ اَللّٰهُ نَاصِرِیْ اَللّٰهُ مَعِیْ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ کهیعص حمعسق۔

۱۱

ہجیراں کیلئے

ہجیراں مسلسل نیچے اگلے گاہر گوں پر کلیاں ہوتی ہیں جن میں بعد میں پیپ پڑ جاتی ہے اور چھننے لگ جاتی ہے اور رگوں پر چلتی پھرتی ہوتی ہیں یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ پر ہو جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل آیت کو لکھ کر صبح وشام پلائی جائے۔ بڑے گوشت سے پرہیز کیا جائے۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمْرِهٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اور اسی آیت کا نقش بطریق نقش چیک بنا کر گلے میں بھی ڈالا جائے۔

سوکڑے کے لیے

سوکڑا بچوں کی بیماری ہے جس میں بچے اکثر سوکھ جاتے ہیں ان کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے یا گوشت ختم ہو جاتا ہے اور سر کی ہڈیاں نظر آنے لگ جاتی ہیں۔ اور چمڑا سخت ہو جاتا ہے۔ نیز ناخن یا آنکھ کی پلکیں بڑھ جاتی ہیں۔ اور جسم پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ بسا اوقات بچے ڈرتے اور روتے ہیں۔ یہ مرض بچے کے لیے بڑی مہلک ثابت ہوتی ہے اگرچہ اس کا علاج جسمانی طور پر بھی ہے لیکن اکثر روحانی علاج ہی ہوتا ہے اس لیے مندرجہ ذیل آیت کو لکھ کر بچے کو تین وقت دن میں ہمراہ عرق گاؤزبان پلائی جاوے اور یہ عمل چالیس روز تک جاری رکھیں۔ اگر بچے کو سبز پاخانے لگ جاویں تو ہمراہ دودھ بکری تعویذات پلائے جاویں انشاء اللہ اتنے عرصے میں بچے کا رنگ بہت اچھا ہو جائے گا اور صحت ہوگی۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ بچہ اور اس کی والدہ مرگ اور پیدائش والے گھر سے الگ رہیں نہ ان کے گھر کی کوئی چیز کھائی جاوے نیز بڑے گوشت سے پرہیز بہت ضروری ہے۔

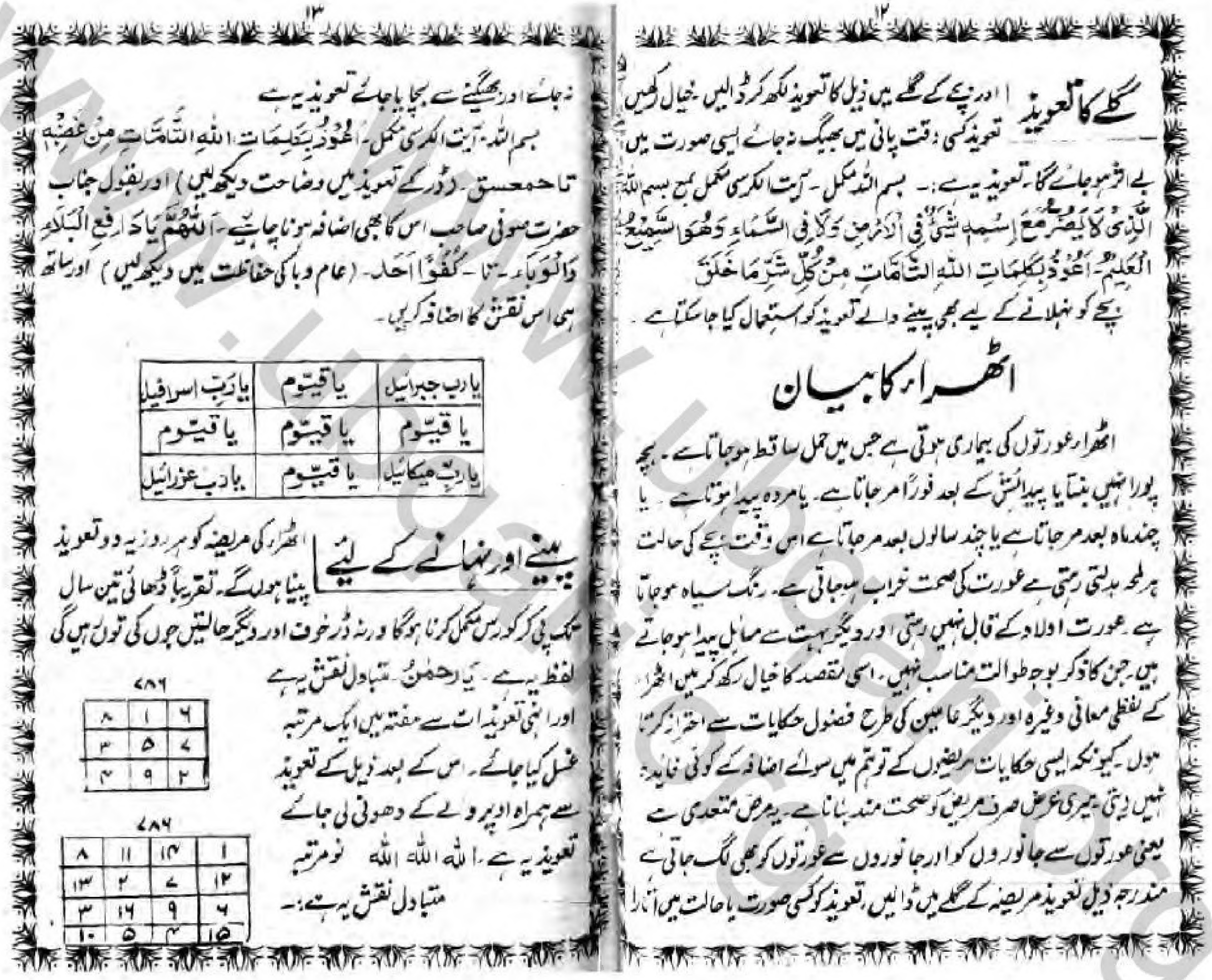

گلے کا تعویذ اور بچے کے گلے میں ذیل کا تعویذ لکھ کر ڈالیں۔ خیال رکھیں تعویذ کسی وقت پانی میں بھیگ نہ جائے ایسی صورت میں بے اثر ہو جائے گا۔ تعویذ یہ ہے:۔ بسم اللہ مکمل۔ آیت الکرسی مکمل مع بسم اللّٰہ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ شَرِّ مَا خَلَقَ

بچے کو نہلانے کے لیے بھی پینے والے تعویذ کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اٹھرا کا بیان

اٹھرا عورتوں کی بیماری ہوتی ہے جس میں حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ بچہ پورا نہیں بنتا یا پیدائش کے بعد فوراً مر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتا ہے۔ یا چند ماہ بعد مر جاتا ہے یا چند سالوں بعد مر جاتا ہے اس وقت بچے کی حالت ہر لمحہ بدلتی رہتی ہے عورت کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ عورت اولاد کے قابل نہیں رہتی اور دیگر بہت سے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کا ذکر بوجہ طوالت مناسب نہیں۔ اسی مقصد کا خیال رکھ کر میں اٹھرا کے لفظی معانی وغیرہ اور دیگر عاملین کی طرح فضول حکایات سے احتراز کرتا ہوں۔ کیونکہ ایسی حکایات مریضوں کے توہم میں سوائے اضافہ کے کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ میری غرض صرف مریض کو صحت مند بنانا ہے۔ یہ مرض متعدی ہے یعنی عورتوں سے جانوروں کو اور جانوروں سے عورتوں کو بھی لگ جاتی ہے مندرجہ ذیل تعویذ مریضہ کے گلے میں ڈالیں، تعویذ کو کسی صورت یا حالت میں اتارا

نہ جائے اور بھیگنے سے بچایا جائے تعویذ یہ ہے

بسم اللہ۔ آیت الکرسی مکمل۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ تا حمعسق۔ (ڈر کے تعویذ میں وضاحت دیکھ لیں) اور بقول جناب حضرت صوفی صاحب اس کا بھی اضافہ ہونا چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ۔ تا۔ کُفُوًا اَحَدٌ۔ (عام وبا کی حفاظت میں دیکھ لیں) اور ساتھ ہی اس نقش کا اضافہ کریں۔

یا ربِ جبرائیل	یا قیّوم	یا ربِّ اسرافیل
یا قیّوم	یا قیّوم	یا قیّوم
یا ربِّ میکائیل	یا قیّوم	یا ربِ عزرائیل

پینے اور نہانے کے لیے اٹھرا کی مریضہ کو ہر روز یہ دو تعویذ پینا ہوں گے۔ تقریباً ڈھائی تین سال تک پی کر کورس مکمل کرنا ہوگا ورنہ ڈر خوف اور دیگر حالتیں جوں کی توں رہیں گی

لفظ یہ ہے۔ یَا رَحْمٰنُ۔ متبادل نقش یہ ہے

۷۸۶

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

اور انہی تعویذات سے ہفتہ میں ایک مرتبہ غسل کیا جائے۔ اس کے بعد ذیل کے تعویذ سے ہمراہ اوپر والے کے دھونی لی جائے تعویذ یہ ہے۔ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ نو مرتبہ

متبادل نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

١	١٤	١١	٨
١٢	٧	٢	١٣
٦	٩	١٦	٣
١٥	٤	٥	١٠

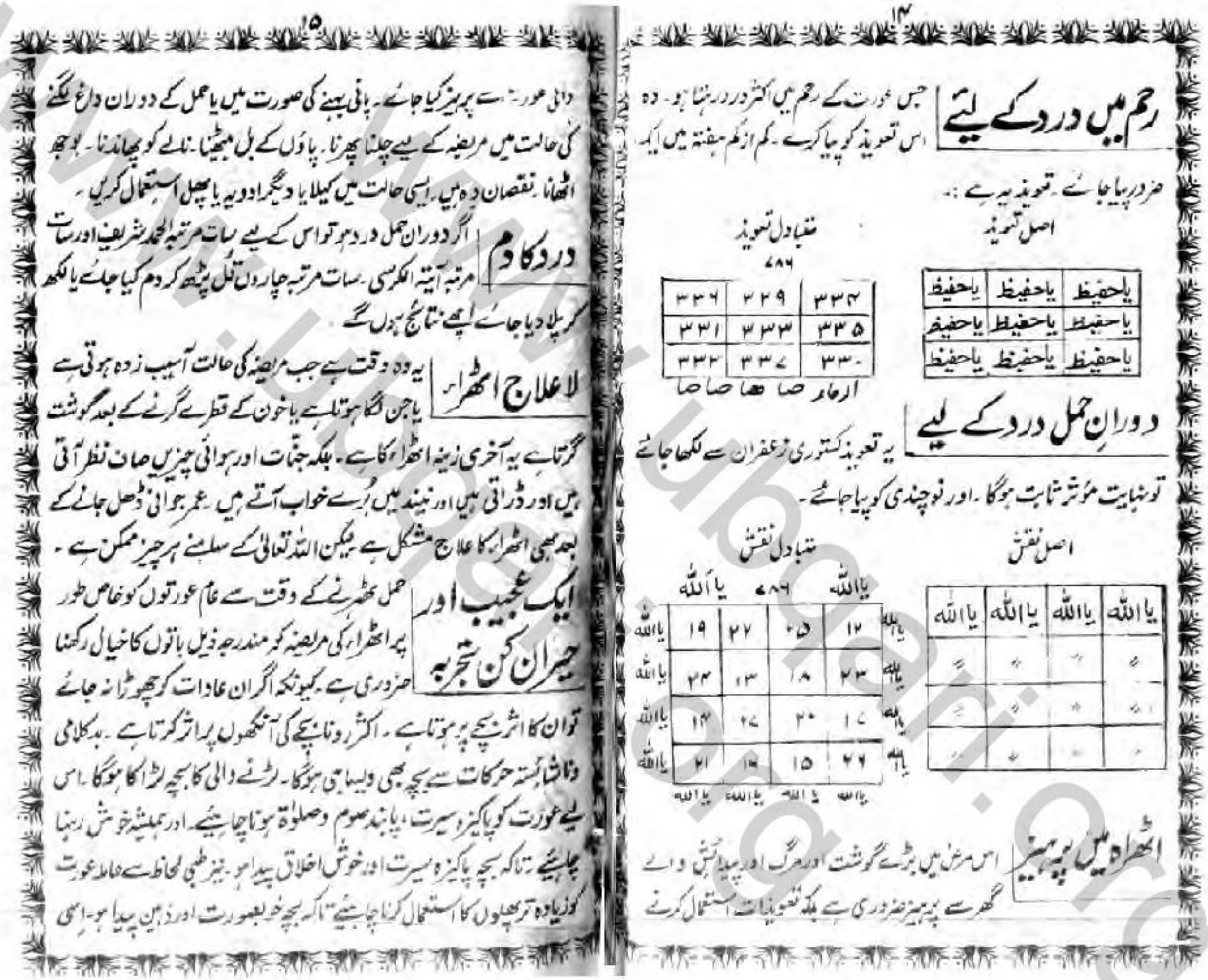

رحم میں درد کے لیئے

جس عورت کے رحم میں اکثر درد رہتا ہو۔ وہ اس تعویذ کو پیا کرے۔ کم ازکم ہفتہ میں ایک ضرور پیا جائے۔ تعویذ یہ ہے :۔

اصل تعویذ

یاحفیظ	یاحفیظ	یاحفیظ
یاحفیظ	یاحفیظ	یاحفیظ
یاحفیظ	یاحفیظ	یاحفیظ

متبادل تعویذ

۷۸۶

۳۳۴	۳۲۹	۳۳۶
۳۳۵	۳۳۳	۳۳۱
۳۳۰	۳۳۷	۳۳۲

ارعار صا ھا صا صا

دورانِ حمل درد کے لیے

یہ تعویذ کستوری زعفران سے لکھا جائے تو نہایت مؤثر ثابت ہوگا۔ اور نوچندی کو پیا جائے۔

اصل نقش

یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متبادل نقش

یا اللہ ۷۸۶ یا اللہ

یا اللہ	۱۲	۲۵	۲۲	۱۹	یا اللہ
یا اللہ	۲۳	۱۸	۱۳	۲۴	یا اللہ
یا اللہ	۱۷	۲۰	۲۷	۱۴	یا اللہ
یا اللہ	۲۶	۱۵	۱۶	۲۱	یا اللہ
	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	

اٹھراہ میں پرہیز

اس مرض میں بڑے گوشت اور مرغ اور پیدائش والے گھر سے پرہیز ضروری ہے بلکہ تعویذات استعمال کرنے

والی عورت سے پرہیز کیا جائے۔ پانی بہنے کی صورت میں یا حمل کے دوران داغ لگنے کی حالت میں مریضہ کے لیے چلنا پھرنا۔ پاؤں کے بل بیٹھنا۔ نالے کو پھاندنا۔ بوجھ اٹھانا نقصان دہ ہیں۔ ایسی حالت میں کیلا یا دیگر ادویہ یا پھل استعمال کریں۔

درد کا دم

اگر دوران حمل درد ہو تو اس کے لیے سات مرتبہ الحمد شریف اور سات مرتبہ آیۃ الکرسی۔ سات مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کیا جائے یا لکھ کر پلا دیا جائے اچھے نتائج ہوں گے

لاعلاج اٹھراہ

یہ وہ وقت ہے جب مریضہ کی حالت آسیب زدہ ہوتی ہے یا جن لگا ہوتا ہے یا خون کے قطرے گرنے کے بعد گوشت گرتا ہے یہ آخری زینہ اٹھراہ کا ہے۔ بلکہ جنات اور ہوائی چیزیں صاف نظر آتی ہیں اور ڈراتی ہیں اور نیند میں بُرے خواب آتے ہیں۔ عمر جوانی ڈھل جانے کے بعد بھی اٹھراہ کا علاج مشکل ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر چیز ممکن ہے۔

ایک عجیب اور حیران کن تجربہ

حمل ٹھہرنے کے وقت سے عام عورتوں کو خاص طور پر اٹھراہ کی مریضہ کو مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ان عادات کو چھوڑا نہ جائے تو ان کا اثر بچے پر ہوتا ہے۔ اکثر رونا بچے کی آنکھوں پر اثر کرتا ہے۔ بدکلامی و ناشائستہ حرکات سے بچہ بھی ویسا ہی ہوگا۔ لڑنے والی کا بچہ لڑاکا ہوگا۔ اس لیے عورت کو پاکیزہ سیرت، پابند صوم و صلوٰۃ ہونا چاہیئے۔ اور ہمیشہ خوش رہنا چاہیئے تاکہ بچہ پاکیزہ سیرت اور خوش اخلاق پیدا ہو۔ نیز طبی لحاظ سے حاملہ عورت کو زیادہ تر پھلوں کا استعمال کرنا چاہیئے تاکہ بچہ خوبصورت اور ذہین پیدا ہو۔ ابھی

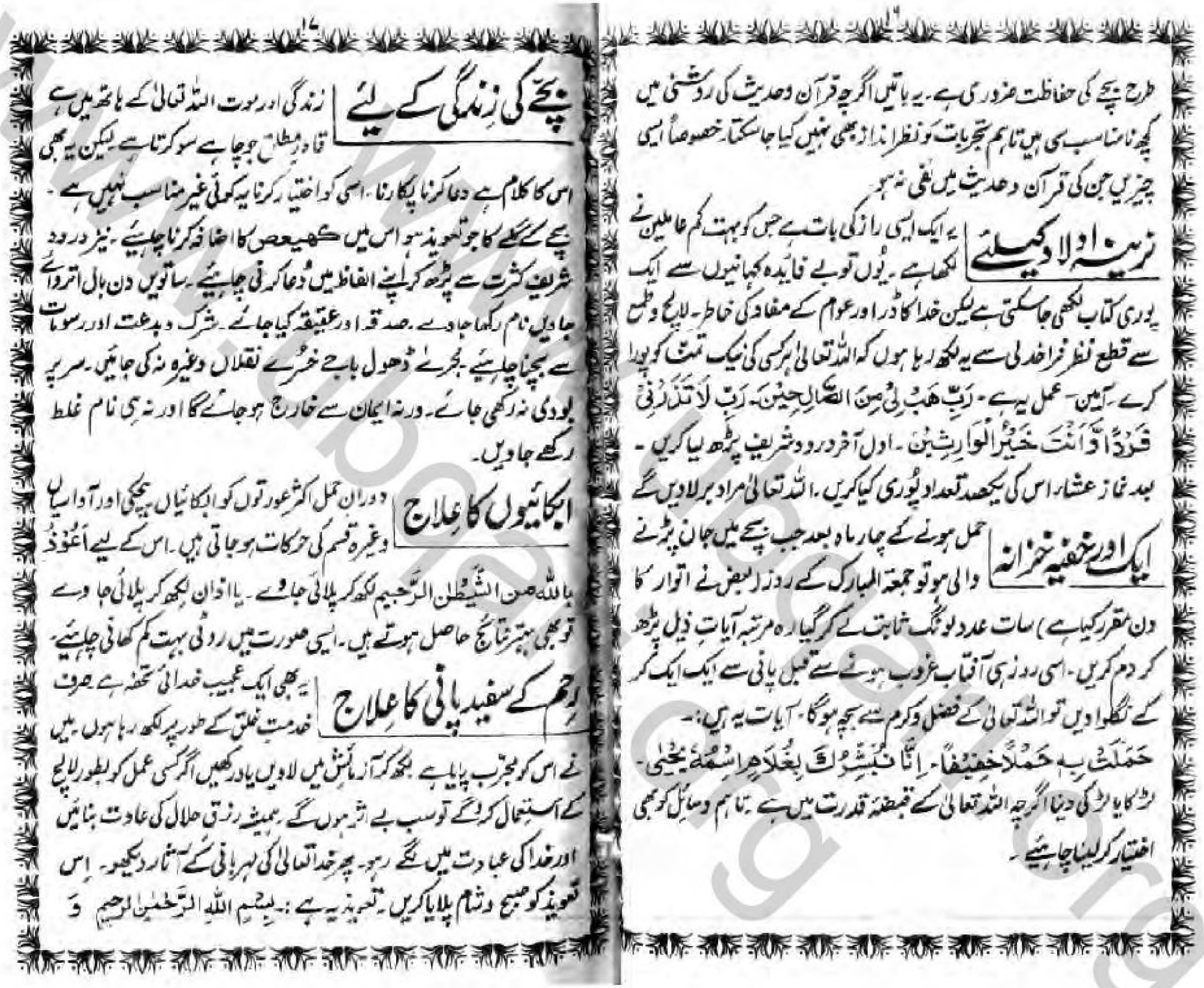

طرح بچے کی حفاظت ضروری ہے۔ یہ باتیں اگرچہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کچھ نامناسب سی ہیں تاہم تجربات کو نظر انداز بھی نہیں کیا جاسکتا۔ خصوصاً ایسی چیزیں جن کی قرآن و حدیث میں نفی نہ ہو۔

نرینہ اولاد کیلئے

یہ ایک ایسی راز کی بات ہے جس کو بہت کم عاملین نے لکھا ہے۔ یُوں تو بے فائدہ کہانیوں سے ایک پوری کتاب لکھی جاسکتی ہے لیکن خدا کا ڈر اور عوام کے مفاد کی خاطر۔ لالچ و طمع سے قطع نظر فراخدلی سے یہ لکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر کسی کی نیک تمنّا کو پورا کرے۔ آمین۔ عمل یہ ہے۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ۔ اول آخر درود شریف پڑھ لیا کریں۔ بعد نماز عشاء اس کی یکصد تعداد پُوری کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ مراد بر لادیں گے

ایک اور خفیہ خزانہ

حمل ہونے کے چار ماہ بعد جب بچے میں جان پڑنے والی ہو تو جمعۃ المبارک کے روز (بعض نے اتوار کا دن مقرر کیا ہے) سات عدد لونگ ثابت لے کر گیارہ مرتبہ آیاتِ ذیل پڑھ کر دم کریں۔ اسی روز ہی آفتاب غروب ہونے سے قبل پانی سے ایک ایک کر کے نگلوادیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بچہ ہوگا۔ آیات یہ ہیں:۔

حَمَلَتْ بِهٖ حَمْلًا خَفِيْفًا۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اِۨسْمُهٗ يَحْيٰى۔

لڑکا یا لڑکی دینا اگرچہ اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ تاہم وسائل کو بھی اختیار کرلینا چاہیئے۔

بچے کی زندگی کے لیئے

زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے قادرِ مطلق جو چاہے سو کرتا ہے۔ لیکن یہ بھی اس کا کلام ہے دعا کرنا پکارنا۔ اسی کو اختیار کرنا یہ کوئی غیر مناسب نہیں ہے۔ بچے کے گلے کا جو تعویذ ہو اس میں کھیعص کا اضافہ کرنا چاہیئے۔ نیز درود شریف کثرت سے پڑھ کر اپنے الفاظ میں دُعا کرنی چاہیئے۔ ساتویں دن بال اتروائے جاویں نام رکھا جاوے۔ صدقہ اور عقیقہ کیا جائے۔ شرک و بدعت اور رسومات سے بچنا چاہیئے۔ مجرے ڈھول باجے خرُّے نقلاں وغیرہ نہ کی جائیں۔ سر پہ بودی نہ رکھی جائے۔ ورنہ ایمان سے خارج ہوجائے گا اور نہ ہی نام غلط رکھے جاویں۔

ابکائیوں کا علاج

دوران حمل اکثر عورتوں کو ابکائیاں ہچکی اور آداسیاں وغیرہ قسم کی حرکات ہوجاتی ہیں۔ اس کے لیے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ لکھ کر پلائی جاوے۔ یا اذان لکھ کر پلائی جاوے تو بھی بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں روٹی بہت کم کھانی چاہیئے۔

رحم کے سفید پانی کا علاج

یہ بھی ایک عجیب خدائی تحفہ ہے صرف خدمتِ خلق کے طور پر لکھ رہا ہوں۔ میں نے اس کو مجرب پایا ہے۔ لکھ کر آزمائش میں لاویں یاد رکھیں اگر کسی عمل کو بطور لالچ کے استعمال کروگے تو سب بے اثر ہوں گے۔ ہمیشہ رزق حلال کی عادت بنائیں اور خدا کی عبادت میں لگے رہو۔ پھر خدا تعالیٰ کی مہربانی کے آثار دیکھو۔ اس تعویذ کو صبح وشام پلایا کریں۔ تعویذ یہ ہے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ

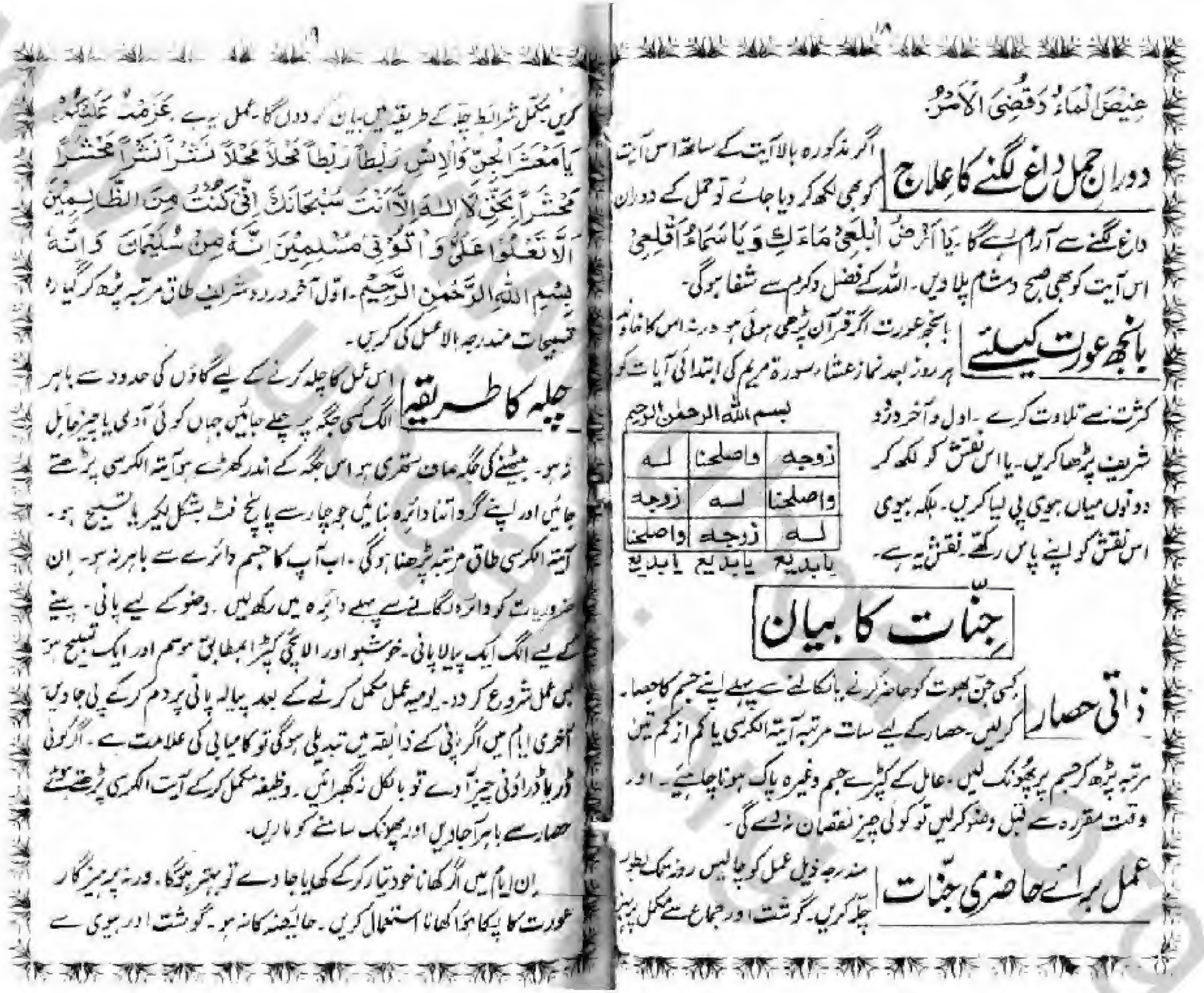

عَنِیضَ الْمَاءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ۔

دورانِ حمل داغ لگنے کا علاج

اگر مذکورہ بالا آیت کے ساتھ اس آیت کو بھی لکھ کر دیا جائے تو حمل کے دوران داغ لگنے سے آرام رہے گا۔ یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَاءَكِ وَیَا سَمَاءُ اَقْلِعِیْ اس آیت کو بھی صبح و شام پلا دیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے شفا ہوگی۔

بانجھ عورت کیلئے

بانجھ عورت اگر قرآن پڑھی ہوئی ہو ورنہ اس کا خاوند ہر روز بعد نماز عشاء سورۂ مریم کی ابتدائی آیات کو کثرت سے تلاوت کرے۔ اول و آخر درود شریف پڑھا کریں۔ یا اس نقش کو لکھ کر دونوں میاں بیوی پی لیا کریں۔ بلکہ بیوی اس نقش کو اپنے پاس رکھے۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زوجه	واصلحنا	لـه
واصلحنا	لـه	زوجه
لـه	زوجه	واصلحنا

یابدیع یابدیع یابدیع

جنات کا بیان

ذاتی حصار

کسی جن بھوت کو حاضر کرنے یا نکالنے سے پہلے اپنے جسم کا حصار کر لیں۔ حصار کے لیے سات مرتبہ آیۃ الکرسی یا کم از کم تین مرتبہ پڑھ کر جسم پر پھونک لیں۔ عامل کے کپڑے جسم وغیرہ پاک ہونا چاہیے۔ اور وقت مقررہ سے قبل وضو کر لیں تو کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔

عمل برائے حاضری جنات

مندرجہ ذیل عمل کو چالیس روز تک بطور چلہ کریں۔ گوشت اور جماع سے مکمل پرہیز

کریں۔ مکمل شرائط چلہ کے طریقہ میں بیان کر دوں گا۔ عمل یہ ہے۔ عَزَمْتُ عَلَیْكُمْ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ رَبْطًا رَبْطًا مَحْلًا مَحْلًا نَشْرًا نَشْرًا حَشْرًا حَشْرًا بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اول آخر درود شریف طاق مرتبہ پڑھ کر گیارہ تسبیحات مندرجہ بالا عمل کی کریں۔

چلہ کا طریقہ

اس عمل کا چلہ کرنے کے لیے گاؤں کی حدود سے باہر الگ کسی جگہ پہ چلے جائیں جہاں کوئی آدمی یا چیز حائل نہ ہو۔ بیٹھنے کی جگہ صاف ستھری ہو۔ اس جگہ کے اندر کھڑے ہو آیۃ الکرسی پڑھتے جائیں اور اپنے گرد اتنا دائرہ بنائیں جو چار سے پانچ فٹ بشکل لکیر یا تسبیح ہو۔ آیۃ الکرسی طاق مرتبہ پڑھنا ہوگی۔ اب آپ کا جسم دائرے سے باہر نہ ہو۔ ان ضروریات کو دائرہ لگانے سے پہلے دائرہ میں رکھ لیں۔ وضو کے لیے پانی۔ پینے کے لیے الگ ایک پیالا پانی۔ خوشبو اور الائچی کپڑا مطابق موسم اور ایک تسبیح ہو۔ بس عمل شروع کر دو۔ یومیہ عمل مکمل کرنے کے بعد پیالہ پانی پر دم کر کے پی جاویں۔ آخری ایام میں اگر پانی کے ذائقہ میں تبدیلی ہوگی تو کامیابی کی علامت ہے۔ اگر کوئی ڈرایا ڈراؤنی چیز آ دے تو بالکل نہ گھبرائیں۔ وظیفہ مکمل کر کے آیت الکرسی پڑھتے پڑھتے حصار سے باہر آ جاویں اور پھونک سامنے کو ماریں۔

ان ایام میں اگر کھانا خود تیار کر کے کھایا جاوے تو بہتر ہوگا۔ ورنہ پرہیزگار عورت کا پکا ہوا کھانا استعمال کریں۔ حائضہ کا نہ ہو۔ گوشت اور بیوی سے

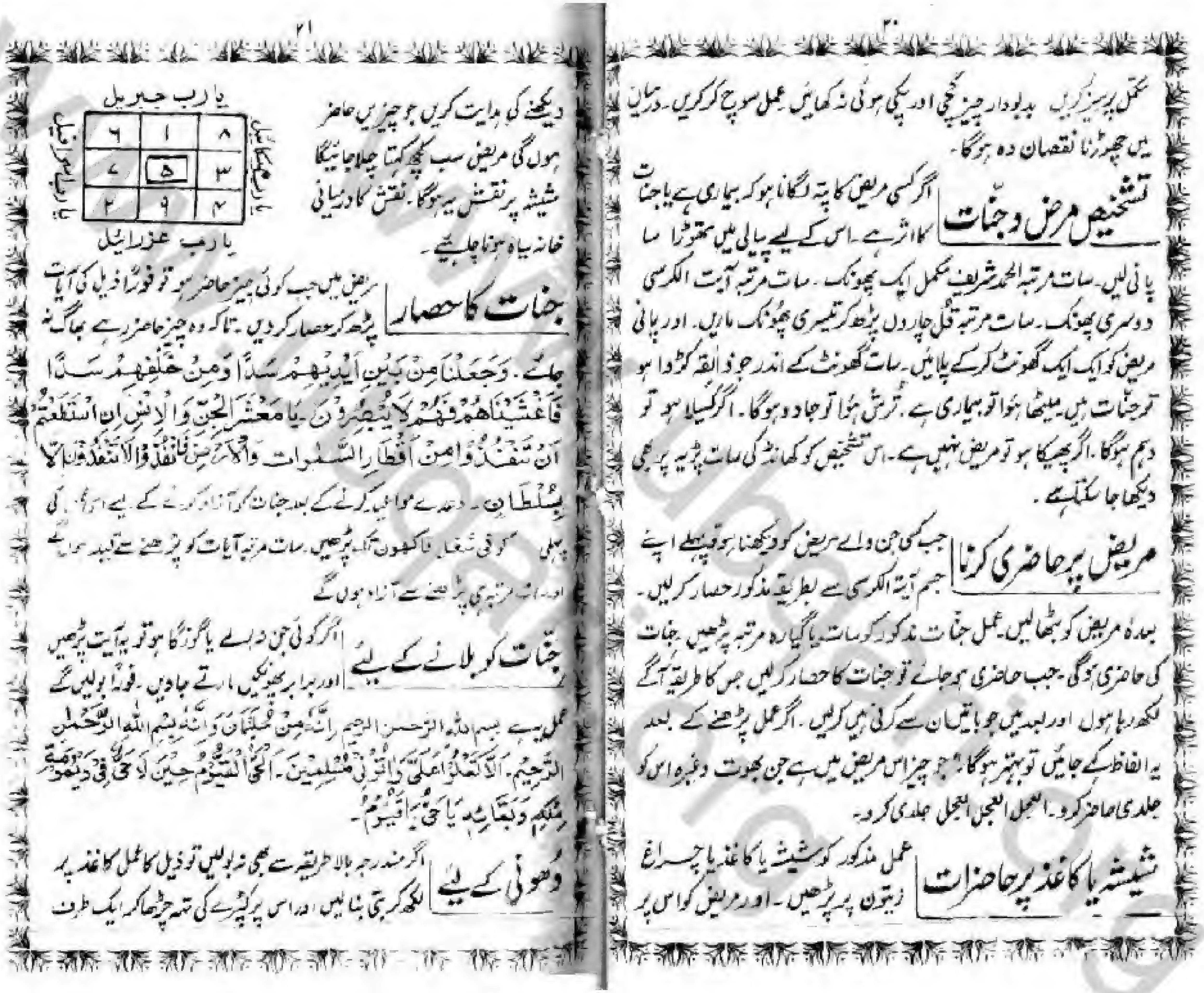

مکمل پرہیز کریں۔ بدبودار چیز کچی اور پکی ہوئی نہ کھائیں۔ عمل سوچ کر کریں۔ درمیان میں چھوڑنا نقصان دہ ہوگا۔

تشخیص مرض و جنات

اگر کسی مریض کا پتہ لگانا ہو کہ بیماری ہے یا جنات کا اثر ہے۔ اس کے لیے پیالی میں تھوڑا سا پانی لیں۔ سات مرتبہ الحمد شریف مکمل ایک پھونک۔ سات مرتبہ آیت الکرسی دوسری پھونک۔ سات مرتبہ قُل چاروں پڑھ کر تیسری پھونک ماریں۔ اور پانی مریض کو ایک ایک گھونٹ کرکے پلائیں۔ سات گھونٹ کے اندر جو ذائقہ کڑوا ہو تو جنات ہیں۔ میٹھا ہوا تو بیماری ہے۔ ترش ہوا تو جادو ہوگا۔ اگر کسیلا ہو تو وہم ہوگا۔ اگر پھیکا ہو تو مریض نہیں ہے۔ اس تشخیص کو کھانڈ کی سات پڑیہ پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

مریض پر حاضری کرنا

جب کسی جن والے مریض کو دیکھنا ہو تو پہلے اپنے جسم آیۃ الکرسی سے بطریقہ مذکور حصار کرلیں۔ بعدہ مریض کو بٹھالیں۔ عمل جنات مذکور کو سات یا گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ جنات کی حاضری ہوگی۔ جب حاضری ہوجائے تو جنات کا حصار کرلیں جس کا طریقہ آگے لکھ رہا ہوں اور بعد میں جو باتیں ان سے کرنی ہیں کرلیں۔ اگر عمل پڑھنے کے بعد یہ الفاظ کہے جائیں تو بہتر ہوگا۔ "جو چیز اس مریض میں ہے جن بھوت وغیرہ اس کو جلدی حاضر کرو۔ العجل العجل العجل جلدی کرو۔

شیشہ یا کاغذ پر حاضرات

عمل مذکور کو شیشہ یا کاغذ یا چراغ زیتون پر پڑھیں۔ اور مریض کو اس پر

دیکھنے کی ہدایت کریں جو چیزیں حاضر ہوں گی مریض سب کچھ کہتا چلا جائیگا شیشہ پر نقش یہ ہوگا۔ نقش کا درمیانی خانہ سیاہ ہونا چاہیے۔

یا رب جبرئیل

یا رب میکائیل

٨	١	٦
٣	٥	٧
٤	٩	٢

یا رب اسرافیل

یا رب عزرائیل

جنات کا حصار

مریض میں جب کوئی چیز حاضر ہو تو فوراً ذیل کی آیات پڑھ کر حصار کردیں۔ تاکہ وہ چیز حاضر رہے بھاگ نہ جائے۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۔ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۔ [illegible] کرنے کے بعد جنات کو آزاد کرنے کے لیے [illegible] کی پہلی [illegible] کو [illegible] فاکھون تک پڑھیں۔ سات مرتبہ آیات کو پڑھنے سے قید ہوجائے اور سات مرتبہ ہی پڑھنے سے آزاد ہوں گے

جنات کو بلانے کے لیے

اگر کوئی جن نہ بولے یا گونگا ہو تو یہ آیت پڑھیں اور برابر پھونکیں مارتے جاویں۔ فوراً بولیں گے عمل یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۔ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ۔

دھونی کے لیے

اگر مندرجہ بالا طریقہ سے بھی نہ بولیں تو ذیل کا عمل کاغذ پر لکھ کر بتی بنالیں اور اس پر کپڑے کی تہہ چڑھا کر ایک طرف

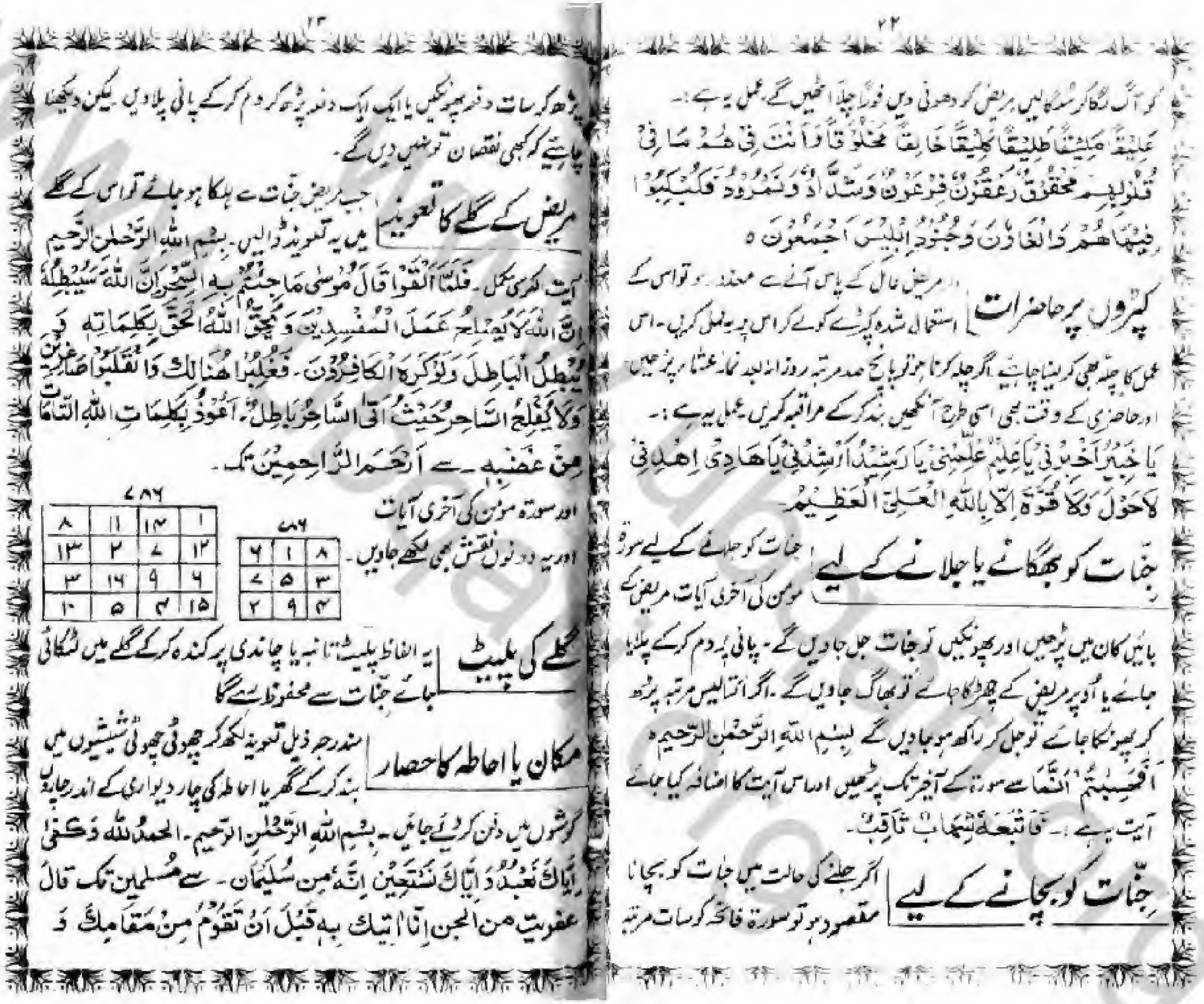

کو آگ لگا کر سنگھا لیں، مریض کو دھونی دیں فوراً چلا اٹھیں گے۔ عمل یہ ہے :۔

عَلِیْقًا مَلِیْقًا طَلِیْقًا کَلِیْقًا خَالِقًا مَخْلُوْقًا وَاَنْتَ فِیْ هُمْ صَارِقٌ قُلُوْبِهِمْ مُحَقَّقٌ زَعْقَرْنٌ فِرْعَوْنٌ وَشَدَّادٌ وَنَمْرُوْدٌ فَکُبْکِبُوْا فِیْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ۝

کپڑوں پر حاضرات

مریض حال کے پاس آنے سے معذور ہو تو اس کے استعمال شدہ کپڑے کو لے کر اس پر یہ عمل کریں۔ اس عمل کا چلہ بھی کر لینا چاہئے۔ اگر چلہ کرنا ہو تو پانچ صد مرتبہ روزانہ بعد نماز عشاء پڑھیں اور حاضری کے وقت بھی اسی طرح آنکھیں بند کر کے مراقبہ کریں۔ عمل یہ ہے :۔

یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا هَادِیْ اِهْدِنِیْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

جنات کو بھگانے یا جلانے کے لیے

جنات کو جلانے کے لیے سورۃ مومن کی آخری آیات مریض کے بائیں کان میں پڑھیں اور پھونکیں تو جنات جل جاویں گے۔ پانی پر دم کر کے پلایا جائے یا اوپر مریض کے چھڑکا جائے تو بھاگ جاویں گے۔ اگر اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پھونکا جائے تو جل کر راکھ ہو جاویں گے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا سے سورۃ کے آخر تک پڑھیں اور اس آیت کا اضافہ کیا جائے آیت یہ ہے :۔ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ۔

جنات کو بچانے کے لیے

اگر جلنے کی حالت میں جنات کو بچانا مقصود ہو تو سورۃ فاتحہ کو سات مرتبہ

پڑھ کر سات دفعہ پھونکیں یا ایک ایک دفعہ پڑھ کر دم کر کے پانی پلا دیں۔ لیکن دیکھنا چاہیئے کہ کبھی نقصان تو نہیں دیں گے۔

مریض کے گلے کا تعویذ

جب مریض جنات سے ہلکا ہو جائے تو اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آیت الکرسی مکمل۔ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِهٖ وَیُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ۔ فَغُلِبُوْا هُنَالِکَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِیْنَ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی اَلسَّاحِرُ بَاطِلٌ۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ ـــ سے اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ تک۔

اور سورۃ مومن کی آخری آیات اور یہ دونوں نقش بھی لکھے جاویں۔

۷۸٦

۸	۱	٦
۳	۵	۷
۴	۹	۲

۷۸٦

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
٦	۹	۱٦	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

گلے کی پلیٹ

یہ الفاظ پلیٹ تانبہ یا چاندی پر کندہ کر کے گلے میں لٹکائی جائے جنات سے محفوظ رہے گا

مکان یا احاطہ کا حصار

مندرجہ ذیل تعویذ لکھ کر چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بند کر کے گھر یا احاطہ کی چار دیواری کے اندر چاروں کونوں میں دفن کر دیئے جائیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَکَفٰی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ۔ سے مُسْلِمِیْنَ تک قَالَ عِفْرِیْتٌ مِنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَقَامِکَ وَ

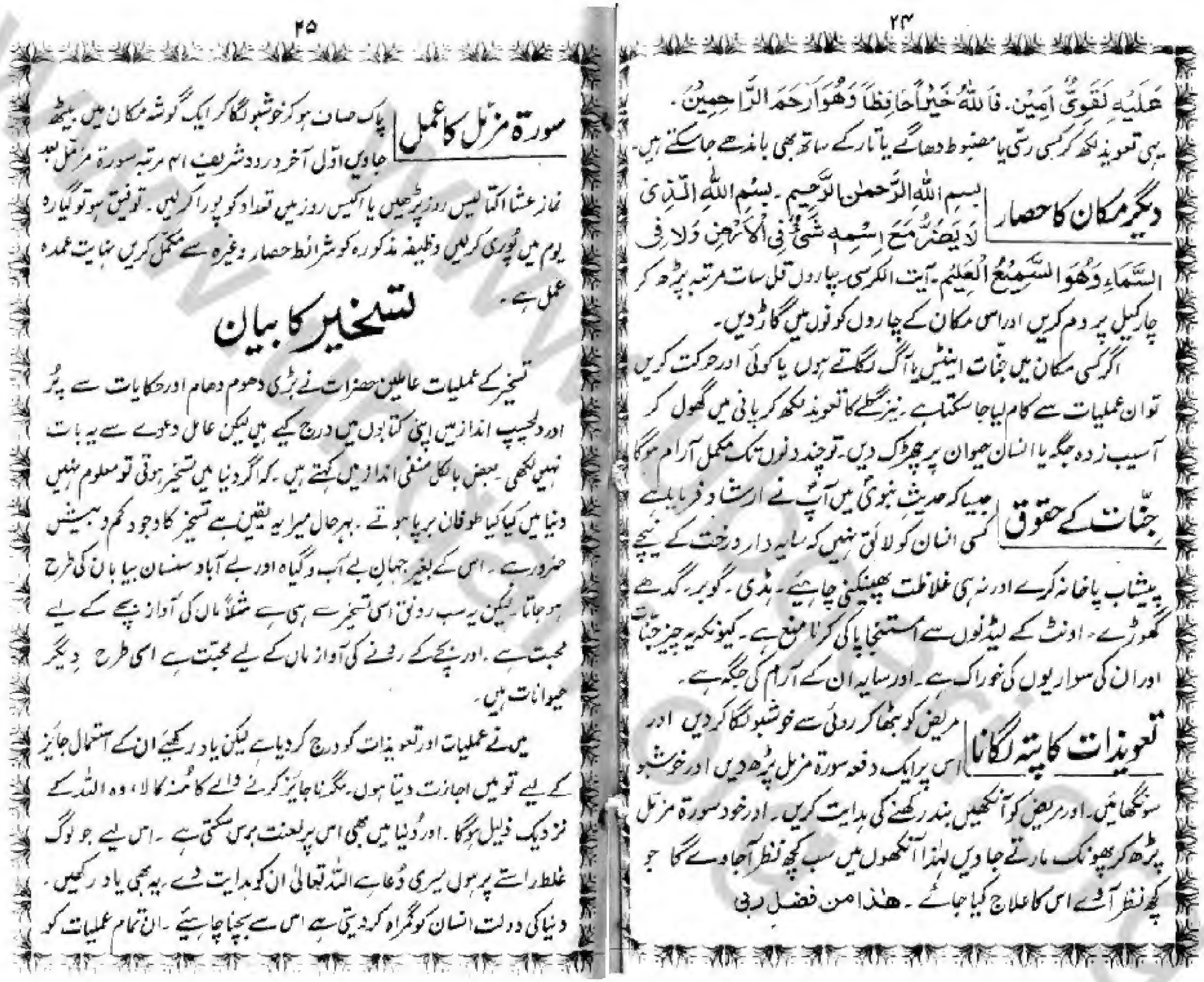

عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ. فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۔

یہی تعویذ لکھ کر کسی رسی یا مضبوط دھاگے یا تار کے ساتھ بھی باندھے جاسکتے ہیں۔

دیگر مکان کا حصار بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ آیت الکرسی۔ چاروں قل سات مرتبہ پڑھ کر چار کیل پر دم کریں اور اس مکان کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں۔

اگر کسی مکان میں جنات اینٹیں یا آگ لگاتے ہوں یا کوئی اور حرکت کریں تو ان عملیات سے کام لیا جاسکتا ہے۔ نیز گلے کا تعویذ لکھ کر پانی میں گھول کر آسیب زدہ جگہ یا انسان حیوان پر چھڑک دیں۔ تو چند دنوں تک مکمل آرام ہوگا

جنات کے حقوق جیسا کہ حدیث نبوی میں آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کسی انسان کو لائق نہیں کہ سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرے اور نہ ہی غلاظت پھینکنی چاہیے۔ ہڈی۔ گوبر۔ گدھے گھوڑے۔ اونٹ کے لیڈنوں سے استنجا پاکی کرنا منع ہے۔ کیونکہ یہ چیز جنات اور ان کی سواریوں کی خوراک ہے۔ اور سایہ ان کے آرام کی جگہ ہے۔

تعویذات کا پتہ لگانا مریض کو بٹھا کر روئی سے خوشبو لگا کر دیں اور اس پر ایک دفعہ سورۃ مزمل پڑھ دیں اور خوشبو سونگھائیں۔ اور مریض کو آنکھیں بند رکھنے کی ہدایت کریں۔ اور خود سورۃ مزمل پڑھ کر پھونک مارتے جاویں لہٰذا آنکھوں میں سب کچھ نظر آجاوے گا جو کچھ نظر آئے اس کا علاج کیا جائے۔ ھٰذا من فضل ربی

سورۃ مزمل کا عمل پاک صاف ہو کر خوشبو لگا کر ایک گوشہ مکان میں بیٹھ جاویں اول آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ سورۃ مزمل بعد نماز عشا اکتالیس روز پڑھیں یا اکیس روز میں تعداد کو پورا کر لیں۔ توفیق ہو تو گیارہ یوم میں پوری کر لیں وظیفہ مذکورہ کو شرائط حصار وغیرہ سے مکمل کریں نہایت عمدہ عمل ہے۔

تسخیر کا بیان

تسخیر کے عملیات عاملین حضرات نے بڑی دھوم دھام اور حکایات سے پُر اور دلچسپ انداز میں اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں لیکن عامل دعوے سے یہ بات نہیں لکھی۔ بعض بالکل منفی انداز میں کہتے ہیں۔ کہ اگر دنیا میں تسخیر ہوتی تو معلوم نہیں دنیا میں کیا کیا طوفان برپا ہوتے۔ بہرحال میرا یہ یقین ہے تسخیر کا وجود کم و بیش ضرور ہے۔ اس کے بغیر جہان بے آب و گیاہ اور بے آباد سنسان بیابان کی طرح ہو جاتا۔ لیکن یہ سب رونق اسی تسخیر سے ہی ہے مثلاً ماں کی آواز بچے کے لیے محبت ہے۔ اور بچے کے رونے کی آواز ماں کے لیے محبت ہے اسی طرح دیگر حیوانات ہیں۔

میں نے عملیات اور تعویذات کو درج کر دیا ہے لیکن یاد رکھیے ان کے استعمال جائز کے لیے تو میں اجازت دیتا ہوں۔ مگر ناجائز کرنے والے کا منہ کالا، وہ اللہ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔ اور دنیا میں بھی اس پر لعنت برس سکتی ہے۔ اس لیے جو لوگ غلط راستے پر ہوں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ یہ بھی یاد رکھیں۔ دنیا کی دولت انسان کو گمراہ کر دیتی ہے اس سے بچنا چاہیے۔ ان تمام عملیات کو

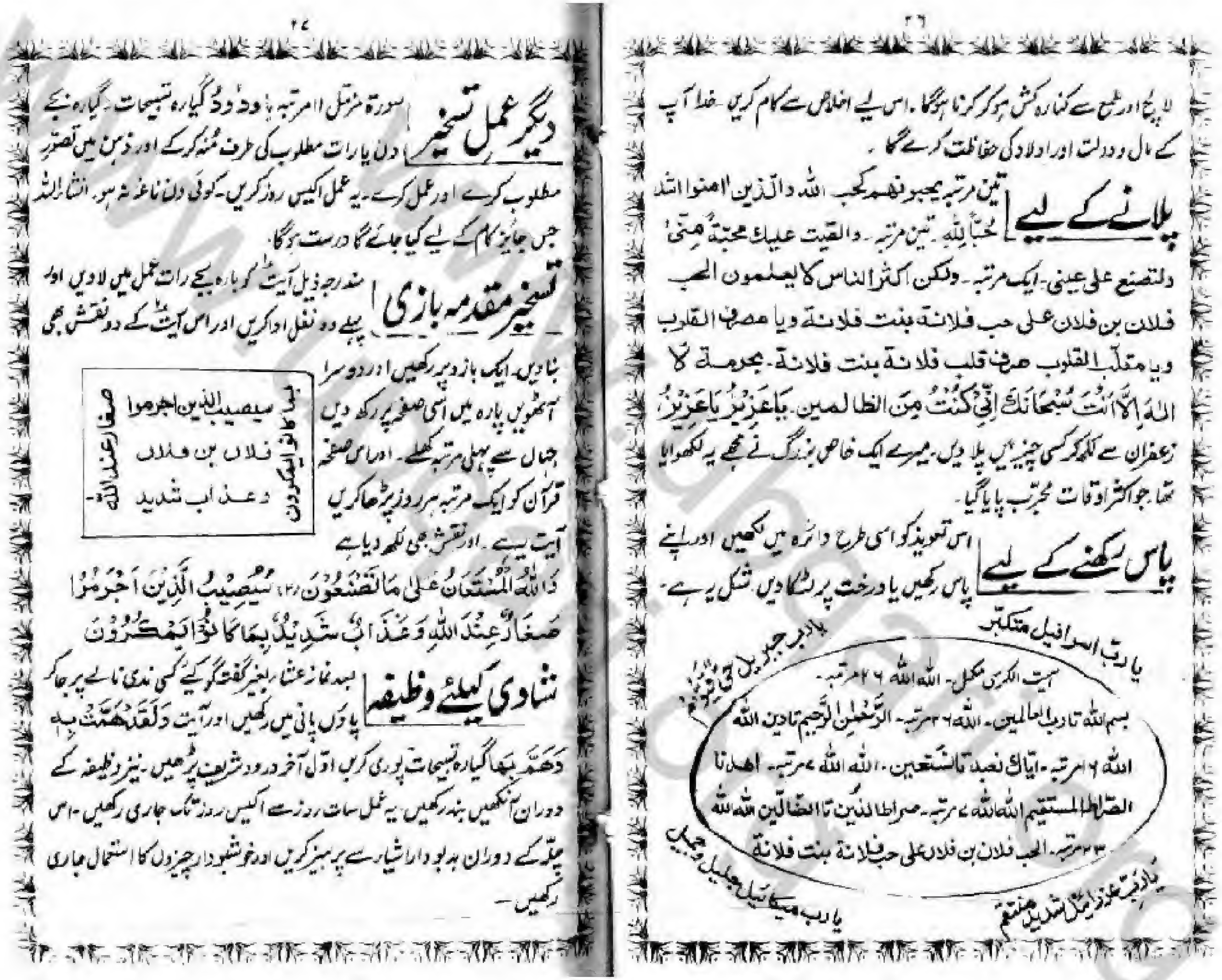

لالچ اور طمع سے کنارہ کش ہو کر کرنا ہوگا۔ اس لیے اخلاص سے کام کریں۔ خدا آپ کے مال و دولت اور اولاد کی حفاظت کرے گا۔

بلانے کے لیے

تین مرتبہ یحبونھم کحب اللہ والذین امنوا اشد حباً للہ۔ تین مرتبہ۔ والقیت علیك محبۃً منی ولتصنع علی عینی۔ ایک مرتبہ۔ ولکن اکثر الناس لا یعلمون الحب فلان بن فلان علی حب فلانۃ بنت فلانۃ ویا مصرف القلوب ویا متقلب القلوب صرف قلب فلانۃ بنت فلانۃ۔ بحرمۃ لا الٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین۔ یا عزیز یا عزیز۔ زعفران سے لکھ کر کسی چیز میں پلا دیں۔ میرے ایک خاص بزرگ نے مجھے یہ لکھوایا تھا جو اکثر اوقات مجرب پایا گیا۔

پاس رکھنے کے لیے

اس تعویذ کو اسی طرح دائرہ میں لکھیں اور اپنے پاس رکھیں یا درخت پر لٹکا دیں۔ شکل یہ ہے۔

یا رب اسرافیل متکبر

یادر جبریل حی قیوم

آیت الکرسی مکمل۔ اللہ اللہ ۲۶ مرتبہ۔

بسم اللہ تا رب العالمین۔ اللہ ۶ مرتبہ۔ الرحمٰن الرحیم تا دین اللہ

اللہ ۷ مرتبہ۔ ایاك نعبد تا نستعین۔ اللہ اللہ ۷ مرتبہ۔ اھدنا

الصراط المستقیم اللہ اللہ ۷ مرتبہ۔ صراط الذین تا الضالین اللہ اللہ

۳۳ مرتبہ۔ الحب فلان بن فلان علی حب فلانۃ بنت فلانۃ

یا رب عزرائیل شدید منتقم

یا رب میکائیل جلیل جمیل

دیگر عمل تسخیر

سورۃ مزمل ۱۱ مرتبہ یا ودود گیارہ تسبیحات۔ گیارہ بجے دن یا رات مطلوب کی طرف منہ کر کے اور ذہن میں تصور مطلوب کرے اور عمل کرے۔ یہ عمل اکیس روز کریں۔ کوئی دن ناغہ نہ ہو۔ انشاء اللہ جس جائز کام کے لیے کیا جائے گا درست ہوگا۔

تسخیر مقدمہ بازی

مندرجہ ذیل آیت کو بارہ بجے رات عمل میں لا دیں اور پہلے دو نفل ادا کریں اور اس آیت کے دو نقش بھی بنا دیں۔ ایک بازو پر رکھیں اور دوسرا آٹھویں پارہ میں اسی صفحہ پر رکھ دیں جہاں سے پہلی مرتبہ کھلے۔ اور اس صفحہ قرآن کو ایک مرتبہ ہر روز پڑھا کریں آیت یہ ہے۔ اور نقش بھی لکھ دیا ہے

صغار عند اللہ	سیصیب الذین اجرموا
	فلان بن فلان
بما کانوا یمکرون	وعذاب شدید۔

واللہ المستعان علی ما تصفون ، سیصیب الذین اجرموا صغار عند اللہ وعذاب شدید بما کانوا یمکرون

شادی کیلئے وظیفہ

بعد نماز عشاء بغیر گفتگو کیے کسی ندی نالے پر جا کر پاؤں پانی میں رکھیں اور آیت ولقد ھمت بہ وھم بھا گیارہ تسبیحات پوری کریں اول آخر درود شریف پڑھیں۔ نیز وظیفہ کے دوران آنکھیں بند رکھیں۔ یہ عمل سات روز سے اکیس روز تک جاری رکھیں۔ اس چلہ کے دوران بدبودار اشیاء سے پرہیز کریں اور خوشبودار چیزوں کا استعمال جاری رکھیں۔

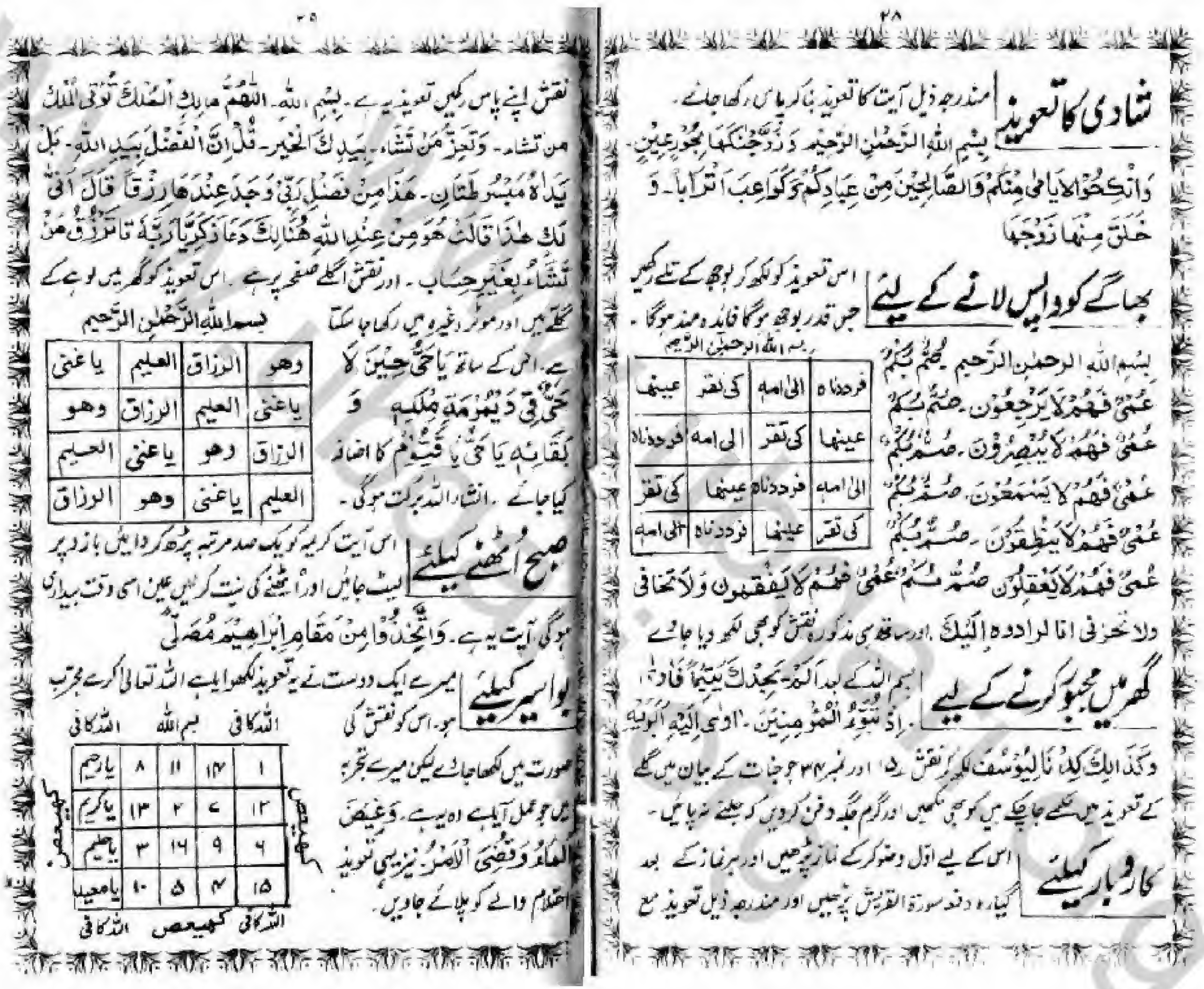

۲۸

شادی کا تعویذ

مندرجہ ذیل آیت کا تعویذ بنا کر پاس رکھا جائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ زَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ۔ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَکَوَاعِبَ اَتْرَابًا۔ وَ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا

بھاگے کو واپس لانے کے لیئے

اس تعویذ کو لکھ کر بوجھ کے تلے رکھیں جس قدر بوجھ ہوگا فائدہ مند ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فردداہ	الی امہ	کی نفر	عینہا
عینہا	کی نقر	الی امہ	فردداہ
الی امہ	فردداہ	عینہا	کی نقر
کی نقر	عینہا	فردداہ	الی امہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکِ۔ اور صفحہ پر مذکورہ نقش کو بھی لکھ دیا جائے

گھر میں محبوب کرنے کے لیے

بسم اللہ کے بعد اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔ اِذْ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اٰوٰی اِلَیْہِ اَبَوَیْہِ وَکَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ لکھ کر نقش نمبر ۱ اور نمبر ۳۴ جو جنات کے بیان میں گلے کے تعویذ میں لکھے جا چکے ہیں کو بھی لکھیں اور گرم جگہ دفن کر دیں کہ جلنے نہ پائیں۔

کاروبار کیلئے

اس کے لیے اول وضو کر کے نماز پڑھیں اور ہر نماز کے بعد گیارہ دفعہ سورۃ القریش پڑھیں اور مندرجہ ذیل تعویذ مع

۲۹

نقش اپنے پاس رکھیں تعویذ یہ ہے۔ بسم اللہ۔ اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ۔ بِیَدِکَ الْخَیْرُ۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ۔ بَلْ یَدَاہُ مَبْسُوْطَتٰنِ۔ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ وَجَدَ عِنْدَھَا رِزْقًا قَالَ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا قَالَتْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ھُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ تَا تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اور نقش اگلے صفحہ پر ہے۔ اس تعویذ کو گھر میں لوہے کے گلے میں اور موٹر وغیرہ میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَ بَقَآئِہٖ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کا اضافہ کیا جائے۔ انشاء اللہ برکت ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وھو	الرزاق	العلیم	یا غنی
یا غنی	العلیم	الرزاق	وھو
الرزاق	وھو	یا غنی	العلیم
العلیم	یا غنی	وھو	الرزاق

صبح اٹھنے کیلئے

اس آیت کریمہ کو یک صد مرتبہ پڑھ کر دائیں بازو پر لیٹ جائیں اور اٹھنے کی نیت کر لیں علیٰ اسی وقت بیداری ہوگی آیت یہ ہے۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی

بواسیر کیلئے

میرے ایک دوست نے یہ تعویذ لکھوایا ہے اللہ تعالیٰ کرے مجرب ہو۔ اس کو نقش کی صورت میں لکھا جائے لیکن میرے تجربہ میں جو عمل آیا ہے وہ یہ ہے۔ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ۔ نیز یہی تعویذ احتلام والے کو پلائے جاویں۔

اللہ کافی بسم اللہ اللہ کافی

کہیعص

۱	۱۴	۱۱	۸	یارحیم
۱۲	۷	۲	۱۳	یاکریم
۶	۹	۱۶	۳	یاحلیم
۱۵	۴	۵	۱۰	یامعید

کہیعص

اللہ کافی کہیعص اللہ کافی

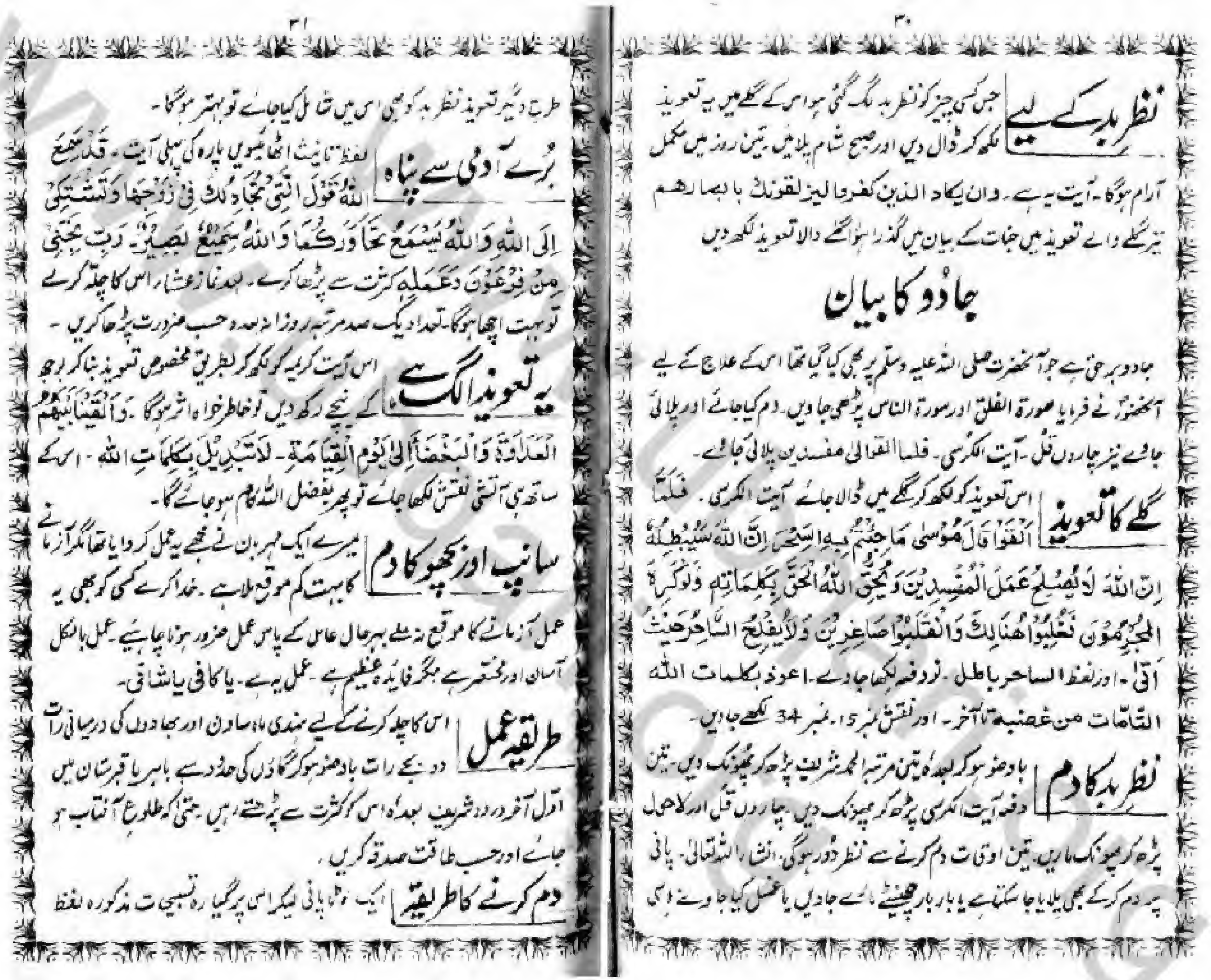

نظر بد کے لیے جس کسی چیز کو نظر بد لگ گئی ہو اس کے گلے میں یہ تعویذ لکھ کر ڈال دیں اور صبح شام پلائیں۔ تین روز میں مکمل آرام ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم تیر لگنے والے تعویذ میں جنات کے بیان میں گذرا ہوا آگے والا تعویذ لکھ دیں

جادو کا بیان

جادو برحق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی کیا گیا تھا اس کے علاج کے لیے آنحضور نے فرمایا صورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھی جاویں۔ دم کیا جائے اور پلائی جائے نیز چاروں قل۔ آیت الکرسی۔ فلما القوا الی مفسدین پلائی جائے۔

گلے کا تعویذ اس تعویذ کو لکھ کر گلے میں ڈالا جائے آیت الکرسی۔ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى۔ اور لفظ الساحر باطل۔ زردفہ لکھا جاوے۔ اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ تا آخر۔ اور نقش نمبر 15۔ نمبر 34 لکھے جاویں۔

نظر بد کا دم باوضو ہو کر بعدہٗ تین مرتبہ الحمد شریف پڑھ کر پھونک دیں۔ تین دفعہ آیت الکرسی پڑھ کر پھونک دیں۔ چاروں قل اور لاحول پڑھ کر پھونک ماریں۔ تین اوقات دم کرنے سے نظر دور ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پانی پر دم کر کے بھی پلایا جا سکتا ہے یا بار بار چھینٹے مارے جاویں یا غسل کیا جاوے اسی

طرح دیگر تعویذ نظر بد کو بھی اس میں شامل کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

برے آدمی سے پناہ لفظ تا نیث اٹھائیسویں پارہ کی پہلی آیت۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ۔ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ کثرت سے پڑھا کرے۔ بعد نماز عشاء اس کا چلہ کرے تو بہت اچھا ہوگا۔ تعداد یک صد مرتبہ روزانہ بعدہٗ حسب ضرورت پڑھا کریں۔

یہ تعویذ الگ ہے اس آیت کریمہ کو لکھ کر بطریق مخصوص تعویذ بنا کر برج کے نیچے رکھ دیں تو خاطر خواہ اثر ہوگا۔ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ۔ اس کے ساتھ ہی آتشی نقش لکھا جائے تو پھر بفضل اللہ کام ہو جائے گا۔

سانپ اور بچھو کا دم میرے ایک مہربان نے مجھے یہ عمل کروایا تھا مگر آزمانے کا بہت کم موقع ملا ہے۔ خدا کرے کسی کو بھی یہ عمل آزمانے کا موقع نہ ملے بہرحال عامل کے پاس عمل ضرور ہونا چاہیے۔ عمل بالکل آسان اور مختصر ہے مگر فائدہ عظیم ہے۔ عمل یہ ہے۔ یا کافی یا شافی۔

طریقہ عمل اس کا چلہ کرنے کے لیے ہندی ماہ ساون اور بھادوں کی درمیانی رات دو بجے رات باوضو ہو کر گاؤں کی حد سے باہر یا قبرستان میں اول آخر درود شریف بعدہٗ اس کو کثرت سے پڑھتے رہیں۔ حتیٰ کہ طلوع آفتاب ہو جائے اور حسب طاقت صدقہ کریں۔

دم کرنے کا طریقہ ایک لوٹا پانی لیکر اس پر گیارہ تسبیحات مذکورہ لفظ

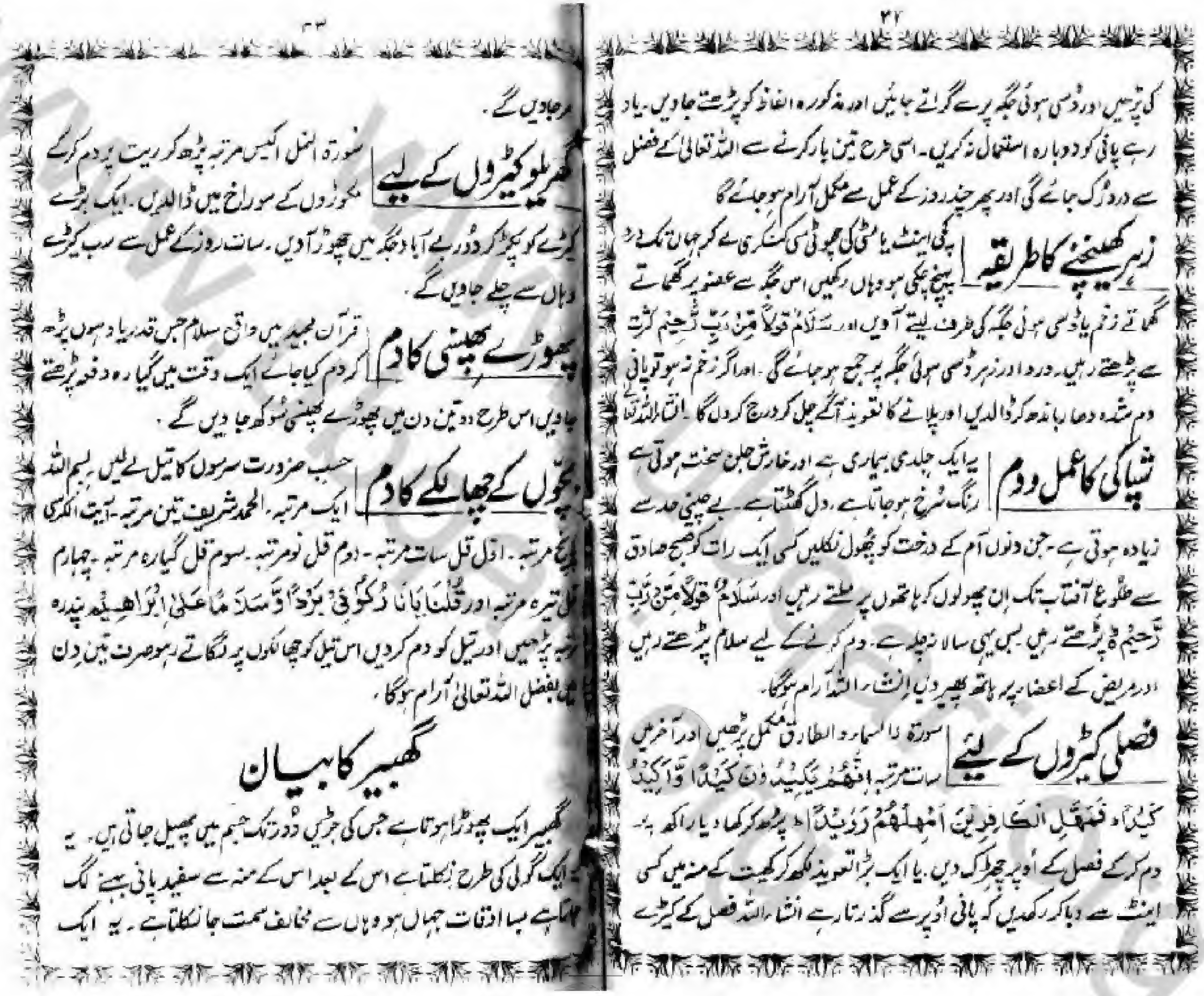

۴۲

کی پڑھیں اور ڈسی ہوئی جگہ پر سے گراتے جائیں اور مذکورہ الفاظ کو پڑھتے جاویں۔ یاد رہے پانی کو دوبارہ استعمال نہ کریں۔ اسی طرح تین بار کرنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے درد رُک جائے گی اور پھر چند روز کے عمل سے مکمل آرام ہو جائے گا

زہر کھینچنے کا طریقہ

پکی اینٹ یا مٹی کی چھوٹی سی کنکری لے کر جہاں تک درد پہنچ چکی ہو وہاں رکھیں اس جگہ سے عضو پر گھماتے گھماتے زخم یا ڈسی ہوئی جگہ کی طرف لیتے آویں اور سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ کثرت سے پڑھتے رہیں۔ درد اور زہر ڈسی ہوئی جگہ پر جمع ہو جائے گی۔ اور اگر زخم نہ ہو تو پانی دم شدہ دعا باندھ کر ڈالدیں اور پلانے کا تعویذ آگے چل کر درج کروں گا۔ انشاءاللہ تعا

شیاکی کا عمل ودم

یہ ایک جلدی بیماری ہے اور خارش جلن سخت ہوتی ہے رنگ سُرخ ہو جاتا ہے۔ دل گھٹتا ہے۔ بے چینی حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ جن دنوں آم کے درخت کو پھول نکلیں کسی ایک رات کو صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ان پھولوں کو ہاتھوں پر ملتے رہیں اور سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ پڑھتے رہیں۔ بس یہی سالانہ چلہ ہے۔ دم کرنے کے لیے سلام پڑھتے رہیں اور مریض کے اعضاء پر ہاتھ پھیر دیں انشاءاللہ آرام ہوگا۔

فصلی کیڑوں کے لیے

سورۃ والسماء والطارق مکمل پڑھیں اور آخر میں سات مرتبہ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا پڑھ کر کھاد یا راکھ پہ دم کر کے فصل کے اوپر چھڑک دیں۔ یا ایک بڑا تعویذ لکھ کر کھیت کے منہ میں کسی اینٹ سے دبا کر رکھ دیں کہ پانی اوپر سے گذرتا رہے انشاءاللہ فصل کے کیڑے

۴۳

مر جاویں گے۔

گھریلو کیڑوں کے لیے

سورۃ النمل اکیس مرتبہ پڑھ کر ریت پر دم کر کے مکوڑوں کے سوراخ میں ڈالدیں۔ ایک بڑے کیڑے کو پکڑ کر دُور بے آباد جگہ میں چھوڑ آویں۔ سات روز کے عمل سے سب کیڑے وہاں سے چلے جاویں گے۔

پھوڑے پھنسی کا دم

قرآن مجید میں واقع سلام جس قدر یاد ہوں پڑھ کر دم کیا جائے ایک وقت میں گیارہ دفعہ پڑھتے جاویں اس طرح دو تین دن میں پھوڑے پھنسی سُوکھ جاویں گے۔

بچوں کے چھالے کا دم

حسب ضرورت سرسوں کا تیل لے لیں۔ بسم اللہ ایک مرتبہ۔ الحمد شریف تین مرتبہ۔ آیت الکرسی پانچ مرتبہ۔ اوّل قل سات مرتبہ۔ دوم قل نو مرتبہ۔ سوم قل گیارہ مرتبہ۔ چہارم قل تیرہ مرتبہ اور قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ پندرہ مرتبہ پڑھیں اور تیل کو دم کر دیں اس تیل کو چھالوں پہ لگاتے رہو صرف تین دن میں بفضل اللہ تعالیٰ آرام ہوگا۔

گھمبیر کا بیان

گھمبیر ایک پھوڑا ہوتا ہے جس کی جڑیں دُور تک جسم میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ ایک گولی کی طرح نکلتا ہے اس کے بعد اس کے منہ سے سفید پانی بہنے لگ جاتا ہے بسا اوقات جہاں ہو وہاں سے مخالف سمت جا نکلتا ہے۔ یہ ایک

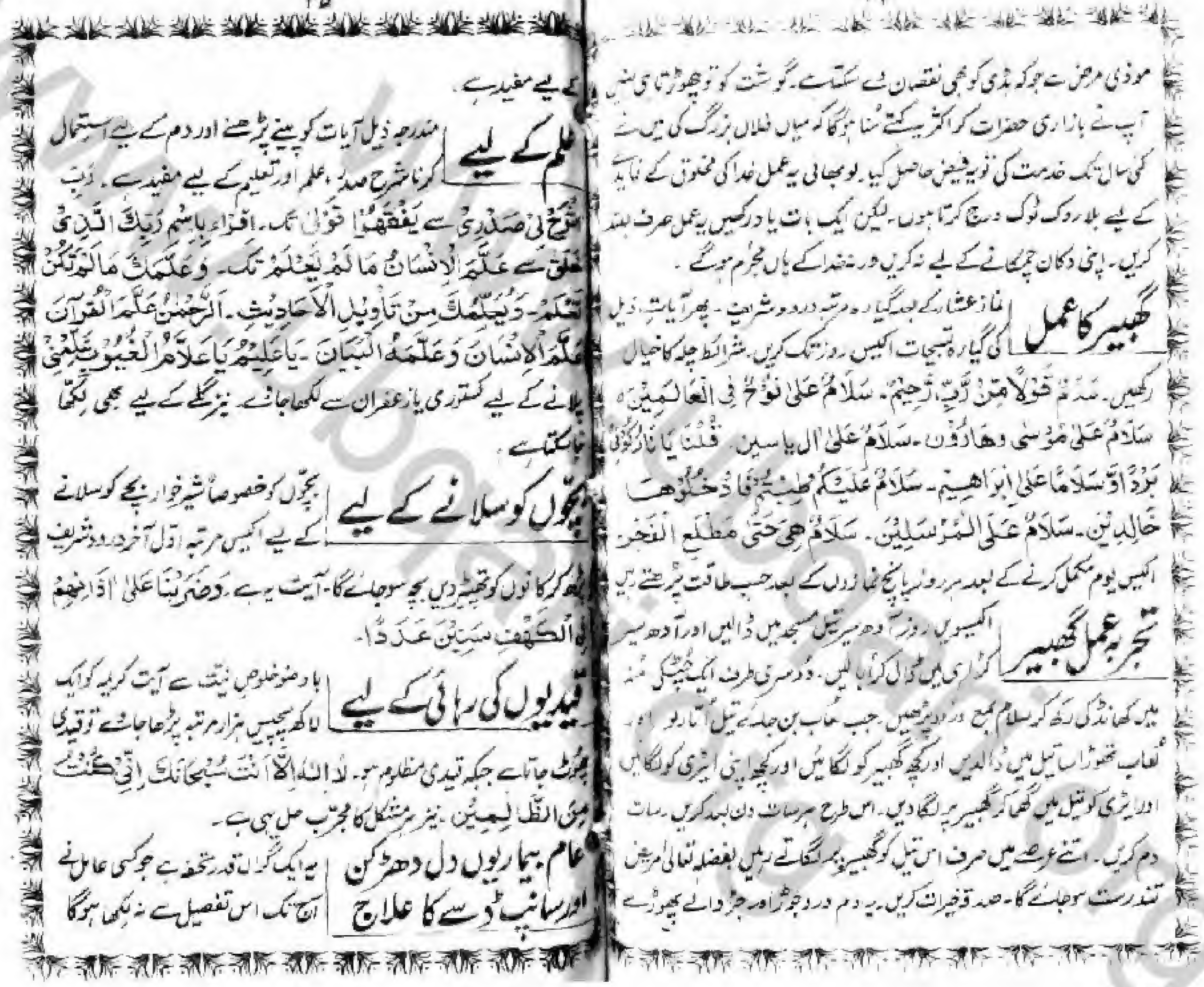

موذی مرض سے جو کہ ہڈی کو بھی نقصان دے سکتا ہے۔ گوشت کو تو چھوڑتا ہی نہیں۔ آپ نے بازاری حضرات کو اکثر یہ کہتے سنا ہوگا کہ میاں فلاں بزرگ کی میں نے کئی سال تک خدمت کی تو یہ فیض حاصل کیا۔ تو بھائی یہ عمل خدا کی مخلوق کے فائدے کے لیے بلا روک ٹوک درج کرتا ہوں۔ لیکن ایک بات یاد رکھیں یہ عمل صرف للہ کریں۔ اپنی دکان چمکانے کے لیے نہ کریں ورنہ خدا کے ہاں مجرم ہوں گے۔

گھمبیر کا عمل

نماز عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف۔ پھر آیات ذیل کی گیارہ تسبیحات اکیس روز تک کریں۔ شرائط چلہ کا خیال رکھیں۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ۔ سَلٰمٌ عَلٰی اٰلْ یَاسِیْنَ۔ قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ۔ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ۔ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ۔ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اکیس یوم مکمل کرنے کے بعد ہر روز پانچ نمازوں کے بعد حسب طاقت پڑھتے رہیں۔

تجربہ عمل گھمبیر

اکیسویں روز آدھ سیر تیل مسجد میں ڈالیں اور آدھ سیر کڑاہی میں ڈال کر اُبال لیں۔ دوسری طرف ایک ٹکیہ منہ میں کھانڈ کی رکھ کر سلام مع درود پڑھیں۔ جب لعاب بن جائے تیل اتار لو اور لعاب تھوڑا سا تیل میں ڈال دیں اور کچھ گھمبیر کو لگائیں اور کچھ اپنی ایڑی کو لگائیں اور ایڑی کو تیل میں لگا کر گھمبیر پر لگا دیں۔ اس طرح ہر سات دن بعد کریں۔ سات دم کریں۔ اتنے عرصے میں صرف اس تیل کو گھمبیر پر لگاتے رہیں بفضلہ تعالیٰ مریض تندرست ہو جائے گا۔ صدقہ و خیرات کریں۔ یہ دم درد جوڑ اور جڑ والے پھوڑے

کے لیے مفید ہے۔

علم کے لیے

مندرجہ ذیل آیات کو پینے پڑھنے اور دم کے لیے استعمال کرنا شرح صدر، علم اور تعلیم کے لیے مفید ہے۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ سے یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ تک۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ سے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ تک۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ وَیُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَیَانَ۔ یَا عَلِیْمُ یَا عَلَّامَ الْغُیُوْبِ عَلِّمْنِیْ۔ پلانے کے لیے کستوری یا زعفران سے لکھا جائے۔ نیز گلے کے لیے بھی لکھا جا سکتا ہے۔

بچوں کو سلانے کے لیے

بچوں کو خصوصاً شیر خوار بچے کو سلانے کے لیے اکیس مرتبہ اول آخر درود شریف پڑھ کر کانوں کو تھپتھپا دیں بچہ سو جائے گا۔ آیت یہ ہے۔ فَضَرَبْنَا عَلٰی اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا۔

قیدیوں کی رہائی کے لیے

باوضو خلوص نیت سے آیت کریمہ کو ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھا جائے تو قیدی چھوٹ جاتا ہے جبکہ قیدی مظلوم ہو۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ نیز ہر مشکل کا مجرب حل بھی ہے۔

عام بیماریوں دل دھڑکن اور سانپ ڈسے کا علاج

یہ ایک گراں قدر تحفہ ہے جو کسی عامل نے آج تک اس تفصیل سے نہ لکھا ہوگا

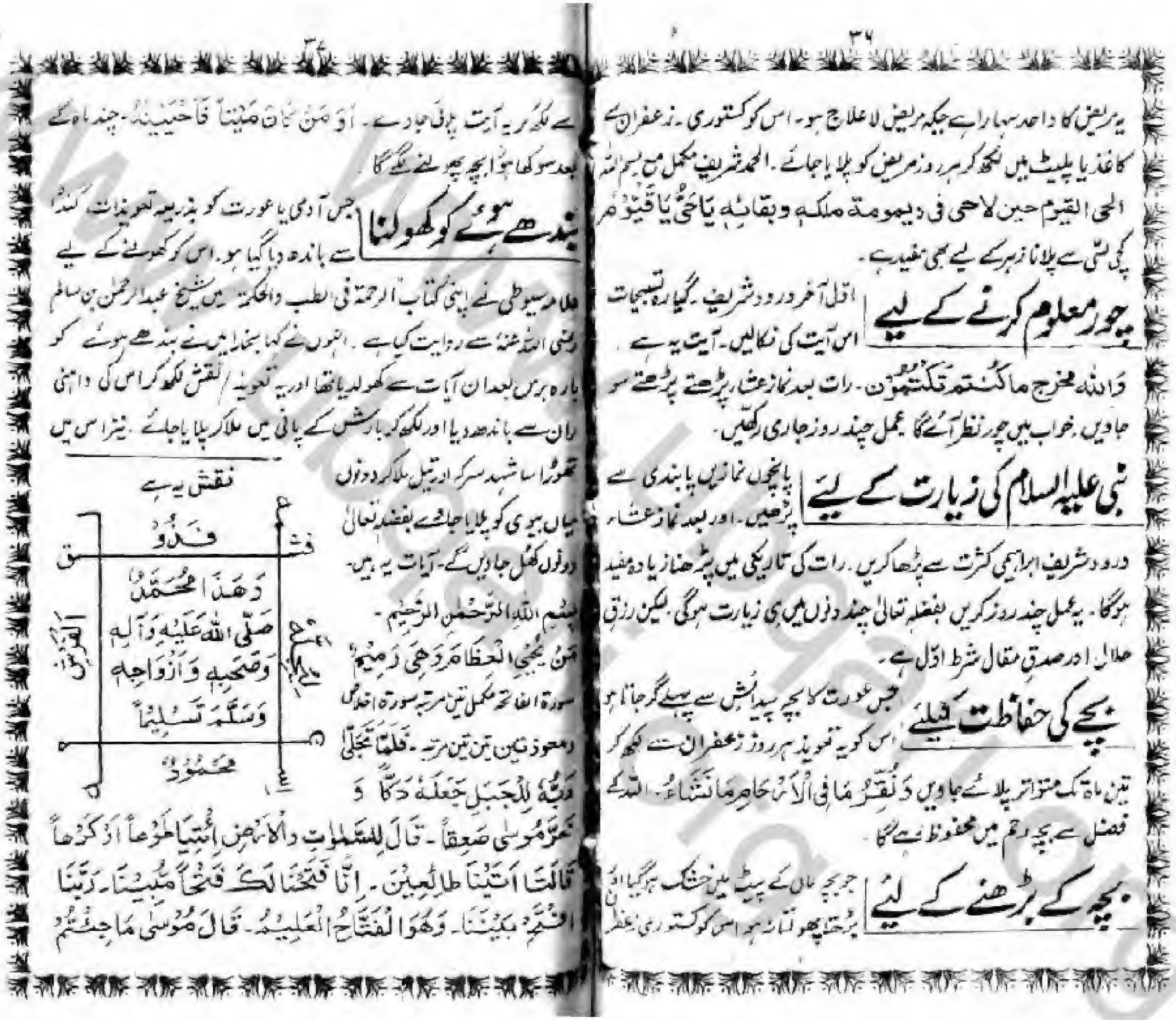

یہ مریض کا واحد سہارا ہے جبکہ مریض لاعلاج ہو۔ اس کو کستوری۔ زعفران سے کاغذ یا پلیٹ میں لکھ کر ہر روز مریض کو پلایا جائے۔ الحمد شریف مکمل مع بسم اللہ الحی القیوم حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ کچی لسّی سے پلانا زہر کے لیے بھی مفید ہے۔

چور معلوم کرنے کے لیے

اوّل آخر درود شریف۔ گیارہ تسبیحات اس آیت کی نکالیں۔ آیت یہ ہے وَاللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ رات بعد نماز عشاء پڑھتے پڑھتے سو جاویں۔ خواب میں چور نظر آئے گا۔ عمل چند روز جاری رکھیں۔

نبی علیہ السلام کی زیارت کے لیے

پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھیں۔ اور بعد نماز عشاء درود شریف ابراہیمی کثرت سے پڑھا کریں۔ رات کی تاریکی میں پڑھنا زیادہ مفید ہوگا۔ یہ عمل چند روز کریں بفضلہ تعالیٰ چند دنوں میں ہی زیارت ہوگی۔ لیکن رزقِ حلال اور صدقِ مقال شرط اوّل ہے۔

بچے کی حفاظت کیلئے

جس عورت کا بچہ پیدائش سے پہلے گر جاتا ہو اس کو یہ تعویذ ہر روز زعفران سے لکھ کر تین ماہ تک متواتر پلائے جاویں وَنُقِرُّ مَا فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَاءُ۔ اللہ کے فضل سے بچہ رحم میں محفوظ رہے گا۔

بچہ کے بڑھنے کے لیے

جو بچہ ماں کے پیٹ میں خشک ہو گیا ہو اور بڑھتا پھولتا نہ ہو اس کو کستوری زعفر

سے لکھ کر یہ آیت پلائی جاوے۔ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ۔ چند ماہ کے بعد سوکھا ہوا بچہ پھولنے لگے گا۔

بندھے ہوئے کو کھولنا

جس آدمی یا عورت کو بذریعہ تعویذات کنڈا سے باندھ دیا گیا ہو۔ اس کو کھولنے کے لیے علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "الرحمۃ فی الطب والحکمۃ" میں شیخ عبدالرحمن بن سالم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا بخدا میں نے بندھے ہوئے کو بارہ برس بعد ان آیات سے کھول لیا تھا اور یہ تعویذ / نقش لکھ کر اس کی داہنی ران سے باندھ دیا اور لکھ کر بارش کے پانی میں ملا کر پلایا جائے۔ نیز اس میں تھوڑا سا شہد سرکہ اور تیل ملا کر دونوں میاں بیوی کو پلایا جائے بفضلہ تعالیٰ دونوں کھل جاویں گے۔ آیات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ

سورۃ الفاتحہ مکمل تین مرتبہ سورۃ اخلاص ومعوذتین تین تین مرتبہ۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا۔ قَالَ لِلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا قَالَتَا اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا۔ وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ۔ قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ

نقش یہ ہے

فدّوٗ

وَھٰذَا مُحَمَّدٌ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ
وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا

محمودٌ

بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۔ ۱

برائے حاضری جنات جادو۔ تعویذات وغیرہ

میرے ایک عزیز مگر مشہور عامل جناب سلام اللہ خان صاحب فیصل آبادی نے اپنے تجربات میں سے جو عمل برائے عنوان بالا عوام کی خدمت کے لیے پیش کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے ہم ان کے تہہ دل سے مشکور ہیں وہ لکھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل چند عدد نقوش لکھ کر ایک فتیلہ تیار کر کے روئی میں لپیٹ کر تیل کے چراغ میں جلا دیں۔ مریض کو فتیلہ کے شعلہ میں دیکھتے رہنے کی ہدایت کریں جو بیماری ہوگی نظر آویں گے اور جل جاویں گے۔ نقوش یہ ہیں۔ ۔ ع۱ پندیا ع۲ نقش چوتیا

نقش ع۳

الساعۃ الساعۃ الساعۃ

العجل	۲۵	۱۸	۲۳	الوحاً
"	۲۰	۲۲	۲۴	"
"	۲۱	۲۶	۱۹	"

نقش ع۴

الساعۃ الساعۃ الساعۃ

العجل	۲	۴	۶	۸	الوحاً
	۸	۶	۴	۲	
"	۴	۲	۸	۶	"
"	۶	۸	۲	۴	"

نقش ع۵

ابلیس	فرعون	نمرود	شداد
ہامان	ابلیس	فرعون	قارون
قارون	نمرود	ابلیس	فرعون
نمرود	شیاطین	لعین	ابلیس

نقش ع۶

علیقا۔ علیقا۔ تملیقا۔ بیرحیم زاحمت
درد بود ایں فتیلہ حاضر شود بحق رب
سلیمان بن داؤد علیہما السلام حاضر شود
حاضر شود حاضر شود
ع ۱۱۱ دطع ادا
خاکستر گردد

فرعون نمرود شداد ہامان قارون ابلیس ابوجہل لعین حاضر شود خاکستر گردد

زاد العالمین

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اللہ کا شکر ہے جس نے تحفۃ العالمین کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ موجودہ دور میں بے عملی اور بدعملی بہت زیادہ ہے غلط توہم پرستی۔ جادو وغیرہ کو بھی رد کرنا ضروری ہے اور ان عملیات کو کرنے والے اکثر حضرات اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات سے بالکل نا واقف ہوتے ہیں۔ نہ مکمل اسوۂ رسول کے مطابق اور نہ عمل ہی موافق ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہوا کہ عاملین کے لیے بھی چند ایسے اصول و قواعد لکھ دوں جن کی پابندی ہر عامل کے لیے ضروری ہو۔ تاکہ ہر عامل اپنی عاقبت کا خیال کرے۔ ان وجوہات کے پیش نظر میں نے اس رسالے کا نام — "زاد العاملین" رکھا ہے کہ ایک عامل کو اپنے عمل کے دوران کن اشیاء اور اعمال کی ضرورت ہے اور وہ کیسے اپنے منزل مقصود کو حاصل کر سکتا ہے۔ میں اس رسالے کو لکھنے میں اللہ تعالیٰ کی مدد چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس رسالے کے ذریعے بہت سے عاملین و عوام کو نیک اعمال کی قوت و سعادت بخشے گا۔ آمین۔

ضرورت اس دور میں ان عملیات کی ضرورت اس لیے ہوئی کہ دنیا کے ہر خطے میں لوگ اپنے مخصوص طریقوں سے عوام کو متاثر کرتے ہیں۔ اپنے من گھڑت ڈھکوسلوں کو ایک فن کا درجہ دے کر دین سے دور

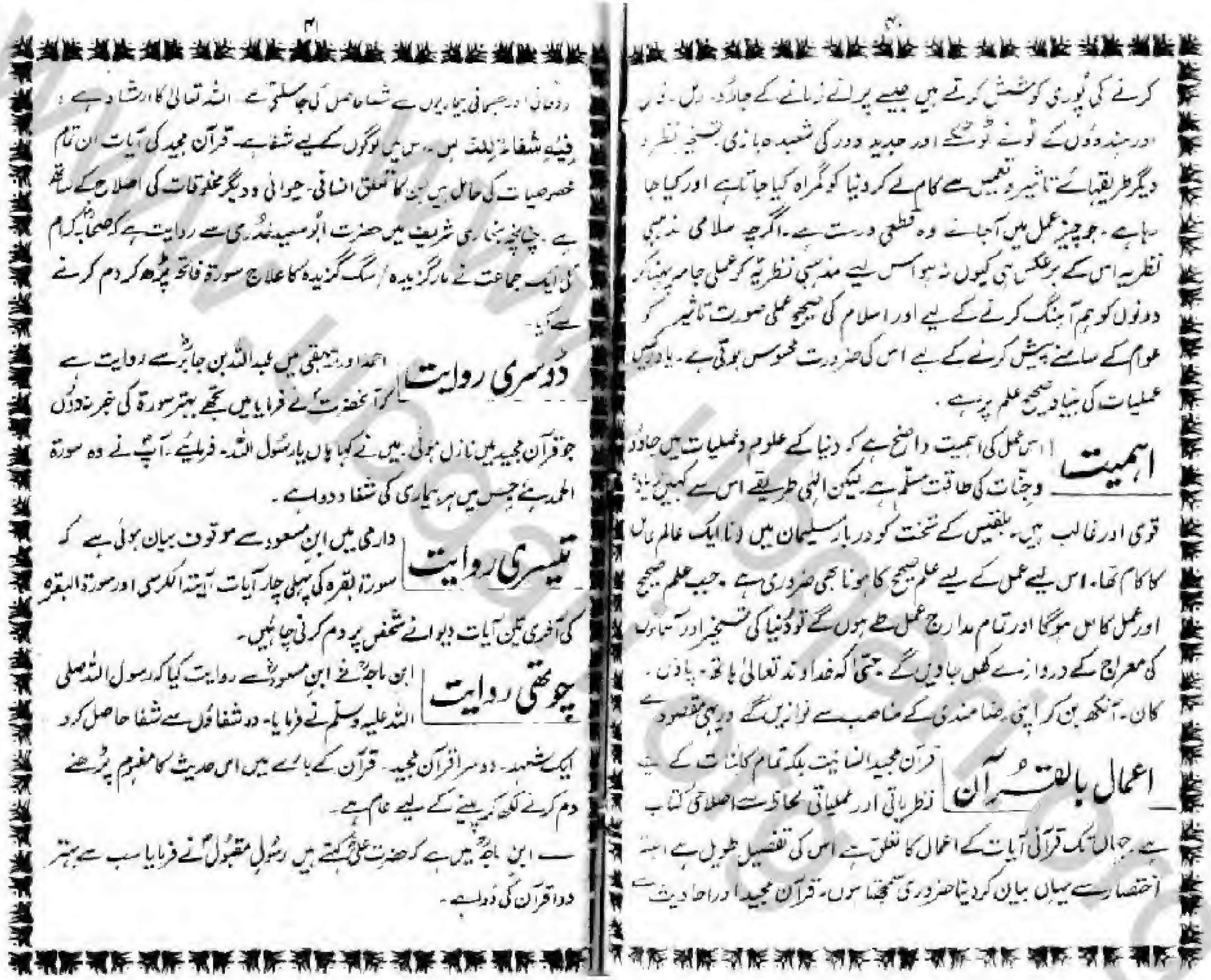

کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں جیسے پرانے زمانے کے جادوگر۔ اہل نظر اور ہندوؤں کے ٹونے ٹوٹکے اور جدید دور کی شعبدہ بازی تنویم نظر و دیگر طریقہائے تاثیر و تعمیں سے کام لے کر دنیا کو گمراہ کیا جاتا ہے اور کیا جا رہا ہے۔ جو چیز عمل میں آجائے وہ قطعی درست ہے۔ اگرچہ اسلامی مذہبی نظریہ اس کے برعکس ہی کیوں نہ ہو اس لیے مذہبی نظریہ کو عملی جامہ پہنانے دونوں کو ہم آہنگ کرنے کے لیے اور اسلام کی صحیح عملی صورت تاثیر کو عوام کے سامنے پیش کرنے کے لیے اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ یاد رکھیں عملیات کی بنیاد صحیح علم پر ہے۔

اہمیت

اس عمل کی اہمیت واضح ہے کہ دنیا کے علوم و عملیات میں جادو وجنات کی طاقت مسلّم ہے۔ لیکن الٰہی طریقے اس سے کہیں زیادہ قوی اور غالب ہیں۔ بلقیس کے تخت کو دربار سلیمان میں لانا ایک عالم ہی کا کام تھا۔ اس لیے عمل کے لیے علم صحیح کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جب علم صحیح اور عمل کامل ہوگا اور تمام مدارج عمل طے ہوں گے تو دنیا کی تسخیر اور آسمانوں کی معراج کے دروازے کھل جاویں گے۔ حتیٰ کہ خداوند تعالیٰ ہاتھ، پاؤں، کان، آنکھ بن کر اپنی رضامندی کے مناصب سے نوازیں گے وہی مقصود ہے

اعمال بالقرآن

قرآن مجید انسانیت بلکہ تمام کائنات کے لیے نظریاتی اور عملیاتی لحاظ سے اصلاحی کتاب ہے۔ جہاں تک قرآنی آیات کے اعمال کا تعلق ہے اس کی تفصیل طویل ہے اسے اختصار سے یہاں بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ قرآن مجید اور احادیث سے

روحانی و جسمانی بیماریوں سے شفا حاصل کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فِیْہِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ۔ اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ قرآن مجید کی آیات ان تمام خصوصیات کی حامل ہیں جن کا تعلق انسانی، حیوانی و دیگر مخلوقات کی اصلاح کے ساتھ ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے مارگزیدہ / سگ گزیدہ کا علاج سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے سے کیا۔

دوسری روایت

احمد اور بیہقی میں عبداللہ بن جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں تجھے بہتر سورۃ کی خبر نہ دوں جو قرآن مجید میں نازل ہوئی۔ میں نے کہا ہاں یارسول اللہ۔ فرمایئے۔ آپؐ نے وہ سورۃ الحمد ہے جس میں ہر بیماری کی شفا و دوا ہے۔

تیسری روایت

دارمی میں ابن مسعودؓ سے موقوف بیان ہوئی ہے کہ سورۃ البقرہ کی پہلی چار آیات، آیۃ الکرسی اور سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات دیوانے شخص پر دم کرنی چاہئیں۔

چوتھی روایت

ابن ماجہؒ نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو شفاؤں سے شفا حاصل کرو ایک شہد، دوسرا قرآن مجید۔ قرآن کے بارے میں اس حدیث کا مفہوم پڑھنے دم کرنے لکھ کر پینے کے لیے عام ہے۔

— ابن ماجہؒ میں ہے کہ حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول مقبولؐ نے فرمایا سب سے بہتر دوا قرآن کی دوا ہے۔

— ابن ماجہ میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب حضور پاکؐ سخت بیمار ہوئے تو میں دونوں آخری قُل پڑھ کر پھونکا کرتی تھی۔ اور آپ کا دستِ مبارک بھی آپ کے جسم پر پھیرا کرتی تھی۔

اعمال بالحدیث

اسی طرح صحیح احادیث میں جھاڑ پھونک کی بہت سی روایات ہیں جن کو مختصر طور پر دائرہ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ لہٰذا احادیث سے بھی دم کرنا ہاتھ پھیرنا درست ہے۔

پہلی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو بچھو نے کاٹا۔ بات حضورؐ تک آئی تو آپ نے فرمایا کہ وہ اعوذ بکلمات اللّٰہ التّامات من شرّ ما خلق پڑھ لیتا۔ تو کوئی اثر نہ ہوتا۔

دوسری روایت

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام جب اپنے بستر میں جانے کا ارادہ فرماتے تو تینوں آخری قُل پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو پھونکتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے تمام بدن کو تین مرتبہ مسح کرتے۔

اسی طرح احادیث کا بہت سا ذخیرہ جس کا تعلق دعوات یا باب الطب سے ہے کتب احادیث میں دیکھیں تو واضح ہوگا کہ قرآن و حدیث انسانی جسم اور روح کی اصلاح و تندرستی کے لیے کس قدر مفید ہے۔ اسی کے طریقے بالترتیب لکھے جاتے ہیں:۔

دم یا منتر پڑھنا

جیسا کہ اُوپر والی حدیث جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

خود اپنی ذات کے لیے دم پڑھ لیتے تھے۔ اس طرح دیگر احادیث اور صحابہؓ کے معمولات بے شمار ہیں جن سے یہ ثابت ہے کہ صحابہ قرآنی آیات کو عمل میں لاتے اور مجرّب فرماتے۔ اسی طرح احادیث میں وارد دم پھونک کو عمل میں لاتے تھے۔

دم یا منتر کرنا

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ہمیں دم کرنے اور منتر کرنے کی اجازت فرمائی۔ اسی طرح صحابہؓ کی اس جماعت کا واقعہ جنہوں نے ایک مارگزیدہ / سگ گزیدہ کو دم کیا اور چالیس بکریاں عوضانہ بھی لیا۔ نیز اس صحابی کا واقعہ جس نے سورۃ مومنون کی آخری آیات سایہ والے کے کان میں پڑھیں تو جن جل کر راکھ ہوگیا۔ علی ہٰذا القیاس بہت سی روایات مروی ہیں۔

پانی پر دم کرنا

حضرت فاروق اعظمؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص بارش کا پانی لے کر اس پر آیۃ الکرسی۔ الحمد شریف قُل شریف پڑھے گا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جبریل نے مجھے بتایا جو شخص اس پانی کو سات دن پیئے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر بیماری سے بری کردے گا۔

منتر لکھنا

قرآن مجید یا حدیث پاک کی ادعیہ کسی پلیٹ یا کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کرکے اور بسا اوقات مریض کو چھینٹے مارنے یا آسیب زدہ جگہ پر پانی چھڑکنے سے شفا ہو جاتی ہے۔ اکثر بزرگوں کے معمول تو لکھ کر دیواروں یا دروازوں یا صحن میں لگوائے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ لکھ کر کسی بھی مریض کے گلے میں ڈالنے سے فائدہ حاصل ہو جاتا۔

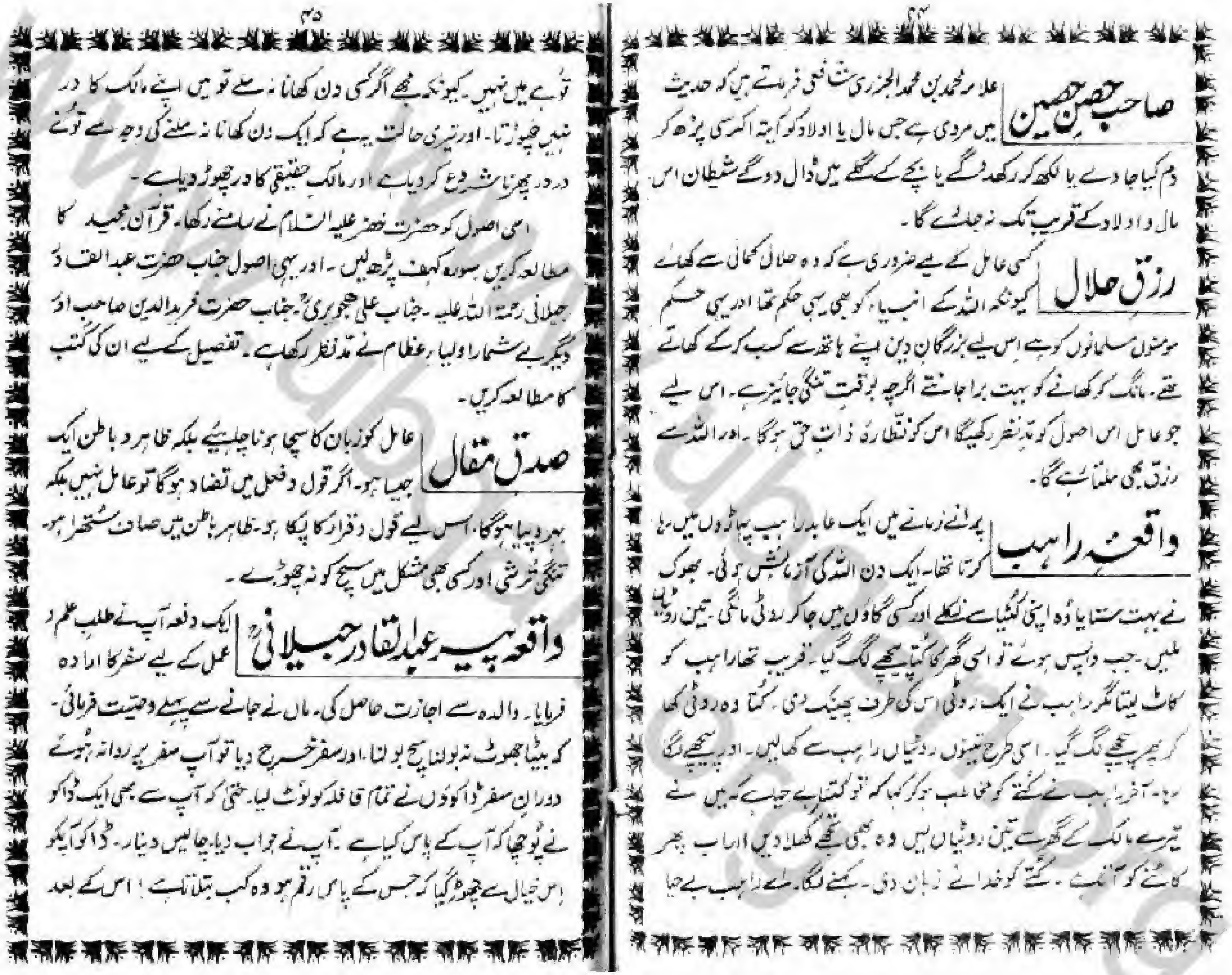

۴۴

صاحب حصن حصین

علامہ محمد بن محمد الجزری شافعی فرماتے ہیں کہ حدیث میں مروی ہے جس مال یا اولاد کو آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کیا جاوے یا لکھ کر رکھ دو گے یا بچے کے گلے میں ڈال دو گے شیطان اس مال و اولاد کے قریب تک نہ جاوے گا۔

رزق حلال

کسی عامل کے لیے ضروری ہے کہ وہ حلال کمائی سے کھائے کیونکہ اللہ کے انبیاء کو بھی یہی حکم تھا اور یہی حکم مومنوں مسلمانوں کو ہے اس لیے بزرگان دین اپنے ہاتھ سے کسب کر کے کھاتے تھے۔ مانگ کر کھانے کو بہت برا جانتے اگرچہ بوقت تنگی جائز ہے۔ اس لیے جو عامل اس اصول کو مدِ نظر رکھیگا اس کو تقرب ذات حق ہوگا۔ اور اللہ سے رزق بھی ملتا رہے گا۔

واقعہ راہب

پرانے زمانے میں ایک عابد راہب پہاڑوں میں رہا کرتا تھا۔ ایک دن اللہ کی آزمائش ہوئی۔ بھوک نے بہت ستایا وہ اپنی کُٹیا سے نکلے اور کسی گاؤں میں جا کر روٹی مانگی۔ تین روٹیاں ملیں۔ جب واپس ہوئے تو اسی گھر کا کُتا پیچھے لگ گیا۔ قریب تھا راہب کو کاٹ لیتا مگر راہب نے ایک روٹی اس کی طرف پھینک دی۔ کُتا وہ روٹی کھا کر پھر پیچھے لگ گیا۔ اسی طرح تینوں روٹیاں راہب سے کھا لیں۔ اور پیچھے لگا رہا۔ آخر راہب نے کُتے کو مخاطب ہو کر کہا کہ تو کُتا بے حیاء ہے میں نے تیرے مالک کے گھر سے تین روٹیاں لیں وہ بھی تجھے کھلا دیں اور اب پھر کاٹنے کو آتا ہے۔ کُتے کو خدا نے زبان دی۔ کہنے لگا۔ اے راہب بے حیا

۴۵

تو ہے میں نہیں۔ کیونکہ مجھے اگر کسی دن کھانا نہ ملے تو میں اپنے مالک کا در نہیں چھوڑتا۔ اور تیری حالت یہ ہے کہ ایک دن کھانا نہ ملنے کی وجہ سے تو نے در در پھرنا شروع کر دیا ہے اور مالکِ حقیقی کا در چھوڑ دیا ہے۔

اسی اصول کو حضرت خضر علیہ السلام نے سامنے رکھا۔ قرآن مجید کا مطالعہ کریں سورہ کہف پڑھ لیں۔ اور یہی اصول جناب حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ جناب علی ہجویریؒ۔ جناب حضرت فرید الدین صاحب اور دیگر بے شمار اولیاء عظام نے مدِ نظر رکھا ہے۔ تفصیل کے لیے ان کی کتب کا مطالعہ کریں۔

صدق مقال

عامل کو زبان کا سچا ہونا چاہیے بلکہ ظاہر و باطن ایک جیسا ہو۔ اگر قول و فعل میں تضاد ہوگا تو عامل نہیں بلکہ بہروپیا ہوگا۔ اس لیے قول و قرار کا پکا ہو۔ ظاہر باطن میں صاف ستھرا ہو۔ تنگی ترشی اور کسی بھی مشکل میں سچ کو نہ چھوڑے۔

واقعہ پیر عبد القادر جیلانیؒ

ایک دفعہ آپ نے طلب علم و عمل کے لیے سفر کا ارادہ فرمایا۔ والدہ سے اجازت حاصل کی۔ ماں نے جانے سے پہلے وصیت فرمائی۔ کہ بیٹا جھوٹ نہ بولنا سچ بولنا۔ اور سفر خرچ دیا تو آپ سفر پہ روانہ ہوئے دوران سفر ڈاکوؤں نے تمام قافلہ کو لوٹ لیا۔ حتیٰ کہ آپ سے بھی ایک ڈاکو نے پوچھا کہ آپ کے پاس کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ چالیس دینار۔ ڈاکو آپ کو اس خیال سے چھوڑ گیا کہ جس کے پاس رقم ہو وہ کب بتلاتا ہے! اس کے بعد

دُوسرا ڈاکو آیا۔ اُس نے رقم چھین لی اور آپ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا ڈاکوؤں کے سردار نے سوالات کیے۔ ایک سوال یہ تھا کہ آپ نے سچ کیوں بولا ہے؟ آپ نے جواب دیا جب میں نے گھر سے چلنے کا ارادہ کیا تو میری ماں نے مجھ سے جھوٹ نہ بولنے اور سچ بولنے کا عہد لیا تھا۔ اس لیے میں اپنی ماں کے عہد کا خیال رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس ڈاکو کا ذہن کھول دیا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ بالآخر کہنے لگا کہ آپ اپنی ماں کا عہد توڑنا نہیں چاہتے اور ہم ہیں کہ اپنے حقیقی مالک کے عہد کو بڑی دلیری سے توڑتے پھرتے ہیں۔ واللہ ہاتھ نکالیں میں آپ کے ہاتھ پر عہد (بیعت) کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا کام نہیں کرونگا۔ اور اپنے دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جہالت میں تو ہمارا سردار تھا اور اب بھی تو ہمارا سردار ہے۔ وہ بھی تائب ہو کر مسلمان ہوئے۔ یہ ہے سچائی جس کی برکت سے بڑے بڑے ڈاکو توبہ کر گئے۔

اسی طرح اللہ کی راہ میں حق بات کہنے میں کسی سے ڈر خوف محسوس نہ کرے

مصائب پر صابر ہو اگر راہِ خدا میں یا عمل کے کرنے میں یا خدمتِ خلق کرنے میں کوئی تکلیف آئے اس پر صبر کرے شکوہ شکایت نہ کرے۔ اگر صبر کے ساتھ تقویٰ بھی ہو تو تو صبر جمیل بن جاتا ہے۔ بزرگانِ دین نے اقامتِ دین کے لیے بڑی سے بڑی مشکلات کو برداشت کیا۔ کیونکہ جہاں پھول ہو وہاں کانٹے اور جہاں شہد وہاں ڈسنے والی مکھیاں اور جہاں مراتب ہوں وہاں مشکلات ضرور

ہوتی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنواں اور قید کی مشکلات سے گزر کر تختِ مصر پر فائز ہوئے بلکہ بزرگانِ دین تو قید و سُولی کو برداشت کر گئے لیکن اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق عملی کو زندہ کر کے خود زندۂ جاوید زندگی میں داخل ہوئے۔ حضرت شاہ شمس تبریزی اور عین الحق کی آواز کو یاد رکھیں۔

سخی ہو بخیل نہ ہو حضور کا فرمان ہے اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ وَ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ سخی اللہ اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دُور ہوتا ہے۔ اسی طرح بخیل آدمی اللہ اور جنت سے دُور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ تمام بزرگان سخاوت بہت زیادہ کرتے تھے۔ اگر اولیاء اللہ اور بزرگان کے واقعات یہاں درج کر دوں تو ایک ضخیم کتاب ہوگی۔ موجودہ دور کے بزرگوں کی طرح مریدوں کو لوٹنے والا نہ ہو۔

مؤثر حقیقی نہ سمجھے عامل ان وظائف و تعویذات کو مؤثر حقیقی نہ سمجھے بلکہ وسیلہ اور سبب جانے۔ کیونکہ بذات خود اللہ تعالیٰ مؤثر حقیقی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے ان کو مؤثر بناتا ہے۔ جب چاہے نہیں بناتا۔

صاحب کمالات عزیزی کی رائے: حضرت سید احمد ولی نبیرہ شاہ رفیع الدین کمالاتِ عزیزی میں لکھا ہے عامل کو تمام احکام ظاہر شریعت کی پابندی کرنی چاہیئے۔ دائرۂ شریعت سے باہر نہ ہو اور باطن کو تمام اوصافِ رزیلہ بخل۔ بغض۔ حسد۔ کبر۔ حُبِّ دنیا وجاہ فخر و ریا اور عجب سے پاک کرے۔ اور صبر توکل۔ رضا۔ قناعت۔ حلم اور علم سے متصف کرے

اور دل کو ہر وقت حق تعالیٰ کی یاد سے وابستہ رکھے ۔ یہاں تک کہ کسی دوسری چیز کی محبت باقی نہ رہے ۔ اور روزی حلال سے گذر بسر کرے

رزقِ حلال کے چار اصُول :-

(۱) ملازمت ۔ بشرطیکہ اس میں کفر اور ظلم کی مدد نہ ہو۔ خلافِ شرع کوئی امر واقع نہ ہو

(۲) کھیتی بشرطیکہ شرع کے مطابق مزدوروں کا حق ادا کرے

(۳) تجارت ۔ مباح چیزوں بشرطیکہ عیب اور نقصان مشتری پر ظاہر کردے پورا ناپے پورا تولے ۔

(۴) پیشہ اور کاریگری انہیں شرطوں سے پورا کرے ۔ سچ بولے ۔ اور باوضو رہے نیز

نویں ذوالحجہ ۔ دسویں محرم ۔ ہر ماہ کی تیرہ ۔ چودہ ۔ پندرہ اور اکیسویں اور ہر جمعرات کا روزہ ترک نہ کرے ۔ اور بدبودار اشیاء پیاز لہسن حقہ وغیرہ سے پرہیز رکھے ۔ کپڑے صاف اور بخورات کا استعمال کرتا رہے ۔ ہر عمل کی ابتداء درود سے کرے ۔ اسی پر ختم کرے ۔ گوشہ تنہائی میں رہے ۔ جہاں کوئی شور سنائی نہ دے ۔ جلدی اثر نہ ہونے سے کسی عمل سے اکتا نہ جائے اور اعدادِ عمل میں کمی بیشی نہ کرے ۔ اور ہر عمل کے بعد تین دفعہ یَا مُجِیْبُ کہے ۔ جب تک عامل ان شرائطِ پر پورا نہ اُترے ۔ نتیجہ بے سُود ہو گا ۔

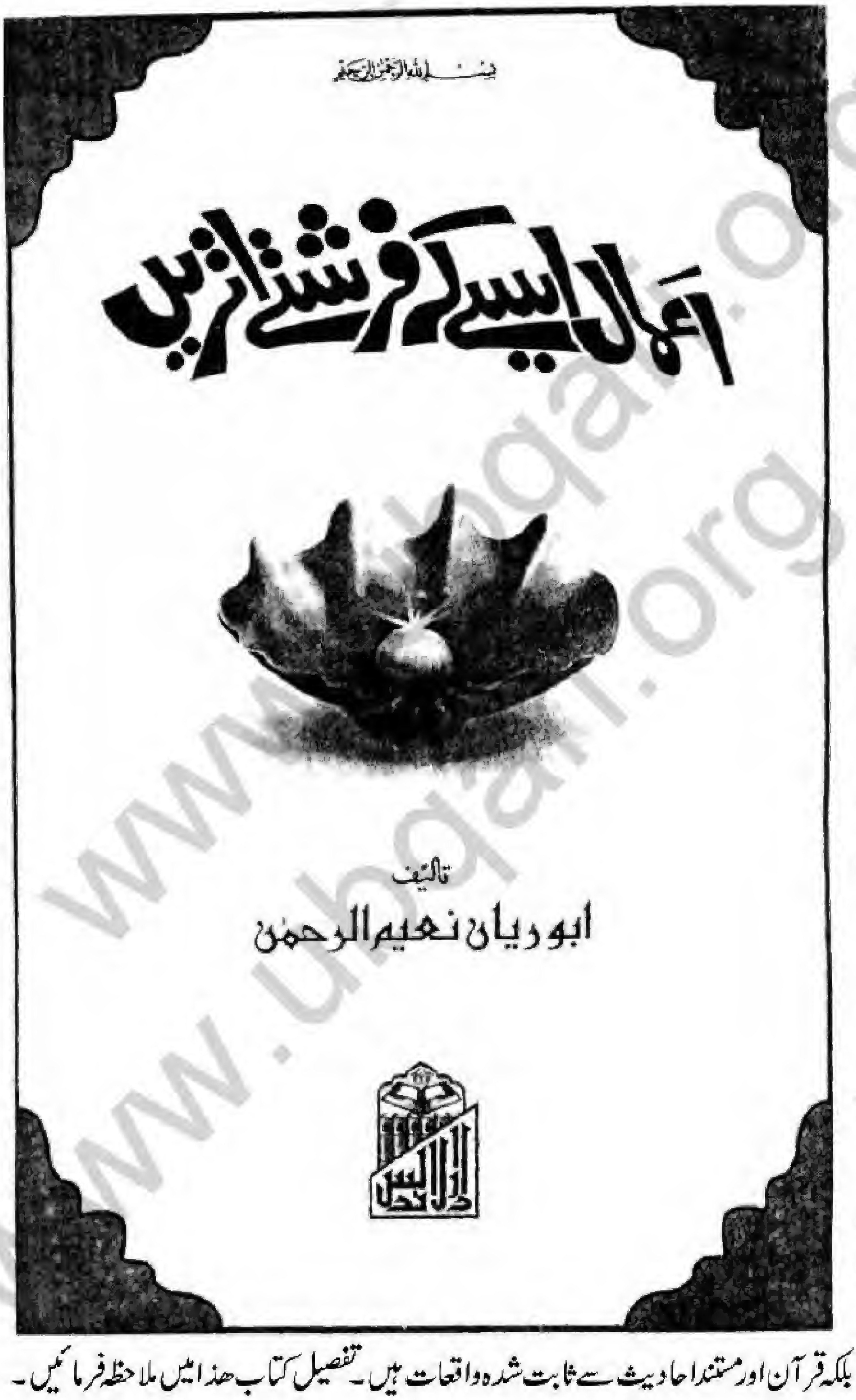

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

تالیف

ابو ریان نعیم الرحمن

دار السلام

اولیاء کرام رحمہم اللہ کی زندگی میں جا بجا مکاشفات غیبیہ اعمال پر فرشتوں اور نورانی مخلوق سے ملاقاتوں کا تذکرہ ملتا ہے جو خود ساختہ من گھڑت اور بناوٹی ہوائی کہانیاں نہیں بلکہ قرآن اور مستند احادیث سے ثابت شدہ واقعات ہیں۔ تفصیل کتاب ھذا میں ملاحظہ فرمائیں۔

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب
اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

تالیف
ابو ریان نعیم الرحمٰن

نظر ثانی
[illegible]

ناشر ——— دار الاندلس

ملنے کا پتہ
مرکز القادسیہ 4۔ لیک روڈ چوبرجی، لاہور
Ph: 042-7230549 Fax: 7242639
www.dar-ul-andlus.com

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

خطبہ مسنونہ 11
عرض ناشر 13
پیش لفظ 15

باب اول

وہ اعمال کہ جن کی ادائیگی پر فرشتے اتر آئیں

باوضو سونے والے کے لیے فرشتے کا نزول 21
باوضو سونے کا ایک اور فائدہ 22
اہل ذکر کی مجالس پر فرشتوں کا نزول 24
قرآن پڑھتے وقت سکینت اور فرشتوں کا اترنا 30
قراءت قرآن سے فرشتوں کے نزول کو پانے والا ایک اور خوش نصیب 32
مسجد میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں پر فرشتوں کا نزول 33
سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنے والے پر فرشتوں کا نزول 34

- ایک بابرکت اور قدروالی رات میں فرشتوں کا نزول 38
- استقامت اختیار کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا نزول 40
- تہجد گزار کے لیے فرشتوں کا نزول 42
- فجر اور عصر باجماعت ادا کرنے والوں پر فرشتوں کا نزول 43
- اشراق اور ظہر کی نمازیں ادا کرنے والوں پر فرشتوں کا نزول 44
- جمعہ کے لیے اول وقت آنے والوں پر فرشتوں کا نزول 49
- بیابان میں اذان و اقامت کہہ کر تنہا نماز پڑھنے والے پر فرشتوں کا نزول . 54
- عدم موجود بھائی کے لیے دعا پر فرشتے کا نزول 55
- اللہ کے لیے کسی بھائی سے ملاقات پر فرشتے کا نزول 57
- راہ خیر میں خرچ کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا نزول 58
- قطع رحمی کے باوجود صلہ رحمی کرنے والے پر فرشتے کا نزول 59
- مریض کی عیادت کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا نزول 61
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قدر دان پر فرشتے کا نزول 63
- ذوق توبہ کے متلاشی پر فرشتوں کا نزول 66
- ایک سعادت مند کے جنازے کے ساتھ فرشتوں کا چلنا 68
- رسول کریم ﷺ پر درود بھیجنے والوں پر فرشتوں کا نزول 70
- ذکر الٰہی اور تقویٰ اختیار کرنے والے مسافر کے لیے فرشتے کا نزول 71
- دین کے طالب علم کے لیے فرشتوں کا نزول 72
- قرب قیامت مکہ اور مدینہ کے مومنوں کے لیے فرشتوں کا نزول 73
- فکر آخرت اور ذکر الٰہی میں مشغول افراد کے لیے فرشتوں کا نزول 74

باب دوم

وہ اشخاص کہ جن پر فرشتوں کا نزول ہوا

- سیدہ مریم ؑ کے لیے فرشتوں کا نزول 79
- سیدہ خدیجہ الکبریٰ ؓ کے لیے فرشتوں کی آمد 82
- سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کے لیے جبریل ؑ کا نزول 84
- سیدہ حفصہ ؓ کے لیے جبریل امین ؑ کا نزول 86
- سیدہ فاطمہ ؓ اور حسن و حسین ؓ کے لیے فرشتوں کا نزول 86
- حضرت ابی بن کعب ؓ کے لیے جبریل ؑ کا نزول 88
- حضرت حارثہ بن نعمان ؓ کے لیے جبریل ؑ کا نزول اور سلام 89
- حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے لیے جبریل ؑ کا نزول 90
- سیدنا ابوبکر و علی ؓ کے لیے فرشتوں کا نزول 91
- سیدنا سعد بن معاذ ؓ کے لیے ستر ہزار فرشتوں کا نزول 92
- حضرت عبداللہ ؓ کے لیے فرشتوں کا اپنے پروں سے سایہ 94
- ایک صحابی کے لیے تیسرے آسمان کے فرشتے کی مدد 95
- سیدنا حمزہ اور سیدنا حنظلہ ؓ کے لیے فرشتوں کا نزول 96
- حضرت حسان ؓ کی مدد کے لیے جبریل ؑ کا نزول 97
- مقتل میں تکلیف آئے تو ''بسم اللہ'' کہنے پر فرشتوں کا نزول 102
- حضرت سعد ؓ کے سامنے جبریل اور میکائیل ؑ کا نزول 104

- غزوۂ بدر کے لیے فرشتوں کا نزول 105
- غزوۂ بنی قریظہ و احزاب والوں کے لیے فرشتوں کا نزول 108
- غزوۂ حنین والوں کے لیے فرشتوں کا نزول 111
- اہل شام کے لیے فرشتوں کا نزول 112
- اہل بقیع کے لیے جبریل امین علیہ السلام کا نزول 113

باب سوم

وہ اعمال کہ جن کی نحوست سے فرشتے دور بھاگیں

- جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے 119
- گھر میں چرند پرند کی تصاویر لگانے سے بھی فرشتے نہیں آتے 122
- جس قافلہ میں گھنٹی یا کتا ہو اس میں فرشتے نہیں ہوتے 123
- کافر کی لاش، نشئی، جنبی اور خلوق خوشبو لگانے والے سے فرشتوں کی دوری 124
- جھوٹ بولنے سے فرشتے دور چلے جاتے ہیں 126

* * *

مسنون خطبہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

”بلاشبہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ ہم اسی کی تعریف کرتے، اسی سے مدد مانگتے اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ دھتکار دے اسے کوئی راہ راست پر نہیں لا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

”حمد وصلوٰۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ کی کتاب اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام امور میں سے برے کام (دین میں) خود ساختہ (بدعت والے) کام ہیں، ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔“

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ○ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ○

"اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔ لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، (پھر) اس سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے (بچو)۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی اور کھری) بات کہو۔ اللہ تمہارے اعمال سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، یقیناً اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔"

◆

① ((مسلم: الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث ٨٦٨ و ٨٦٧، والنسائي [illegible] ٣٢٧٨))

② ((رواه الأربعة وأحمد والدارمي [illegible] والبغوي في شرح السنة [illegible] مشكاة مع تعليقات الألباني، النكاح، باب إعلان النكاح — وقال الألباني: حديث صحيح))

تنبیہات

- صحیح مسلم، سنن نسائی اور مسند احمد میں ابن عباس اور ابن مسعود ﷺ کی حدیث میں خطبہ [illegible] ((ان الحمد لله)) سے ہے [illegible] ((الحمد لله)) کی بجائے ((ان الحمد لله)) کہنا چاہیے۔
- [illegible] (([illegible])) کے الفاظ صحیح حدیث میں موجود نہیں ہیں۔
- یہ خطبہ [illegible] وعظ و ارشاد [illegible] کے موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ اسی لیے [illegible] حاجت کہتے ہیں [illegible] حاجت [illegible] بیان کرے۔

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے، ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو بلکہ اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیے گئے ہو۔" (حم سجدہ: ۳۰)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو بشارت دی ہے جو ایمان لانے کے بعد اللہ کے دین پر ڈٹ جاتے ہیں، پھر آندھیاں چلیں، طوفان آجائیں۔ لیکن دنیا کی کوئی طاقت ان کے پائے استقامت کو لغزش نہیں دے پاتی۔

زیر نظر کتاب "**اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں**" محترم بھائی ابو الریان نعیم الرحمن کی بہترین کاوش ہے۔ انہوں نے اس میں ایسے اعمال اور افراد کا تذکرہ کتاب و سنت کی روشنی میں کیا ہے۔ کہ جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے اترتے ہیں۔ آخری باب میں ان لوگوں کا

تذکرہ بھی ہے، کہ جن کی بداعمالیوں کی وجہ سے رحمت کے فرشتے دور ہو جاتے ہیں۔ ہو بھائی نے بہت محنت کر کے کتاب کو مرتب کیا۔ اور ملک کے ممتاز علماء جن میں ابو الحسن مبشر احمد ربانی اور مفتی اصغر حازم ﷾ نے کتاب کو پڑھا اور توثیق فرمائی۔

دارالاندلس کے رفیق ابو عمر اشتیاق بھائی نے اس پر مزید محنت کی۔ بالآخر فائل پروف حافظ عبدالسلام بن محمد ﷾ کی خدمت میں بھیجا گیا انہوں نے مکمل کتاب پڑھنے کے بعد اس کو بہت سراہا اور تعریفی کلمات کہے، جو مولف کے لیے ایک اعزاز ہیں۔ وللہ الحمد دارالاندلس کی طرف سے یہ تحفہ قبول فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ شرف قبول عطا فرمائے۔ آمین

محمد سیف اللہ خالد
مدیر "دارالاندلس"
۸ محرم ۱٤۲٦ھ

پیش لفظ

انسان اپنی ضروریات، خواہشات اور حاجات کو پورا کرنے کے لیے دنیاوی اور ظاہری اسباب پر اعتماد کرتا ہے مگر بے حد کوشش کے باوجود اپنی خواہشات کو پورا نہیں کر پاتا، اپنی چاہت کو پورا کرنے کے لیے ہر دنیاوی طریقہ آزماتا ہے لیکن اس کی چاہت دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ آدم علیہ السلام کا بیٹا مصائب اور مشکلات میں گھرا ہوا ہے اور ان مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کتنی ہی سعی کرتا ہے، لیکن اس کی الجھنیں اسی طرح برقرار رہتی ہیں۔ بھٹکا ہوا بندہ دردر کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے، کبھی کسی آستانے پر، تو کبھی کسی درگاہ پر اور کبھی کسی بڑے عہدے پر فائز انسان تک رسائی کرتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی مشکلات کے حل کے لیے کسی صالح انسان سے دعا کرواتا ہے۔ دعا کرانا جائز ہے، لیکن وہ ایسے طریقے نہیں اپناتا، جن کے اپنانے سے نہ صرف اس کی ضروریات پوری ہوتی ہیں بلکہ اس کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جاتی ہیں۔ ان طریقوں میں سرفہرست وہ اعمال صالحہ ہیں جن کے کرنے سے عرش کریم کا رب خوش ہو کر اپنے مقرب فرشتوں کو انسان کا معاون بنا کر نازل فرما دیتا ہے۔ یہ معاونت مختلف صورتوں میں ہو سکتی ہے۔

❶ ایمان والوں کے لیے دعا کرنا۔
❷ ان کی سفارش کرنا۔
❸ ان سے اللہ کے لیے دوستی کرنا اور مشکل مراحل میں ان کا ساتھ دینا۔
❹ انھیں غم اور پریشان کن حالات میں تسلی دینا۔

- رحمت اور سکینت سمیت انھیں ڈھانپ لینا اور ان کا محافظ بن جانا وغیرہ صورتیں شامل ہیں۔

رحمت کے فرشتے ہر شخص کے لیے نازل نہیں ہوتے اور نہ وہ کسی عام شخص کے معاون بنتے ہیں، بلکہ وہ تو کسی خاص شخصیت کے لیے اللہ سبحانہ کی مرضی سے نازل ہوتے ہیں اور ان کا نزول اسی کے لیے ہوتا ہے، جس کے لیے اللہ مالک الملک کی خوشنودی ہو۔ فرشتے اپنی زبان پر وہی بات لاتے ہیں جس کے بولنے کی انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہو اور وہ تو صرف وہی عمل کرتے ہیں جس کے کرنے کی اللہ رب العزت کی طرف سے منظوری حاصل ہو چکی ہو۔ ان کا بولنا اور نازل ہونا صرف اسی کے لیے ہوتا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہو اور وہ تو صرف وہی عمل کرتے ہیں، جو اللہ رحیم و کریم کو پسند ہو۔ اس حقیقت کو خود رب کریم نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ○ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ○ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ○ ﴾
[الانبیآء: ۲۶۔ ۲۸]

''انھوں نے کہا رحمن نے اپنے لیے اولاد بنائی ہے، اس کی ذات پاک ہے، بلکہ وہ تو اس کے معزز بندے ہیں، وہ کسی بات میں اللہ تعالیٰ پر سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم پر کاربند رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے آگے پیچھے کے تمام امور سے واقف ہے، وہ کسی کی کبھی سفارش نہیں کرتے سوائے ان کے جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو، وہ تو خود ہیبت الٰہی سے لرزاں و ترساں ہیں۔''

ان آیات کی تفسیر میں امام شوکانی رحمہ اللہ اپنی تفسیر فتح القدیر میں رقمطراز ہیں:

''وہ فرشتے اپنی مرضی سے کوئی بات نہیں کہتے، حتی کہ خود اللہ تعالیٰ انھیں حکم کرتا ہے، یہ دلیل ہے ان کی کمال اطاعت اور مطیع ہونے پر۔ کیونکہ وہ کوئی عمل کرتے ہیں اور نہ کوئی بات کہتے ہیں، مگر اسی کے حکم سے۔''①

فرشتوں کے نزول کی اہمیت اور عظمت کو اجاگر کرنے والی باتوں میں سے ایک بات وہ بھی ہے جسے امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''مسند احمد'' میں نقل فرمایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

« اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ عِنْدَ نَاسٍ قَالَ: اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَ تَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ » ②

''بے شک نبی کریم ﷺ جب لوگوں کے ہاں روزہ افطار فرماتے تو اسے یہ دعا دیتے: « اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَ تَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ » ''روزہ دار تمھارے ہاں روزہ افطار کرتے رہیں، نیک لوگ تمھارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمھارے ہاں نازل ہوتے رہیں۔''

یہ حدیث فرشتوں کے نزول کی اہمیت کو واضح کرنے والی ہے۔ اب فرشتوں کے نزول کی سعادت سے آگاہ ہو جانے کے بعد کون اس کارِ خیر سے پیچھے رہے گا۔

بندہ ضعیف اپنے خالق و مالک کا شکرگزار ہے کہ جس کی توفیق سے اس موضوع پر کام کا آغاز ہوا۔ تو اب اسی سے التجا ہے کہ اس کام کو عوام الناس کے لیے نافع بنائے اور اس معمولی سی کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ رب کریم سے یہ بھی دعا ہے کہ وہ میرے والدین گرامی قدر پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے کہ انھوں نے میری تربیت کرنے کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ « رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا »

---

① فتح القدير: ٤/٤٠٤، ٤٠٥۔

② مسند احمد: ٣/٢٠١۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحيح الجامع الصغير: ٤٦٧٧۔

میں اپنے معزز اساتذہ کرام شیخ مفتی محمد اصغر عازم حفظہ اللہ، شیخ محمد اسماعیل بلوچ حفظہ اللہ اور فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اپنے قیمتی وقت سے فرصت نکال کر کتاب کو پڑھا اور اس کی توثیق فرمائی۔ اللہ ان کے علم و عمل میں برکت فرمائے اور انھیں نفع دینے والی صحت عطا فرمائے۔ محمد انور بلوچ اور رانا محمد آصف خان کا شکر گزار ہوں کہ کتاب کی تیاری میں ان کے قیمتی مشورے اور تعاون شامل حال رہا۔ اللہ ان کے علم و عمل میں برکت فرمائے۔ (آمین!)

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَتْبَاعِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

ابوالریان نعیم الرحمن

چیچہ وطنی، ساہیوال

باب اول

وہ اعمال

کہ جن کی ادائیگی پر فرشتے اتر آئیں

وہ اعمال

کہ جن کی ادائیگی پر فرشتے اتر آئیں

باوضو سونے والے کے لیے فرشتے کا نزول

جن خوش نصیب لوگوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو حالت طہارت میں سوتے ہیں۔ یہ رات کو سونے کے لیے جب بستروں پر آتے ہیں تو باوضو ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے وضو کے سبب ان کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے، جو ان کے ساتھ رات بسر کرتا ہے۔ وہ جب بھی رات کو کروٹ بدلتے ہیں تو مقرر کردہ فرشتہ ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« طَهِّرُوْا هٰذِهِ الْأَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللّٰهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَبِيْتُ طَاهِرًا إِلَّا بَاتَ مَعَهُ فِيْ شِعَارِهِ مَلَكٌ لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا » ①

---

① الترغيب و الترهيب، كتاب النوافل، الترغيب في ان ينام الإنسان طاهرا، ۱/ ۴۰۸، ۴۰۹۔ حافظ منذری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ صحیح الجامع الصغیر: ۳۹۳۶۔

”ان جسموں کو پاک کرو، اللہ تعالیٰ تمھیں پاکیزگی عطا فرمائے۔ جو بندہ بھی طہارت کی حالت میں سوئے، یقیناً ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات بسر کرتا ہے۔ جب بھی وہ شخص رات کے کسی وقت کروٹ بدلتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: ”اے اللہ! اپنے بندے کو معاف فرما، یقیناً وہ باوضو سویا تھا۔“

اس کے علاوہ جب ایسا شخص بیدار ہوتا ہے تو تب بھی نازل ہونے والا فرشتہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ اس کی دلیل سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِيْ شِعَارِهِ مَلَكٌ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا » ①

”جو شخص باوضو سوئے تو اس کے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہے، جب بھی وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: ”اے اللہ! اپنے فلاں بندے کو بخش دے، یقیناً وہ حالت طہارت میں سویا تھا۔“

باوضو سونے کا ایک اور فائدہ:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ » ②

”ذکر و اذکار کر کے باوضو سونے والا مسلمان رات کو بیدار ہونے پر دنیا و آخرت

---

① صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، ذكر استغفار الملك للبائت متطهرا عند استيقاظه، ۱۰۵۱۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

② سنن ابی داؤد، كتاب الادب، باب في النوم على طهارة: ۵۰۴۲۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

کی جو بھلائی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے تو وہ بھلائی اللہ اسے عطا فرما دیتا ہے۔"

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ سوال کرنے پر خواہش کو پورا کیا جائے گا، نزول الملائکہ کے ساتھ ساتھ چاہت بھی پوری ہوگی، نیز نازل ہونے والا فرشتہ اس کے لیے عظیم سعادت بھی ہے۔ طہارت کی حالت میں سونے والا اگر مرے گا تو فطرت پر مرے گا اور اگر جیے گا تو خیر پر جیے گا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تو سونے کے لیے (بستر پر) جائے تو وضو کر، جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جا اور کہہ:

« اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ » ①

"یا اللہ! میں نے اپنا نفس تیرے تابع کیا، معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا دی، رغبت، شوق اور ڈرتے ہوئے۔ تیرے سوا کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ مقام نجات، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی ﷺ پر جسے تو نے (ہماری طرف) بھیجا۔"

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دعا کے بعد فرمایا:

« فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ اِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا » ②

---

① صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب اذا بات طاهرا: ٦٣١١۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب الدعا عند النوم: ٢٧١٠۔

② مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب الدعا عند النوم: ٢٧١٠۔

"اگر تو اس رات مر گیا تو فطرت پر مرے گا (یعنی اسلام پر) اور اگر تو نے صبح کی تو تو نے بڑی خیر کو پایا۔"

اہل ذکر کی مجالس پر فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول کو پانے والے لوگوں کی دوسری قسم ان لوگوں پر مشتمل ہے جو ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا : هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ، قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ: فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟ قَالَ يَقُوْلُ: يُسَبِّحُوْنَكَ وَ يُكَبِّرُوْنَكَ وَ يَحْمَدُوْنَكَ [يُمَجِّدُوْنَكَ] قَالَ فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِيْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ. قَالَ فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَ اَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَ اَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ يَقُوْلُ: فَمَا يَسْاَلُوْنِيْ؟ قَالَ يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُوْلُ: وَ هَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَا وَ اللّٰهِ يَا رَبِّ! مَا رَاَوْهَا، قَالَ يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا، كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّ اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَ اَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ: وَ هَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ

يَقُولُونَ: لَا وَ اللّٰهِ يَا رَبِّ! مَا رَأَوْهَا، قَالَ يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَ أَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَا فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَ جَلِيسُهُمْ » ①

"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کر۔ ہوئے راستوں میں گھومتے پھرتے ہیں، جب وہ کسی ایسی جماعت کو پاتے ہیں اللہ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے، تو وہ ایک دوسرے کو پکارتے ہوئے کہتے ہیں "ادھر آؤ! یہاں تمھاری حاجت (مطلوبہ چیز) ہے۔" وہ اہل مجلس کو آسمان د تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ (جب وہ وہاں سے فارغ ہو کر اللہ کے پاس جاتے ہیں تو) ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے "میرے بندے کیا کہتے تھے؟" فرشتے جواب دیتے ہیں: "وہ تیری تسبیح و تکبیر، تیری تحمید و تمجید کر رہے تھے۔" اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے: "کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟" فرشتے کہتے ہیں: "اللہ کی قسم! انھوں نے تجھے نہیں دیکھا۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟" فرمایا فرشتے عرض کرتے ہیں: "اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری اس سے بھی زیادہ عبادت کریں، اس سے بھی زیادہ تیری بزرگی اور اس سے بھی زیادہ تیری پاکیزگی بیان کریں۔" تو اللہ تعالیٰ سوال کرتا ہے: "وہ کیا مانگتے ہیں؟" فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں: "وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔" فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "کیا انھوں نے

میری جنت دیکھی ہے؟" فرمایا فرشتے عرض کرتے ہیں: "نہیں اللہ کی قسم! اے رب! انھوں نے جنت تو نہیں دیکھی۔" فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟" فرمایا فرشتے عرض کرتے ہیں: "اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کے لیے ان کی حرص اور طلب اور زیادہ شدید ہو جائے اور اس میں ان کی رغبت اور زیادہ بڑھ جائے۔" اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: "وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟" فرشتے عرض کرتے ہیں: "وہ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔" فرمایا اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: "کیا انھوں نے اسے دیکھا ہے؟" فرمایا فرشتے عرض کرتے ہیں: "نہیں اللہ کی قسم! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟" فرمایا فرشتے کہتے ہیں: "اگر وہ دیکھ لیں تو اس سے کہیں زیادہ اور دور بھاگیں اور اس سے زیادہ ڈریں۔" فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "پس میں تمھیں اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انھیں بخش دیا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے عرض کی: "(اے اللہ!) ان میں فلاں آدمی ان میں سے نہیں تھا، وہ صرف ایک کام کے لیے آیا تھا (کہ ان کے ساتھ مجلس ذکر میں بیٹھ گیا)۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "یہ اللہ کو یاد کرنے والے ایسے ہم نشیں ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بھی محروم نہیں ہوتے۔"

اس حدیث میں جہاں اہل ذکر کی فضیلت بیان کی گئی ہے وہاں ان کے ہم نشیں لوگ بھی اس عظمت میں شامل کر لیے گئے ہیں۔ گویا کہ عمدہ مجلس باعث نجات ہوتی ہے۔ اہل ذ کی شان کو مزید اجاگر کرنے والی ایک اور حدیث جسے حضرات ائمہ ترمذی، ابن ماجہ اور حا نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ أَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَ أَرْفَعِهَا فِي

---

① صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللّٰہ عزوجل: ٦٤٠٨۔

دَرَجَاتِكُمْ وَ خَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَ الْوَرِقِ وَ خَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَ يَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى » ①

”کیا میں تمھیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو تمھارے اعمال میں سب سے بہتر، تمھارے آقا و مولیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ، تمھارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا، تمھارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر، اس سے بھی بہتر کہ تم دشمن سے مقابلہ کرو اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمھاری گردنیں ماریں؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ”کیوں نہیں ضرور بتلائیے۔“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً، فُضُلًا يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَ حَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَؤُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَ صَعِدُوْا اِلَى السَّمَاءِ قَالَ: فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ، مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْاَرْضِ، يُسَبِّحُوْنَكَ وَ يُكَبِّرُوْنَكَ وَ يُهَلِّلُوْنَكَ وَ يَحْمَدُوْنَكَ وَ يَسْاَلُوْنَكَ قَالَ: وَ مَاذَا يَسْاَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا: يَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ: وَ هَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لَا اَيْ رَبِّ! قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا:

---

① جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب منه: ۳۳۷۷۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مستدرك حاكم (۱/ ۴۹۶) اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا

وَ يَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَ مِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنَنِيْ؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ! قَالَ: وَ هَلْ رَاَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا لَا قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا وَ يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَ اَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا وَ اَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا، قَالَ يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ: وَ لَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ » ①

”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومنے پھرنے والے ہیں (حفاظت کرنے والے فرشتوں سے الگ) وہ ذکر کی مجلسوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہو رہا ہو، تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ ان کے اور آسمانِ دنیا کے درمیان فاصلے کو (اپنے وجود سے) بھر دیتے ہیں، پھر جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: ”تم کہاں سے آئے ہو؟“ وہ عرض کرتے ہیں: ”ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین میں ہیں اور تیری پاکیزگی، تیری بڑائی، تیری توحید و عظمت اور تیری حمد بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔“ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: ”وہ تجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟“ وہ کہتے ہیں: ”وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔“ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: ”کیا انھوں نے میری جنت دیکھی ہے؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”نہیں اے پروردگار!“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

① صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل مجالس الذکر: ۲۶۸۹۔

''اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں: ''وہ تجھ سے پناہ بھی طلب کر رہے تھے۔'' اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: ''وہ کس چیز سے مجھ سے پناہ طلب کر رہے تھے؟'' فرشتے کہتے ہیں: ''اے پروردگار! تیری آگ سے۔'' اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: ''کیا انھوں نے میری آگ دیکھی ہے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں: ''نہیں۔'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اگر وہ میری آگ دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں: ''وہ تجھ سے بخشش بھی مانگ رہے تھے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میں نے انھیں بخش دیا، وہ جس چیز کا سوال کر رہے تھے میں نے وہ انھیں عطا کر دی اور جس چیز (آگ) سے پناہ طلب کر رہے تھے اس سے میں نے انھیں پناہ دے دی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے عرض کرتے ہیں: ''اے پروردگار! ان میں فلاں آدمی بھی تھا، وہ بہت گناہ گار بندہ ہے جو صرف وہاں سے گزرتا ہوا ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے اسے بھی بخش دیا، یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بھی محروم نہیں ہوتے۔''

ایک اور حدیث جو فرشتوں کے نزول پر دلالت کرتی ہے، اس حدیث میں بھی ذکر کرنے والوں کی شان و عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ » ①

''جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں، رحمت

ان پر چھا جاتی ہے، سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر ان لوگوں میں فرماتے ہیں جو اس کے پاس ہیں۔''

ان تین احادیث میں اہل ذکر کے فضائل اور ان کے انعامات کو بیان کیا گیا ہے۔ یعنی اللہ رب العزت کے حکم سے فرشتوں کا نازل ہونا، پھر اہل ذکر ڈھونڈنا، پھر ان پر پروں کا سایہ کرنا، پھر رحمت اور سکینت سے اہل ذکر کا مستفید ہونا، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے روبرو ان سعادت مند لوگوں کی تعریف کرنا اور پھر خود قادر و کریم کا فرشتوں کے سامنے اہل ذکر کی تعریف کرنا، یہ بہت بڑی سعادت اور عظیم کامیابی ہے۔ زمین پر بسنے والوں کی تعریف اللہ کریم آسمان کی پاکیزہ مخلوق میں کرے، یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ بہت بڑی عزت اور اعزاز کی بات ہے۔ الٰہی! ہمیں بھی توفیق عطا فرما اور اپنے مکرم بندوں میں شامل کر لے اور ان کا ساتھ نصیب فرما۔ (آمین یا رب العالمین!)

قرآن پڑھتے وقت سکینت اور فرشتوں کا اترنا

فرشتوں کے نزول سے فیض یاب ہونے والے خوش نصیبوں میں ایک قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا خوش نصیب بھی ہے۔ جس کی قراءت کو سن کر آسمان سے فرشتے اتر پڑتے ہیں۔ اس خوش نصیب کا تذکرہ امام بخاری کی صحیح بخاری میں موجود ہے۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَ فَرَسُهُ مَرْبُوْطٌ عِنْدَهُ اِذ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ، فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَ سَكَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَ كَانَ ابْنُهُ يَحْيٰى

---

① صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر: ۲۷۰۰۔

قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ، فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ! اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ » ①

"وہ رات کو سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا، اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا، اسید رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ (قراءت ختم کی) تو گھوڑا پرسکون ہو گیا۔ پھر انھوں نے پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا بدکا، جب انھوں نے خاموشی اختیار کی تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا، پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا بدکا۔ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا، وہ ڈرے کہ کہیں اسے صدمہ نہ پہنچے چنانچہ اسے اٹھا کر اپنے پاس لے آئے اور آسمان کی طرف نگاہ کی تو ایک چیز سائبان کی طرح دکھائی دی، اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ چیز غائب ہو گئی۔ صبح کو اسید رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ آنحضرت ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ابن حضیر! (اچھا ہوتا کہ) تو قراءت جاری رکھتا، ابن حضیر! (اچھا ہوتا کہ) تو قراءت کرتا رہتا۔" حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "یا رسول اللہ! میں ڈر گیا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل نہ ڈالے، وہ گھوڑے کے قریب تھا، میں نے سر اٹھا کر ادھر دیکھا پھر میں نے

---

① صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب نزول السکینۃ والملائکۃ عند قراءۃ القرآن: ۵۰۱۸، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب نزول السکینۃ لقراءۃ القرآن: ۷۹۶۔

آسمان کی طرف سر اٹھایا تو سائبان کی طرح کچھ معلوم ہوا، جیسے اس میں چراغ روشن ہوں، پھر میں باہر آ گیا یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اسید! تو جانتا ہے وہ کیا تھا؟" کہا: "نہیں!" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ فرشتے تھے جو تمھاری آواز سن کر نزدیک آ گئے تھے اور اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کو ان فرشتوں کو دوسرے لوگ بھی دیکھ لیتے، وہ ان کی نظر سے پوشیدہ نہ ہوتے۔"

قراءت قرآن سے فرشتوں کے نزول کو پانے والا ایک اور خوش نصیب

سیدنا براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُورُ وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ "①

"ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس دو لمبی رسیوں میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ اس پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گھومنے لگی اور قریب آنے لگی، اس کا گھوڑا اسے دیکھ کر بدکنے لگا، پھر جب صبح ہوئی وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ سکینت ہے جو قرآن کی برکت سے اتری ہے۔"

اس حدیث کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ جَوَازُ رُؤْيَةِ آحَادِ الْأُمَّةِ لِلْمَلَائِكَةِ، وَفِيهِ فَضِيلَةُ الْقِرَاءَةِ وَأَنَّهَا سَبَبُ نُزُولِ الرَّحْمَةِ وَحُضُورِ الْمَلَائِكَةِ، وَفِيهِ فَضِيلَةُ

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب نزول السکینۃ لقراءۃ القرآن: ۷۹۵۔

اِسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ "①

"اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت میں سے کوئی ایک فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے اور اس سے فضیلت قراءت کے سبب رحمت کا نازل ہونا، فرشتوں کا حاضر ہونا اور کان لگا کر قراءت سننا بھی ثابت ہوا۔"

مسجد میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں پر فرشتوں کا نزول

جب اللہ کے بندے اس کے گھروں (مساجد) میں جمع ہوتے ہیں اور اللہ کریم کی محبوب کتاب کو پڑھتے اور پڑھاتے ہیں تو اللہ رب العزت ان پر اپنی رحمت کے ساتھ ساتھ اپنی محبوب ترین مخلوق فرشتے بھی نازل فرما دیتے ہیں۔ کتنے خوش بخت ہیں یہ لوگ جن پر اللہ کی رحمت اور اس کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اس بات کا ثبوت صحیح مسلم میں موجود ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، وَ اللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَ يَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ،

---

① صحیح مسلم بشرحہ الکامل للنووی ۱/ ۲۶۹۔

وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَ مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ » ①

"جو شخص کسی مومن سے دنیا کی کوئی سختی دور کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا، جو شخص مفلس کو (قرض کے لیے) مہلت دے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیب چھپائے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے، جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ جو شخص دین کا علم حاصل کرنے کی راہ پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھنے اور پڑھانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوتے ہیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اترتی ہے، جو انھیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔"

سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنے والے پر فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول کی سعادت پانے والوں میں سے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو سوتے وقت اپنے بستر پر پہنچ کر آیت الکرسی کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ،

---

① صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر: ۲۶۹۹۔

فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَ قُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَ عَلَيَّ عِيَالٌ وَ لِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَ عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُودُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ، فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَ عَلَيَّ عِيَالٌ، لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَ عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ﴿ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ﴾ (البقرة: ۲۵۵) حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَ لَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ وَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! زَعَمَ أَنَّهُ

يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ ﴿ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ﴾ وَ قَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَ لَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَ كَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَ هُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُذْ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ!؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ »①

''رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکوۃ کی حفاظت میرے سپرد کی، پس ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کھانے کے غلے میں سے لپ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: ''میں یقیناً تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔'' اس نے کہا: ''میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔'' تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب میں نے صبح کی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! گزشتہ رات کو تیرے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اس نے اپنی ضرورت مندی اور عیال داری کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ آئے گا۔'' تو مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا، چنانچہ میں اس کے انتظار میں رہا، پس وہ آیا اور غلے میں سے لپ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا، میں نے کہا: ''میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔'' اس نے کہا:

---

① صحیح بخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئا ... الخ: ۲۳۱۱۔

"مجھے چھوڑ دے، میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں اور میں آئندہ نہیں آؤں گا۔" مجھے اس پر ترس آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ میں نے صبح کی اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: "اے ابوہریرہ! رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟" میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! اس نے حاجت اور عیال داری کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے، وہ پھر آئے گا۔" پس میں تیسری مرتبہ اس کے انتظار میں رہا، چنانچہ وہ آیا اور غلے میں سے لپ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: "میں ضرور تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا، تو تیسری دفعہ آ چکا ہے اور ہر مرتبہ یہی کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا لیکن پھر آ جاتا ہے۔" اس نے کہا: "مجھے چھوڑ دے، میں تجھے چند کلمات سکھا دیتا ہوں، ان کے ذریعے سے اللہ تجھے فائدہ پہنچائے گا۔" میں نے کہا: "وہ کلمات کیا ہیں؟" اس نے کہا: "جب تو اپنے بستر کی طرف سونے کے لیے جائے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر، اس کی وجہ سے صبح تک تجھ پر اللہ کی طرف سے ایک نگران مقرر رہے گا اور شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔" تو میں نے اسے چھوڑ دیا، پھر جب میں نے صبح کی، تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تیرے رات کے قیدی نے کیا کیا؟" میں نے کہا: "یا رسول اللہ! اس نے مجھے یقین دلایا کہ وہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔" آپ ﷺ نے پوچھا: "وہ کلمات کون سے ہیں؟" میں نے عرض کیا: "اس نے مجھے کہا جب تو اپنے بستر کی طرف قرار پکڑے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر (اول سے آخر تک) اور اس نے یہ بھی کہا

کہ اللہ کی طرف سے تجھ پر ایک نگران رہے گا اور صبح تک شیطان ہرگز تیرے قریب نہیں آئے گا۔" تو نبی ﷺ نے فرمایا: "آگاہ رہو! یقیناً اس نے سچ کہا حالانکہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے اور اے ابوہریرہ! کیا تو جانتا ہے کہ تین راتوں سے کس سے مخاطب رہا؟" میں نے کہا: "نہیں!" آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ شیطان تھا۔"

ایک بابرکت اور قدر والی رات میں فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول سے فیض یاب ہونے والے لوگوں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو شب قدر کی تلاش میں محو اور مگن ہو جاتے ہیں، بالآخر وہ اس عظمت اور قدر و منزلت والی رات کو ڈھونڈ لیتے ہیں۔ کتنی ہی سعادت اور عظمت کے مالک ہیں وہ لوگ جن کے نصیب میں شب قدر لکھ دی جاتی ہے اور وہ کتنے بڑے ثواب کو پا لینے والے ہیں۔ اس حقیقت کو رب کریم نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ٥ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ٥ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ٥ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ٥ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ﴾ [القدر: ۱ ـ ۵]

"یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل (کرنا شروع) فرمایا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں ہر کام انجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح الامین (جبریل) اترتے ہیں، یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور یہ سلامتی فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

”اس مبارک رات میں زمین پر نازل ہونے والے فرشتوں کی تعداد کنکریوں سے بھی بڑھ جاتی ہے۔“ ①

اس رات بکثرت فرشتوں کے نزول کی وجہ سے خاص قسم کی طمانیت وسکینت محسوس ہوتی ہے، امن وسلامتی اور قدر ومنزلت کے ساتھ ساتھ یہ رات فیصلے کی رات بھی کہلاتی ہے۔ سورۂ قدر کی تفسیر میں امام شوکانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ اسے ”لیلة الحکم“ بھی کہتے ہیں اور اس کے معنی تنگی کے بھی ہیں۔ مزید لکھتے ہیں:

” سُمِّيَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لِاَنَّ الْاَرْضَ تَضِيْقُ فِيْهَا بِالْمَلَائِكَةِ “ ②

”اس کا نام لیلۃ القدر اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس رات فرشتوں کے اترنے کی وجہ سے زمین تنگ ہو جاتی ہے۔“

اس رات کی شان کی مزید وضاحت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ » ③

”جس شخص نے حالت ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

رسول کریم ﷺ کی پیاری زوجہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں:

”اے اللہ کے رسول! یہ بتائیے اگر مجھے علم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا پڑھوں؟“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہ دعا پڑھو:

« اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ » ①

”اے اللہ! بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے اور کریم ہے، معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔“

---

① مسند احمد : ۵۱۹/۲۔ سلسلة الصحيحة : ۲۲۰۵۔ صحيح الجامع الصغير : ۵۴۷۳۔

② فتح القدير : ۴۷۶/۵۔

③ صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب من صام رمضان ايمانا و احتسابا و نية : ۱۹۰۱۔

استقامت اختیار کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا نزول

اللہ تعالیٰ سورۂ حم سجدہ میں فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴾

[حم سجدة : ۳۰]

”بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے، ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو بلکہ اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیے گئے ہو۔“

اس آیت کریمہ میں استقامت اختیار کرنے والے لوگوں کی عظمت اور شان کو بیان کیا گیا ہے۔ کڑے اور مشکل ترین حالات میں ایمان و توحید پر قائم رہنا اور اس سے انحراف نہ کرنا یہی استقامت ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ اپنی تفسیر فتح القدیر میں رقمطراز ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا، اس کی اطاعت پر قائم رہنا، اس کے علاوہ سب سے اعراض کرنا اور اسی سے تعلق جوڑنا، دنیا سے بے رغبت ہو جانا اور

---

① جامع ترمذی، كتاب الدعوات، باب فی فضل سؤال العافية و المعافاة : ۳۵۱۳۔ قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

آخرت میں رغبت کرنا، کلمۂ شہادت پر مرنے تک قائم رہنا استقامت ہے، جس میں یہ باتیں پائی جائیں، ان کے لیے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔" ①

حضرت سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: "اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی بات بتلائیں کہ آپ کے بعد کسی سے مجھے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

« قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ » ②

"کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر استقامت اختیار کر۔"

کمال صبر اور استقامت اختیار کرنا سعادت مند اور عظیم لوگوں کا کام ہے اور یہ بھی مالک کائنات کی مدد اور خاص فضل سے ممکن ہے۔ ایک اللہ والا آگ کے انگاروں پر لیٹا ہوا ہے اور اس کی زبان پر اپنے خالق کی توحید کا ترانہ ہے اور یہ خوش بخت کٹھن کڑے حالات میں بھی اپنے مالک کی یاد میں مگن ہے اور کوئی اللہ والا خون میں لت پت ہے اور تیز دھار آلہ اس کے جسم میں پیوست ہے، لیکن وہ قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ میں کامیاب ہو گیا، تو کبھی کہنے والا کہتا ہے میرے رب! میرے لیے یہ دنیاوی غم اور تکلیفیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، مجھے تو تیری جنت کا انتظار ہے۔ یہ کیونکر ہوتا ہے؟ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے ایک خاص سکینت لے کر اترتے ہیں، استقامت اختیار کرنے والے کو تسلی دیتے ہیں، وہ بے خوف اور بے غم ہو جاتا ہے، اس کا سارے کا سارا جھکاؤ اپنے رب کی طرف ہو جاتا ہے اور یوں وہ دنیاوی غموں سے بے نیاز اور بے پروا ہو جاتا ہے۔

اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں ان لوگوں کو مزید تسلی دی ہے، فرمایا:

---

① فتح القدير: ٤/ ٥١٥.

② صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب جامع اوصاف الاسلام: ٣٨.

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُـ يَحْزَنُوْنَ ﴾ [الاحقاف: ١٣]

"بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر جمے رہے تو ان پ نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

اس سے اگلی آیت میں فرمایا:

﴿ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ [الاحقاف: ١٤]

"یہ اہل جنت ہیں جو سدا اسی میں رہیں گے، ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔"

تہجد گزار کے لیے فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول سے فیض یاب ہونے والے لوگوں میں سے ایک قسم ان حضرات ہے جو رات کی گھڑیوں میں اپنے رب سے محو گفتگو ہوتے ہیں اور اس کی رضا ڈھونڈنے لیے یخ بستہ راتوں میں اس کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کے اس عمل سے اللہ تعالیٰ خوش ہو ان کے لیے اپنے معزز فرشتوں کو نازل فرماتا ہے۔ فرشتوں کے نزول پر دلالت کرنے حدیث کے راوی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ خَافَ اَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهُ وَ مَنْ طَمِعَ اَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ وَ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ: مَحْضُوْرَةٌ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ عَنْ

جَابِرٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَ ذٰلِكَ أَفْضَلُ » ①

”جسے خوف ہو کہ آخری شب میں نہ اٹھ سکے گا تو وہ اول شب میں اور جسے آرزو ہو کہ آخر شب میں اٹھے گا تو چاہیے کہ وتر آخر شب میں پڑھے، اس لیے کہ آخر شب کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے۔“ اور ابو معاویہ نے کہا: ”محضورۃ“ (معنی دونوں کا ایک ہی ہے) اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے: ”آخر رات کی قراءت ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔“

فجر اور عصر باجماعت ادا کرنے والوں پر فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول سے بہرہ ور ہونے والے سعادت مند حضرات کی ایک قسم وہ لوگ ہیں جو فجر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں۔ اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَ مَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَ يَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَ هُمْ يُصَلُّونَ، وَ أَتَيْنَاهُمْ وَ هُمْ يُصَلُّونَ » ②

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر اولہ: ۷۵۵۔

② صحیح بخاری، کتاب المواقیت، باب فضل صلاۃ العصر: ۵۵۵۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الصبح و العصر و المحافظۃ علیہما: ۶۳۲۔

”تمھارے پاس رات اور دن کو باری باری فرشتے آتے جاتے ہیں اور صبح اور عصر کی نماز میں وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں، پھر وہ فرشتے جو تمھارے پاس رات گزارتے ہیں، وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: ”تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟“ تو وہ کہتے ہیں: ”ہم انھیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر آئے ہیں اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے، تب بھی وہ نماز میں مصروف تھے۔“

صحیح ابن خزیمہ میں یہ اضافہ بھی ہے:

« فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّينِ » ①

”فرشتے کہتے ہیں: ”الٰہی! انھیں قیامت کے دن معاف فرما دینا۔“

بخاری کی اس حدیث کی تشریح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿ وَ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴾ » ②

”اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ”بے شک فجر کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے۔“

اشراق اور ظہر کی نمازیں ادا کرنے والوں پر فرشتوں کا نزول

اشراق کے پابند اور ظہر باجماعت ادا کرنے والوں کے لیے بھی فرشتوں کا نزول ہے، ان سعادت مند لوگوں پر فرشتوں کے نزول کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام مسلم

---

❶ صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلاۃ، باب ذکر اجتماع ملائکۃ اللیل و ملائکۃ فی صلاۃ العصر ... الخ: ۳۲۲۔

❷ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ: ان قرآن الفجر کان مشھودا: ۴۷۱۷

نے اپنی صحیح میں روایت فرمایا ہے۔ وہ اس حدیث کو ابو امامہ ؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ابو امامہ ؓ فرماتے ہیں کہ عمرو بن عبسہ ؓ جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں، کہتے ہیں کہ میں جاہلیت میں یقین کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں اور کسی راہ پر نہیں کیونکہ وہ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ میں نے سنا کہ مکہ میں ایک شخص بہت سی خبریں دیتا ہے تو میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا:

« فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْفِيًا، جُرَآءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ؟ قَالَ أَنَا نَبِيٌّ فَقُلْتُ: وَ مَا نَبِيٌّ؟ قَالَ أَرْسَلَنِيَ اللّٰهُ فَقُلْتُ: وَ بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَ كَسْرِ الْأَوْثَانِ وَ أَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ حُرٌّ وَ عَبْدٌ قَالَ وَ مَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُوْ بَكْرٍ وَ بِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ فَقُلْتُ: إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ: إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا، أَلَا تَرٰى حَالِي وَ حَالَ النَّاسِ؟ وَ لٰكِنِ ارْجِعْ إِلٰى أَهْلِكَ، فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي قَالَ فَذَهَبْتُ إِلٰى أَهْلِي وَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَ كُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ وَ أَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ۔ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ۔ فَقُلْتُ: مَا فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ، وَ قَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذٰلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى، فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَ

أَجْهَلُهُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ: صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ، فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ، فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ، حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَ حِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ: فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَالْوُضُوْءُ؟ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ: مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَ يَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَ فِيهِ وَ خَيَاشِيمِهِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ، وَ مَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَ فَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ، إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ: يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ! اُنْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطٰى هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَقَالَ عَمْرٌو: يَا أَبَا أُمَامَةَ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَ رَقَّ عَظْمِي وَ اقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ، وَ لَا

عَلٰی رَسُوْلِهٖ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ مَا حَدَّثْتُ بِهٖ أَبَدًا وَ لٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ »[1]

’’رسول اللہ ﷺ ان دنوں چھپے ہوئے تھے اور ان کی قوم ان کے اوپر غالب اور مسلط تھی پھر میں نے کوئی حیلہ کیا اور مکہ میں داخل ہوا اور آپ ﷺ سے عرض کی: ’’آپ (ﷺ) کون ہیں؟‘‘ آپ نے فرمایا: ’’میں نبی ہوں۔‘‘ میں نے عرض کیا: ’’نبی کسے کہتے ہیں؟‘‘ فرمایا: ’’مجھے اللہ نے پیغام دے کر بھیجا ہے۔‘‘ میں نے کہا: ’’آپ کو کیا پیغام دیا گیا ہے؟‘‘ فرمایا: ’’مجھے پیغام دیا گیا ہے ناتے داروں سے نیکی کرنے کا اور بتوں کو توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا۔‘‘ میں نے آپ ﷺ سے عرض کی: ’’اس دین پر آپ (ﷺ) کے ساتھ کون ہے؟‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’آزاد اور غلام۔‘‘ راوی نے کہا: ’’ان دنوں آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ تھے جو آپ ﷺ پر ایمان لا چکے تھے۔‘‘ پھر میں نے عرض کیا: ’’میں آپ ﷺ کا ساتھ دینا چاہتا ہوں۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ان دنوں یہ تم سے نہ ہو سکے گا۔ کیا تم میرا اور میرے اصحاب کا حال نہیں دیکھتے؟ تم اپنے گھر لوٹ جاؤ، پھر جب سنو کہ میں غالب آ گیا ہوں تو میرے پاس آنا۔‘‘ انھوں نے کہا کہ میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آ گئے، میں اپنے گھر میں لوگوں سے خبر لیتا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا۔ جب آپ ﷺ مدینے میں آئے اور ایک قافلہ مدینے سے میرے پاس آیا تو میں نے اس سے پوچھا: ’’اس صاحب نے کیا کیا جو مدینے میں

آئے ہیں؟‘‘ انھوں نے کہا: ’’لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں، ان کی قوم نے انھیں مار ڈالنا چاہا مگر وہ کچھ نہ کر سکے۔‘‘ پھر میں مدینہ آیا اور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا: ’’اے اللہ کے رسول! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہاں! تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے۔‘‘ میں نے کہا: ’’جی ہاں!‘‘ پھر میں نے عرض کیا: ’’اے اللہ کے نبی! مجھے بتائیے جو اللہ نے آپ کو سکھایا اور میں نہیں جانتا اور مجھے نماز کے بارے میں خبر دیجیے؟‘‘ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ’’صبح کی نماز پڑھو، پھر نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو اور بلند ہو جائے، اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اسے سجدہ کرتے ہیں، پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو نماز پڑھو کہ اس وقت کی نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے۔ یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے (سورج ڈھل جائے) پھر نماز پڑھو، اس لیے کہ اس نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے۔ یہاں تک کہ تم عصر پڑھو پھر رکے رہو یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے، اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔‘‘ پھر میں نے عرض کیا: ’’اے اللہ کے نبی! اب وضو کا طریقہ بھی بیان فرمایئے؟‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے جو شخص وضو کا پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں ڈالے اور ناک جھاڑے تو اس عمل سے چہرہ، منہ اور نتھنوں کے سب گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ منہ دھوتا ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کی داڑھی کے کناروں سے پانی کے (قطروں کے) ساتھ گرتے جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے، تو

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب اسلام عمرو بن عبسۃ: ۸۳۲۔

دونوں ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں، پھر مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ، اس کی بالوں کی نوکوں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں، پھر دونوں پاؤں دھوتا ہے ٹخنوں تک، تو دونوں پیروں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور اس نے نماز پڑھی اور تعریف کی اللہ کی اور خوبیاں بیان کیں اور بڑائی کی اس کی جو اس کی شان کو لائق ہے اور اپنے دل کو خاص اسی کے لیے اس کے غیر سے خالی کیا تو وہ بے شک اپنے گناہوں سے ایسا صاف ہوگیا گویا اس کی ماں نے آج ہی اسے جنا ہے۔" پھر یہ حدیث عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے ابوامامہ سے بیان کی، جو صحابیٔ رسول تھے تو انھوں نے کہا: "اے عمرو بن عبسہ! دیکھو تم کیا کہتے ہو، کہیں ایک جگہ (یعنی ایک عمل سے) آدمی کو اتنا ثواب مل سکتا ہے (تمھارے بیان میں فرق ہے)؟" تب عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اے ابوامامہ! میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میری ہڈیاں گل گئیں اور میں موت کے کنارے پہنچ چکا ہوں، پھر مجھے کیا ضرورت جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھوں، اگر میں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے ایک، دو یا تین یا سات بار بھی سنتا تو کبھی بیان نہ کرتا مگر میں نے اس سے بھی زیادہ بار (اس حدیث کو) سنا ہے۔"

جمعہ کے لیے اول وقت آنے والوں پر فرشتوں کا نزول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَ مَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ » ①

"جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے پہلے اور اس کے بعد آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں۔ پہلی گھڑی میں آنے والے کا ثواب اس شخص کے برابر ہے جس نے اللہ کی راہ میں اونٹ کی قربانی کی۔ دوسری گھڑی میں آنے والے کا ثواب گائے کی قربانی کا، تیسری گھڑی میں آنے والے کا ثواب مینڈھے کی قربانی جتنا ہے، پھر جیسے مرغی صدقہ کی، پھر جیسے انڈا صدقہ کیا، پھر جب امام منبر پر آجاتا ہے تو فرشتے رجسٹر سمیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔"

اس حدیث سے نزول ملائکہ کے ساتھ ساتھ جمعہ اور جمعہ ادا کرنے والوں کی عزت اور شان کو بیان کیا گیا ہے، نیز ان سعادت مند حضرات کے لیے باعزت ملائکہ کو پابند کیا گیا ہے۔ جہاں دنیا میں یوم جمعہ اہل ایمان کے لیے خوشی اور سعادت کا باعث ہے وہاں یہی جمعہ انہی خوش بخت لوگوں کے لیے جنت میں بھی عزت و افتخار اور خوشی و شادمانی کا دن ہوگا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« أَتَانِي جِبْرِيلُ وَ فِي يَدِهِ كَهَيْئَةِ الْمِرْآةِ الْبَيْضَاءِ، فِيهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ يَا جِبْرِيلُ!؟ قَالَ: هٰذِهِ الْجُمُعَةُ، بَعَثَ بِهَا رَبُّكَ إِلَيْكَ تَكُونُ عِيدًا لَكَ وَ لِأُمَّتِكَ بَعْدَكَ، فَقُلْتُ: مَا لَنَا فِيهَا؟ فَقَالَ: لَكُمْ

---

① صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الاستماع الی الخطبة: ۹۲۹۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التهجير يوم الجمعة: ۸۵۰ سے قبل۔

خَيْرٌ كَثِيرٌ، أَنْتُمُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. فَقُلْتُ : مَا هٰذِهِ النُّكْتَةُ السَّوْدَاءُ؟ قَالَ : هٰذِهِ السَّاعَةُ، تَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْأَيَّامِ، وَ نَحْنُ نُسَمِّيهِ يَوْمَ الْمَزِيدِ، قُلْتُ : يَاجِبْرِيلُ! مَا الْمَزِيدُ ؟ قَالَ : ذٰلِكَ أَنَّ رَبَّكَ اتَّخَذَ فِي الْجَنَّةِ وَادِيًا أَفْيَحَ مِنْ مِسْكٍ أَبْيَضَ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ يَهْبِطُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَنْ عَرْشِهِ إِلَى كُرْسِيِّهِ، وَ حُفَّ الْكُرْسِيُّ بِمَنَابِرَ مِنْ نُورٍ فَجَلَسَ عَلَيْهَا النَّبِيُّونَ، وَ حُفَّتِ الْمَنَابِرُ بِكَرَاسِيَّ مِنْ ذَهَبٍ فَجَلَسَ عَلَيْهَا الشُّهَدَاءُ، وَ يَهْبِطُ أَهْلُ الْغُرَفِ مِنْ غُرَفِهِمْ، فَيَجْلِسُونَ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ، لَا يَرَوْنَ لِأَهْلِ الْكَرَاسِيِّ وَالْمَنَابِرِ عَلَيْهِمْ فَضْلًا فِي الْمَجْلِسِ، وَ يَبْدُو لَهُمْ ذُو الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ، فَيَقُولُ : سَلُونِي، فَيَقُولُونَ : نَسْأَلُكَ الرِّضَا يَا رَبِّ! فَيَقُولُ : رِضَايَ أَحَلَّكُمْ دَارِي، وَ أَنَالَكُمْ كَرَامَتِي، ثُمَّ يَقُولُ: سَلُونِي، فَيَقُولُونَ بِأَجْمَعِهِمْ: نَسْأَلُكَ الرِّضَا، فَيُشْهِدُهُمْ عَلَى الرِّضَا، ثُمَّ : سَلُونِي، فَيَسْأَلُونَهُ حَتَّى يَنْتَهِيَ كُلُّ عَبْدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ يَفْتَحُ عَلَيْهِمْ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ »①

"میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور ان کے ہاتھ میں سفید شیشے کی طرح کوئی چیز تھی، لیکن اس میں ایک سیاہ نکتہ تھا، میں نے سوال کیا: "اے جبریل! یہ کیا ہے؟" اس نے جواب دیا: "یہ جمعہ کا دن ہے، اللہ تعالیٰ اسے آپ ﷺ کے لیے بھیجا

ہے تا کہ یہ آپ کے لیے اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لیے عید ہو۔" میں نے کہا: "اس میں ہمارے لیے کیا ہے؟" تو اس نے جواب دیا: "تمھارے لیے اس میں بہت زیادہ خیر ہے، تم (دنیا میں) سب سے آخر میں ہو لیکن آخرت میں تم سب سے پہلے ہو اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو مسلمان بھی اس کو نماز کی حالت میں پالیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کسی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہ بھلائی اسے ضرور عطا کر دیتے ہیں۔" پھر میں نے سوال کیا: "یہ سیاہ نکتہ کیا چیز ہے؟" تو اس نے کہا: "یہ قیامت کا دن ہے جو جمعہ ہی کو آئے گی، جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے۔ ہم اس دن کو (عالم بالا میں) "المزید" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔" میں نے کہا: "اے جبریل! "المزید" کیا ہے؟" اس نے جواب دیا: "اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک سفید کستوری کی بہت کشادہ وادی بنائی ہے، جب جمعہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے کرسی کی طرف آتے ہیں۔ کرسی کے ارد گرد نور کے منبر رکھ دیے جاتے ہیں جن پر انبیاء علیہم السلام بیٹھ جاتے ہیں اور نور کے منبروں کے ارد گرد سونے کی کرسیاں رکھ دی جاتی ہیں جن پر شہید بیٹھ جاتے ہیں، پھر بالا خانوں والے اپنے بالا خانوں سے نیچے اترتے ہیں اور کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھ جاتے ہیں (ایک حدیث میں اہل غرفہ کی حوریں ہیں) وہ اہل الکرسی (یعنی شہداء) اور اہل المنابر (یعنی انبیاء) کے بیٹھنے میں خود پر فضیلت پر حسد نہیں کرتے، پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے: "تم مجھ سے کوئی سوال کرو۔" وہ کہتے ہیں: "اے ہمارے رب! ہم تیری رضا چاہتے ہیں۔" تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "میری رضا نے تم کو میرے گھر میں اتارا ہے اور میری کرامت نے تم کو پالیا ہے۔" پھر اللہ تعالیٰ کہے گا: "مجھ سے سوال کرو۔" وہ سب کے سب

---

① المعجم الاوسط: ٦٧١٧۔ مجمع الزوائد: ١٠/ ٤٢١۔ ابو یعلیٰ الموصلی: ٧/ ٢١٩۔

کہیں گے: ''ہم تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتے ہیں۔'' پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رضا پر گواہ بنائے گا پھر کہے گا: ''تم مجھ سے سوال کرو۔'' پھر وہ اللہ سے سوال کریں گے حتیٰ کہ ہر ایک اپنی خواہش کا سوال کر دے گا پھر اللہ تعالیٰ ان کے لیے ظاہر کرے گا وہ چیز جسے کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا ہوگا۔"

جمعہ اور جمعہ کی پابندی کرنے والوں کی قیامت کے دن امتیازی شان ہوگی، اس امتیازی شان کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سب دنوں کو قیامت کے دن ان کی اصلی شکل کے مطابق اٹھائے گا البتہ جمعہ کے دن کو چمکتا ہوا اور روشن بنا کر اٹھائے گا۔ جس طرح دلہن کو سہیلیاں رخصتی کے وقت گھیر لیتی ہیں اسی طرح جمعہ ادا کرنے والے اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور جمعہ ان کا راستہ روشن کرے گا، جس کی روشنی میں وہ چل رہے ہوں گے، ان لوگوں کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو کستوری کی طرح مہک رہی ہوگی اور وہ کافور کے پہاڑوں سے گزر رہے ہوں گے، جن و انس ان کا نظارہ کریں گے۔ یہ لوگ خوشی اور حیرانی کی وجہ سے پیچھے نہیں دیکھ پائیں گے حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے اس مرتبے کو کوئی نہیں پہنچ سکے گا سوائے ان لوگوں کے جو اللہ کی رضا کی خاطر اذان کی ذمہ داری ادا کرتے ہیں۔'' ①

---

① المستدرک الحاکم، کتاب الجمعة، ۲۷۷/۱۔ امام حاکم اور امام ذهبی رحمہما اللہ نے اسے صحیح قرار دیا هے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا هے۔ صحیح الجامع الصغیر ۱۸۷۲۔

مولائے کریم سے التجا ہے کہ وہ ہمیں جمعہ وقت پر ادا کرنے اور پھر جمعہ کی مبارک گھڑی کو پانے کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت میں یوم جمعہ کو ہمارے لیے شادمانی بنائے اور اپنی رضامندی عطا فرمائے اور جمعہ کو ہمارے لیے روشنی بنا دے۔ (آمین یا رب العالمین!)

بیابان میں اذان و اقامت کہہ کر تنہا نماز پڑھنے والے پر فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول کی سعادت پانے والوں میں ایک سعادت مند وہ شخص ہے جس پر چٹیل میدان، صحرا یا جنگل میں نماز کا وقت آ جائے اور وہ وضو کرنے کے بعد اذان اور اقامت کہہ کر نماز ادا کرے، تو کثیر تعداد میں فرشتے اس کے مقتدی بن جاتے ہیں۔ یہ اس کی اللہ کے ساتھ محبت ہے، جس کا اسے ثمرہ ملتا ہے۔ اس حقیقت کو امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''المصنف'' میں بیان کیا ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« إِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِأَرْضٍ قِيٍّ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَتَوَضَّأْ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ مَاءً فَلْيَتَيَمَّمْ فَإِنْ أَقَامَ صَلَّى مَعَهُ مَلَكَاهُ وَإِنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ صَلَّى خَلْفَهُ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰهِ مَا لَا يُرٰى طَرَفَاهُ » ①

''جب کوئی شخص جنگل میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وضو کر لے، اگر پانی موجود نہ ہو تو تیمم کر لے، پھر اگر اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے دونوں فرشتے (کراماً کاتبین) بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اگر اذان اور اقامت

---

① الترغیب و الترهیب، کتاب الصلوٰة، الترغیب فی الاذان و ما جاء فی فضله ۱۸۳/۱۔

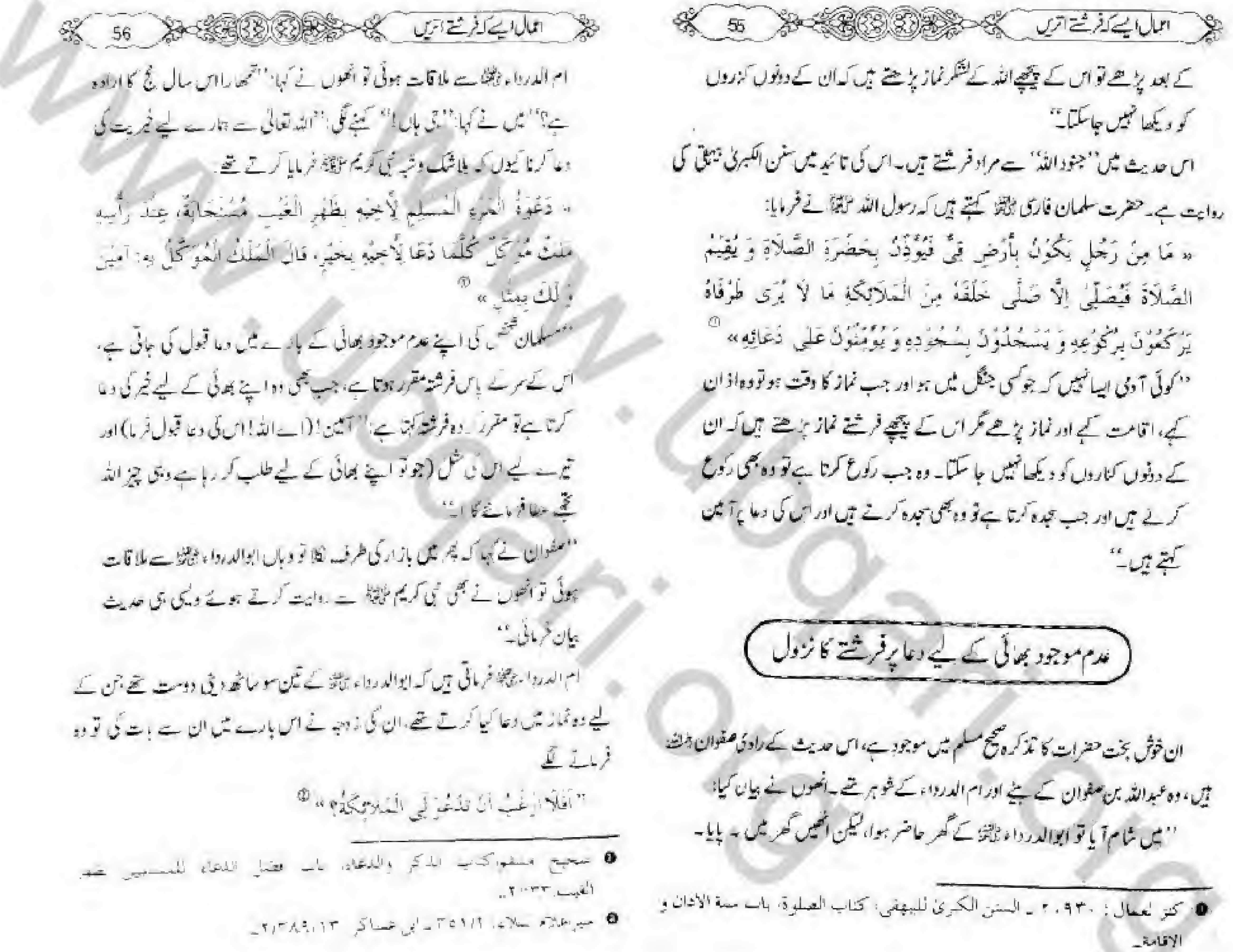

کے بعد پڑھے تو اس کے پیچھے اللہ کے لشکر نماز پڑھتے ہیں کہ ان کے دونوں کناروں کو دیکھا نہیں جا سکتا۔"

اس حدیث میں "جنود اللہ" سے مراد فرشتے ہیں۔ اس کی تائید میں سنن الکبری بیہقی کی روایت ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ بِأَرْضٍ قِيٍّ فَيُؤَذِّنُ بِحَضْرَةِ الصَّلَاةِ وَ يُقِيمُ الصَّلَاةَ فَيُصَلِّي إِلَّا صَلَّى خَلْفَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَا لَا يُرَى طَرْفَاهُ يَرْكَعُونَ بِرُكُوعِهِ وَ يَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ وَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى دُعَائِهِ » ①

"کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جو کسی جنگل میں ہو اور جب نماز کا وقت ہو تو وہ اذان کہے، اقامت کہے اور نماز پڑھے مگر اس کے پیچھے فرشتے نماز پڑھتے ہیں کہ ان کے دونوں کناروں کو دیکھا نہیں جا سکتا۔ وہ جب رکوع کرتا ہے تو وہ بھی رکوع کرتے ہیں اور جب سجدہ کرتا ہے تو وہ بھی سجدہ کرتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔"

عدم موجود بھائی کے لیے دعا پر فرشتے کا نزول

ان خوش بخت حضرات کا تذکرہ صحیح مسلم میں موجود ہے، اس حدیث کے راوی صفوان رحمہ اللہ ہیں، وہ عبداللہ بن صفوان کے بیٹے اور ام الدرداء کے شوہر تھے۔ انھوں نے بیان کیا:

"میں شام آیا تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے گھر حاضر ہوا، لیکن انھیں گھر میں نہ پایا۔

---

① کنز العمال: ۲۰۹۳۰۔ السنن الکبریٰ للبیهقي: کتاب الصلوة، باب سنة الأذان و الإقامة۔

ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا: "تمھارا اس سال حج کا ارادہ ہے؟" میں نے کہا: "جی ہاں!" کہنے لگی: "اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے خیریت کی دعا کرنا کیونکہ بلاشک و شبہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔

« دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ » ①

"مسلمان شخص کی اپنے عدم موجود بھائی کے بارے میں دعا قبول کی جاتی ہے، اس کے سر کے پاس فرشتہ مقرر ہوتا ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے خیر کی دعا کرتا ہے تو مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے: "آمین! (اے اللہ! اس کی دعا قبول فرما) اور تیرے لیے اس کی مثل (جو تو اپنے بھائی کے لیے طلب کر رہا ہے وہی چیز اللہ تجھے عطا فرمائے گا)۔"

"صفوان نے کہا کہ پھر میں بازار کی طرف نکلا تو وہاں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ویسی ہی حدیث بیان فرمائی۔"

ام الدرداء رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے تین سو ساٹھ دینی دوست تھے جن کے لیے وہ نماز میں دعا کیا کرتے تھے، ان کی زوجہ نے اس بارے میں ان سے بات کی تو وہ فرمانے لگے

"أفلا أرغب أن تدعو لي الملائكة؟" ②

---

① صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب: ۲۷۳۳۔

② سیر أعلام النبلاء: ۳۵۱/۲۔ ابن عساکر: ۲/۳۸۹،۱۳۔

"کیا میں اس بات کی رغبت نہ رکھوں کہ فرشتے میرے لیے دعا کریں۔"

اللہ کے لیے کسی بھائی سے ملاقات پر فرشتے کا نزول

تمام تعلقات اللہ تعالیٰ کی خاطر رکھے جائیں تو یہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اور یہ کام فرشتے کے نازل ہونے کا سبب بھی بنتا ہے۔ اس بات کی دلیل صحیح مسلم میں موجود ہے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَإِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ » ①

"ایک آدمی دوسری بستی کی طرف اپنے دینی بھائی کی ملاقات کے لیے نکلا تو اللہ تعالیٰ نے راستے میں ایک فرشتہ مقرر کر دیا۔ جب وہ اس فرشتے کے پاس پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا: "کہاں جا رہے ہو؟" اس نے کہا: "اس بستی میں اپنے بھائی کے پاس جا رہا ہوں۔" فرشتے نے پوچھا: "کیا تو نے اس پر کوئی احسان کیا ہے جسے بڑھانا چاہتا ہے؟" کہا: "نہیں، بس اتنی سی بات ہے کہ اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر میں اس سے محبت کرتا ہوں۔" فرشتے نے کہا: "میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس پیغمبر بن کر آیا ہوں، جس طرح تو نے اللہ کی رضا کی خاطر اس

سے محبت کی ہے اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت فرماتے ہیں۔"

ایک دوسری روایت میں ہے:

"قیامت کے دن اللہ کریم فرمائیں گے کہ میری بزرگی کے لیے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انھیں اپنے سایہ میں رکھوں اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں سوائے میرے سائے کے۔" ①

راہ خیر میں خرچ کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا نزول

جن سعادت مند حضرات کے لیے فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو خیر کی راہوں میں خرچ کرتے ہیں۔ اس بات کی دلیل صحیحین میں موجود ہے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُوْلُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا » ②

"کوئی دن ایسا نہیں جس میں بندے صبح کرتے ہیں مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک (دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: "اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر۔" اور دوسرا (بد دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: "اے اللہ! روکنے والے (اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے) کے نصیب میں تباہی کر۔"

فرشتوں کے نزول کی دوسری دلیل مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں موجود ہے، حضر

---

① صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب فضل الحب في الله: ٢٥٦٧۔

① صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب فضل الحب في الله: ٢٥٦٦۔

② صحیح بخاری، کتاب الزکوة، باب قول الله تعالى "فأما من أعطى واتقى" ١٤٤٢۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب في المنفق والممسك: ١٠١٠۔

ابوالدرداء ؓ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنَّ مَا قَلَّ وَ كَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَ أَلْهَى، وَ لَا آبَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ: اَللّٰهُمَّ! أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا » ①

”ہر روز طلوع آفتاب کے وقت اس کے دونوں جانب دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں اور وہ دونوں بلند آواز میں پکارتے ہیں جسے جن وانس کے علاوہ سارے زمین والے سنتے ہیں: ”اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، کفایت کرنے والا تھوڑا (مال) غافل کرنے والے زیادہ (مال) سے بہتر ہے۔“ اور غروب آفتاب کے وقت اس کی دونوں جانب دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں اور وہ دونوں بلند آواز میں پکارتے ہیں، جسے جن وانس کے علاوہ سارے زمین والے سنتے ہیں: ”اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور روکنے والے کے نصیب میں تباہی کر۔“

اے اللہ! فرشتوں کے نزول اور ان کی دعاؤں کی سعادت ہمارے نصیب میں بھی کر دے اور ہمیں دل کھول کر اپنی راہوں میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین یا رب العالمین!)

قطع رحمی کے باوجود صلہ رحمی کرنے والے پر فرشتے کا نزول

بدسلوکی کے باوجود حسن سلوک کرنے والے کے لیے فرشتہ نا صرف نازل ہوتا ہے بلکہ

---

① مسند احمد: ۵/۱۹۷۔ ابن حبان: ۳۳۲۹۔ مجمع الزوائد: ۳/۱۲۲۔

اس وقت تک اس کی مدد میں رہتا ہے جب تک وہ حسن سلوک کرتا رہتا ہے۔ ایسے خوش بخت شخص کا تذکرہ صحیح مسلم میں موجود ہے، حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی:

« يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَ يَقْطَعُونِي وَ أُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَ يُسِيئُونَ إِلَيَّ، وَ أَحْلُمُ عَنْهُمْ وَ يَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَ لَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ » ①

”اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ تحمل و بردباری کا مظاہرہ کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ نادانی سے پیش آتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا ہے تو تو گویا ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے، ان کے مقابلے میں تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا، جب تک تیرا رویہ ایسا رہے گا۔“

صحیحین کی ایک اور حدیث جس میں فرشتے کے نزول اور مدد کے علاوہ فوائد ہیں ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اپنی روزی میں فراخی اور عمر میں اضافہ چاہتا ہے تو وہ صلہ رحمی کرے۔“ ②

---

① صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها: ۲۵۵۸

② بخاری، کتاب الأدب، باب من بسط له في الرزق لصلة الرحم: ۵۹۸۵۔

مریض کی عیادت کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا نزول

وہ سعادت مند لوگ جو اپنے بیمار بھائی کی عیادت کے لیے جانے والے ہیں، ان حضرات کے اس پر خلوص عمل کو دیکھ کر اللہ کریم اپنی مقرب مخلوق فرشتوں کو ان کے لیے نازل ہونے کا حکم دیتے ہیں اور یہ فرشتے ان خوش بخت حضرات کے ساتھ چل کر بیمار تک پہنچتے ہیں۔ اس کی دلیل مسند احمد میں موجود ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

« مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا إِلَّا ابْتَعَثَ اللّٰهُ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ فِيْ أَيِّ سَاعَةِ النَّهَارِ كَانَتْ، حَتّٰى يُمْسِيَ وَ مِنْ أَيِّ سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ كَانَتْ، حَتّٰى يُصْبِحَ » ①

”جب کوئی مسلمان دن کی کسی گھڑی میں اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجتے ہیں جو شام تک اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر رات کے کسی وقت عیادت کرے تو وہ فرشتے صبح تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔“

مسند احمد کی ایک دوسری روایت جس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا

”جو صبح سویرے مریض کی عیادت کی غرض سے نکلے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور

---

❶ مسند احمد: ۱۱۸/۱۔ الشیخ شعیب الارنووط نے اسے موقوف صحیح قرار دیا ہے۔

اسے جنت میں ایک باغ عطا کیا جاتا ہے اور اگر شام کے وقت اس کی بیمار پرسی کے لیے روانہ ہو تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ سب صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اسے ایک باغ عطا کیا جاتا ہے۔“ ①

تیمارداری پر رغبت دلانے والی ایک اور روایت جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ » ②

”بے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپسی تک وہ جنت کے تازہ پھل چننے میں مصروف رہتا ہے۔“

کسی نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ”خُرْفَةُ الْجَنَّةِ“ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جَنَاهَا“ یعنی اس کے تازہ پھل چننا۔

صحیح مسلم کی ایک اور حدیث میں عیادت مریض کی اہمیت کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ؟ » ③

---

❶ مسند احمد: ۱۲۱/۱۔ الشیخ شعیب ارنووط نے اس کو موقوف صحیح قرار دیا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل عیادة المریض: ۲۵۶۸۔

❸ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل عیادة المریض: ۲۵۶۹۔

"بے شک اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائیں گے: "اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت (مزاج پرسی) نہیں کی۔" انسان کہے گا: "اے میرے رب! میں کیسے تیری عیادت کرتا جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے؟" اللہ فرمائیں گے: "کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا لیکن تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی۔ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو یقیناً تو مجھے اس کے پاس پاتا (یعنی میری رضا تجھے حاصل ہوتی)؟"

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مریض کی بیمار پرسی کا اجر وثواب اور صلہ کس قدر عظیم ہے، اللہ ہمیں اس عظمت والے عمل کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قدر دان پر فرشتے کا نزول

جب بندہ اپنے مالک کی عطا کی گئی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے، تو اللہ کریم اس کے شکر ادا کرنے کو بے حد پسند کرتے ہیں اور پھر کائنات کا رب اس بندے پر نعمت کو بڑھاتے ہیں اور اس کی قدر دانی کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراھیم: ۷)

"اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا۔"

ایک سعادت مند جس نے اپنے رب کے انعامات کی قدر دانی کی اور اس قدر دانی کا صلہ انعامات میں اضافے کے ساتھ ساتھ اسے فرشتے کے نازل ہونے کی سعادت بھی میسر آئی، اس خوش بخت کا تذکرہ صحیح مسلم میں موجود ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بنی اسرائیل میں سے تین آدمی تھے، ایک کوڑھی سفید داغ والا، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تھا، سو اللہ نے چاہا کہ انھیں آزمائے، تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا۔ وہ سفید داغ والے کے پاس آیا اور اس سے کہا: "تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے؟" اس نے کہا: "اچھا رنگ اور اچھی کھال اور یہ کہ مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے، جس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں۔" آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی گھن دور ہوئی اور اسے اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی۔ پھر فرشتے نے پوچھا: "تجھے کون سا مال پسند ہے؟" اس نے کہا: "اونٹ یا کہا گائے۔" اس حدیث کے راوی اسحاق بن عبداللہ کو شک پڑ گیا کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے، بہر حال سفید داغ والے نے یا گنجے نے، ان میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے کی خواہش کی۔ سو اسے دس ماہ کی گابھن اونٹنی دی گئی، پھر فرشتے نے دعا دی: "اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت دے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا: "تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟" اس نے کہا: "عمدہ بال اور یہ کہ یہ بیماری جاتی رہے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں۔" چنانچہ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہوئی اور اسے اچھے بال ملے۔ فرشتے نے کہا: "تجھے کون سا مال پسند ہے؟" اس نے کہا: "گائے۔" سو اس کو گابھن گائے مل گئی۔ فرشتے نے دعا دیتے ہوئے کہا: "اللہ تیرے مال میں برکت دے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا: "تجھے کون سی چیز پسند ہے؟" اس نے کہا: "یہ کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ کو بینائی دے تو میں لوگوں کو دیکھا کروں۔" آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "پھر فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اسے بینائی دے دی گئی پھر فرشتے نے کہا

"کون سا مال تجھے پسند ہے۔" اس نے کہا: "بھیڑ اور بکری۔" تو اسے گابھن بکری مل گئی۔ پھر اونٹنی، گائے اور بکری پھلی پھولیں، پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے، گنجے کی جنگل بھر گائیں ہو گئیں اور اندھے کی جنگل بھر بکریاں ہو گئیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "کچھ عرصہ بعد وہی فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اپنی پہلی صورت اور شکل میں آیا اور اس نے کہا: "میں محتاج آدمی ہوں، سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے، سو آج منزل پر پہنچنا میرے لیے ممکن نہیں سوائے اللہ کی مدد کے اور تیری مدد کے، میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھے ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اور اونٹ دیے، مجھے ایک اونٹ دے جو میرے سفر میں کام آئے۔" اس نے کہا: "مجھ پر لوگوں کے حق بہت ہیں۔" فرشتے نے کہا: "البتہ میں تجھے پہچانتا ہوں بھلا تو محتاج کوڑھی نہ تھا؟ تجھ سے لوگ گھن کھاتے تھے۔ پھر اللہ نے اپنے فضل سے تجھے یہ مال دیا۔" اس نے جواب دیا: "میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا، جو کئی پشتوں سے بڑے آدمی تھے۔" فرشتے نے کہا: "اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔" پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا، اسی صورت اور شکل میں اور اس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا تھا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے نے دیا تھا۔ فرشتے نے کہا: "اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھے ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر فرشتہ اندھے کے پاس گیا اپنی اسی شکل وصورت میں اور کہا: "میں محتاج آدمی ہوں، مسافر ہوں، سفر میں میرے سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو میرا آج منزل پر پہنچنا بغیر اللہ کی مدد اور تیری مدد کے مشکل ہے، میں تجھ سے اللہ کے نام پر جس نے تجھے آنکھ دی، ایک بکری مانگتا ہوں، وہ میرے سفر میں کام آئے گی۔" اس نے کہا: "بے شک میں اندھا تھا، اللہ نے مجھے آنکھ دی، تو لے جا ان بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے، اللہ کی قسم! آج جو چیز اللہ کی راہ میں تو لے گا، میں تجھے مشکل میں نہیں ڈالوں گا۔" فرشتے نے کہا: "اپنے مال کو اپنے پاس رکھو، تم تینوں آدمی آزمائے گئے تھے، سو تجھ سے تو اللہ راضی ہوا مگر تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔"①

توبہ کے متلاشی پر فرشتوں کا نزول

توبہ کرنے والا شخص اللہ کریم کو بے حد پسند ہے اور تائب شخص کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے، ایسے شخص کی سابقہ برائیاں بھی نیکیوں میں تبدیل کر دی جاتی ہیں۔

توبہ کرنے والوں میں سے ایک ایسے خوش بخت شخص کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جس نے تین چار یا پندرہ بیس آدمیوں کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ یہ شخص ایک سو انسانوں کا قاتل تھا۔ تو اللہ رب العزت نے اس کے دل میں اپنا ڈر ڈال دیا اور یہ شخص توبہ کے لیے تیار ہو گیا۔ توبہ کا یہ متلاشی شخص گھر سے نکلا تو اس پر موت وارد ہو گئی تو اس سعادت مند کے لیے فرشتے اتر آئے۔ اس خوش نصیب کا تذکرہ صحیحین میں موجود ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے، اس نے

---

① صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب الدنیا سجن للمؤمن و جنة للکافر: ۲۹۶۴۔ صحیح بخاری، کتاب الاحادیث الانبیاء، باب ابرص و اعمی و اقرع فی بنی اسرائیل: ۳۴۶۴۔

روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک راہب کا پتا بتایا گیا۔ وہ راہب کے پاس حاضر ہوا اور کہا: ''میں نے ننانوے (۹۹) قتل کیے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟'' راہب نے کہا: ''نہیں'' اس پر اس نے راہب کو بھی قتل کر کے سو کا عدد پورا کر دیا۔ اس نے پھر زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک عالم دین کا پتا بتایا گیا۔ اس نے عالم دین سے کہا: ''میں نے ایک سو آدمی قتل کیے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہونے کی کوئی صورت ہے؟'' عالم دین نے کہا: ''ہاں! بھلا توبہ کے اور اس کے درمیان کوئی حائل ہو سکتا ہے؟ فلاں علاقے میں چلے جاؤ، وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنی اس زمین کی طرف واپس مت آنا، یہ برائی کی زمین ہے۔'' وہ آدمی وہاں سے چل پڑا، جب ٹھیک راستے کے درمیان میں پہنچا تو اس کی موت کا وقت آ گیا، اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑ پڑے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: ''یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سچے دل سے توبہ کر کے آ رہا تھا۔'' عذاب کے فرشتوں نے کہا: ''اس نے قطعاً کوئی نیک کام نہیں کیا۔'' اب ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں ان کے پاس آیا، فرشتوں نے اس (آدمی نما فرشتے) کو اپنا فیصل بنا لیا (اس فیصلہ دینے والے) فرشتے نے کہا:

« قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ » ①

''دونوں مقامات کے درمیان کا فاصلہ ناپ لو اور جس مقام سے وہ قریب ہے اس میں اس کا شمار کر لو۔'' فرشتوں نے پورے فاصلے کو ناپا، تو جس علاقے کی طرف اس کا رخ تھا وہ قریب تر نکلا لہٰذا رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح قبض کی۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

« فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا » ①

''وہ آدمی نیک لوگوں کی بستی کے صرف ایک بالشت زیادہ قریب تھا چنانچہ اسے نیک لوگوں میں شمار کیا گیا۔''

صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے:

« فَأَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَ أَوْحَى إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَ قَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ » ②

''اللہ تعالیٰ نے برے علاقے کی زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا (لمبی ہو جا) اور نیک علاقے کی زمین کو حکم دیا کہ تو قریب تر ہو جا اور (فرشتوں کو) حکم دیا کہ ان دونوں علاقوں کا فاصلہ ناپ لو۔ چنانچہ (یہ شخص) اس نیک علاقے کی طرف ایک بالشت قریب پایا گیا تو اس کی بخشش ہو گئی۔''

کون ہے جو بندے اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کے سچے طلب گار بنائے تاکہ فرشتوں کی معاونت حاصل ہو سکے اور ان کے نزول کی سعادت ہم پا سکیں۔ توبہ کرنے والے شخص کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ » ③

صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل و ان کثر قتله: ۲۷۶۶۔ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب: ۳۴۷۰۔

---

① صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل و ان کثر قتله: ۲۷۶۶۔

② صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب: ۳۴۷۰۔

③ ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة: ۴۲۵۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

"گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے گویا اس کے ذمہ کوئی گناہ ہی نہیں۔"

توبہ سے متعلق اگر فرمان رحمٰن پڑھ لیا جائے تو وہ اس حدیث سے بڑھ کر ہے کہ گناہ بھی نیکیوں میں بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴾ (الفرقان: ۷۰)

"سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربانی کرنے والا ہے۔"

ایک سعادت مند کے جنازے کے ساتھ فرشتوں کا چلنا

ایک سعادت مند جس کے جنازے کے ساتھ فرشتے چل رہے تھے۔ یہ صحابی رسول ﷺ تھے اور یہ شخص کتنی ہی عظمت کا مالک تھا۔ جس کی خاطر اللہ کریم نے اپنے فرشتوں کو نازل فرما دیا، جو اس کی میت کے ساتھ پیدل چل رہے تھے، عہد رسالت ﷺ میں یہ منفرد نوعیت کا جنازہ تھا۔ اس خوش نصیب صحابی (ؓ) کا نہ تو نام ہی مل سکا اور نہ مزید وضاحت مل سکی۔ البتہ نزول الملائکہ کی سعادت اس کا مقدر بنی۔ اس کی دلیل سنن ابی داؤد میں موجود ہے۔

حضرت ثوبان ؓ بیان فرماتے ہیں:

« أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ وَهُوَ مَعَ الْجَنَازَةِ فَأَبَى أَنْ يَرْكَبَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّ

الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِي فَلَمْ أَكُنْ لِأَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُونَ، فَلَمَّا ذَهَبُوا رَكِبْتُ »①

"رسول اللہ ﷺ ایک جنازے کے ساتھ چل رہے تھے، سواری پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے سوار ہونے سے انکار فرما دیا، جب واپس ہوئے تو دوبارہ سواری پیش کی گئی تو آپ ﷺ سوار ہو گئے، جب آپ ﷺ سے اس بارے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "فرشتے پیدل چل رہے تھے، ان کے چلتے ہوئے مجھے سوار ہونا گوارا نہ تھا اور جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہو گیا۔"

رسول کریم ﷺ پر درود بھیجنے والوں پر فرشتوں کا نزول

رسول کریم ﷺ پر درود بھیجنا ایمان کا جز ہے اور خیر و برکت کو سمیٹنے کا باعث بھی اور جو کوئی اس سے اعراض کرے، اس کے لیے تباہی ہی تباہی ہے اور ایسا بدبخت شخص اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ درود پاک درجات کی بلندی، گناہوں کا کفارہ اور شفاعت مصطفی ﷺ کا راستہ ہموار کرنے والا انمول تحفہ ہے اور غموں سے نجات کا نسخہ ہے مگر درود پاک کے الفاظ کا مسنون ہونا ضروری ہے۔ درود اللہ رب العزت کی سنت اور اس کا حکم ہے اور اس کے ملائکہ کا کلام ہے۔ وہ سعادت مند حضرات جو درود پاک کو اپنا ورد بناتے ہیں، ان کے لیے کائنات کا رب اپنے معزز فرشتوں کو نازل ہونے کا حکم دیتا ہے اور وہ مقرب

---

① سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الرکوب فی الجنازة: ۳۱۷۷، المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، باب الماشی امام الجنازة و الراکب خلفها: ۱/ ۳۵۵۔ علامہ البانی ؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ احکام الجنائز ص ۹۷۔

فرشتے ایسے سعادت مند لوگوں کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اس کی دلیل سنن نسا
موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ » ①

''اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لوگوں کا سلام مجھے پہنچانے کے لیے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو زمین پر گشت کرتے رہتے ہیں۔''

حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَ لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ » ②

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو میلا گاہ نہ بنانا، تم مجھ پر درود پڑھو۔ بے شک تمھارا درود مجھے پہنچایا جاتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔''

ذکر الٰہی اور تقویٰ اختیار کرنے والے مسافر کے لیے فرشتے کا نزول

اللہ کریم کی رحمت کتنی وسیع ہے کہ جب اللہ کا بندہ سفر کی تیاری کرتا ہے، تو وہ ا
اپنے خالق و مالک سے ڈرنے کے ساتھ ساتھ اس کے ذکر میں مصروف ہو جاتا
اس پرہیزگار بندے کا مالک خوش ہو کر اس خوش نصیب آدمی کے لیے ایک معزز فرشتہ

---

① سنن النسائی، کتاب السہو، باب التسلیم علی النبی ﷺ: ۱۲۸۳۔ علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

② ابوداؤد، کتاب المناسک، باب زیارة القبور: ۲۰۳۲۔ قال الألبانی رحمہ اللہ: حسن۔ هدایة الرواة: ۸۸۶۔

فرما دیتا ہے، جو اس کا ہم سفر بن جاتا ہے بلکہ اس کے پیچھے سوار ہو جاتا ہے۔

یقیناً یہ فرشتہ معاون اور مددگار ہوتا ہے جو مسلسل سفر ختم ہونے تک اس کی رفاقت میں رہتا ہے۔ اس عظیم مسافر اور اللہ کی راہ میں نکلنے والے کی عظمت کو امام طبرانی ؒ نے نقل فرمایا ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

« مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُو فِي مَسِيرِهِ بِاللّٰهِ وَ ذِكْرِهِ إِلَّا رَدِفَهُ مَلَكٌ، وَ لَا يَخْلُو بِشِعْرٍ وَ نَحْوِهِ، إِلَّا كَانَ رَدِفَهُ شَيْطَانٌ » ①

''نہیں کوئی سوار علیحدہ ہوتا اپنے سفر میں اللہ اور اس کے ذکر کے ساتھ مگر اس کا ساتھی فرشتہ ہوتا ہے اور اسی طرح نہیں علیحدہ ہوتا ہے کوئی شعر گو (برے اور غلط اشعار) یا اس کی مثل کے ساتھ، مگر اس کا ساتھی شیطان ہوتا ہے۔''

دین کے طالب علم کے لیے فرشتوں کا نزول

دین اسلام کا علم سیکھنے والا جب علم کی تلاش میں نکلتا ہے تو اللہ کریم اس کی منزل کو آسان فرما دیتے ہیں و راس کا نکلنا اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے اور ایسے شخص کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے اور رحمن کے فرشتے اس خوش نصیب کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ طالب علم کے اس عظیم مرتبہ کو حضرات ائمہ احمد، ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان اور الطیالسی ؒ نے نقل فرمایا ہے۔ حضرت ابودرداء اور صفوان بن عسال ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

① الترغیب والترہیب، الترغیب فی ذکر اللہ لمن رکب دابتہ: ۷۳۱۴۔ مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۱۔ امام البانی ؒ نے بھی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ صحیح الجامع الصغیر: ۵۷۰۶۔ طبرانی فی الکبیر: ۱۷/۳۲۴۔

نے فرمایا:

« مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا، رِضًا بِمَا يَصْنَعُ » ①

"جب بھی کوئی شخص اپنے گھر سے علم کی تلاش میں نکلتا ہے تو اس طالب علم کے لیے اس کے اس عمل سے خوش ہو کر فرشتے اپنے پر رکھ دیتے ہیں۔"

کتنی سعادت اور عزت کی بات ہے کہ مخلص طالب علم کے لیے معزز فرشتے اپنے پر بچھ دیں۔ یہ اس لیے ہے کہ طالب علم اپنے رب کی رضا کو تلاش کرنے اور اس کے دین کو پھیلانے کے لیے یہ کام کرتا ہے۔ تو جو اللہ تعالیٰ کا بن جاتا ہے تو اللہ کریم اس سے بڑی الفت اور چاہت رکھتا ہے۔

قرب قیامت مکہ اور مدینہ کے مومنوں کے لیے فرشتوں کا نزول

مکہ اور مدینہ دو امن و سلامتی والے شہر ہیں اور کونین کے تاجدار کا ان دو شہروں سے گہرا تعلق اور وابستگی تھی۔ پوری دنیا کے شہروں میں سے سب سے عزت و احترام والے یہ دو سلامتی کے شہر ہیں اور قرب قیامت ان دو شہروں میں صرف مومن ہی رہ سکیں گے، باقی سب یوں نکال دیے جائیں گے جیسے کپڑے سے میل نکال دیا جاتا ہے۔

ان سعادت مند لوگوں کا تذکرہ جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں باقی رہ جائیں گے اور

---

① سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ٢٢٦. اس حدیث کو امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے صحیح الجامع الصغیر: ٥٧٠٢، ٦٢٩٧۔

دجال ان شہروں کا رخ کرے گا تو زمین و آسمان کا رب ان کی حفاظت کے لیے فرشتوں کو نازل فرما دے گا۔ صحیح مسلم میں موجود ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ » ①

"کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے، سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ ان کے راستے پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیداری کریں گے، پھر دجال اس سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار (زلزلہ سے) کانپے گا اور اس میں جو کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔"

دوسری لمبی روایت میں ہے کہ وہ کوئی بستی نہیں چھوڑے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے دجال کہے گا:

"وہ مجھ پر حرام ہیں، میں ان دو شہروں میں جانے کی جب بھی کوشش کروں گا تو اپنے سامنے فرشتے کو ننگی تلوار کے ساتھ پاؤں گا اور وہ مجھے روک دے گا۔" ②

فکر آخرت اور ذکر الٰہی میں مشغول افراد کے لیے فرشتوں کا نزول

ملائکہ کے نزول کی سعادت سے فیض یاب ہونے والوں میں ایک خوش بخت وہ ہے

---

① صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب قصة الجساسة: ٢٩٤٣.

② صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب قصة الجساسة: ٢٩٤٢.

ہمیشہ آخرت کی فکر میں اور اپنے رب کریم کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ لیکن یہ کام انتہائی مشکل ہے، مشکل کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کو بالکل کرنا ہی نہیں بلکہ ممکن حد تک فکر آخرت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ وقت فکر آخرت اور ذکر الٰہی میں گزرے اور اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ جیسے حضرت حنظلہ ؓ کو اپنے ایمان کی فکر لاحق ہوئی ایسے ہمیں بھی ہونی چاہیے، ان کا واقعہ صحیح مسلم میں ہے۔ سیدنا حنظلہ اسیدی ؓ جو کاتب رسول ﷺ تھے، وہ خود ہی بیان فرماتے ہیں

''ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور دوزخ کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ کے وعظ کے بعد میں گھر آیا اور بیوی بچوں سے ہنسی مذاق کیا، باہر نکلا تو مجھے ابوبکر صدیق ؓ ملے۔ میں نے کہا: ''حنظلہ منافق ہوگیا (یعنی ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ﷺ ہمیں جنت و دوزخ یاد دلاتے ہیں تو جنت اور دوزخ آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں)۔'' ابوبکر صدیق ؓ فرمانے لگے: ''یہی میرا معاملہ ہے۔'' دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور اپنی کیفیت بتائی، حضرت حنظلہ ؓ فرماتے ہیں: ''اے اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہوگیا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا کہتا ہے؟'' میں نے سارا قصہ بیان کیا اور ابوبکر صدیق ؓ نے کہا: ''میری بھی یہی کیفیت ہے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَّسَاعَةً، لَوْ كَانَتْ تَكُوْنُ قُلُوْبُكُمْ كَمَا تَكُوْنُ عِنْدَ الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ »

''اے حنظلہ! یہ وقت وقت کی بات ہوتی ہے، اگر تمھارے دلوں کی حالت ایسی

● صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فضل دوام الذکر و الفکر فی امور الآخرۃ ... ح: ۲۷۵۰۔

ہی رہے جیسے ذکر الٰہی کے وقت ہوتی ہے (جو کیفیت میرے پاس ہوتی ہے) تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں اور تمھیں راستوں میں سلام کریں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

« لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَ فِيْ طُرُقِكُمْ وَ لٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَّ سَاعَةً، ثَلَاثَ مِرَارٍ » ①

''(اگر تمھاری یہی حالت رہے) تو فرشتے تمھارے بستروں میں اور تمھارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ! یہ وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔'' یہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔''

❀ ❀ ❀

---

① مسلم (ایضاً): ۲۷۵۰۔

باب دوم

وہ اشخاص

کہ جن پر فرشتوں کا نزول ہوا

وہ اشخاص

کہ جن پر فرشتوں کا نزول ہوا

سیدہ مریم علیہا السلام کے لیے فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول سے فیض یاب ہونے والے لوگوں میں سے ایک مقرب ہستی سیدہ مریم علیہا السلام ہیں۔ حضرت مریم علیہا السلام وہ برگزیدہ شخصیت تھیں جن کا چناؤ عرش پر ہوا اور انھیں خیر النساء کا لقب ملا۔ ①

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”مردوں میں بہت سارے مرد کامل ہوئے ہیں مگر عورتوں میں صرف مریم بنت عمران اور آسیہ علیہا السلام فرعون کی بیوی کامل ہوئی ہیں۔“ ②

حضرت مریم علیہا السلام وہ شخصیت تھیں جنھیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اور ان کے لخت جگر

---

① صحيح بخاري، كتاب مناقب الانصار، باب تزويج النبي ﷺ خديجة... الخ، ٣٨١٤۔

② صحيح بخاري، كتاب احاديث الانبياء، باب قول الله تعالى: "إذ قالت الملائكة يمريم"، ٣٤٣٣۔

عیسیٰ علیہ السلام کو ہمیشہ شیطان سے محفوظ رکھا گیا۔ ❶

حضرت مریم علیہا السلام وہ سعادت مند خاتون تھیں جن کے لیے آسمان سے کھانا آتا تھا۔ سیدہ مریم علیہا السلام وہ مقدس عورت تھیں جن کے لیے ایک سے زیادہ مرتبہ فرشتے نازل ہوئے۔ یہ ان کی بزرگی کی بہت بڑی علامت تھی۔ ملائکہ کے نزول کی دلیل اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن مجید میں موجود ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ [آل عمران : ٤٢]

"اور جب فرشتوں نے کہا: "اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تجھے برگزیدہ کر لیا اور تجھے پاک کر دیا اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تیرا انتخاب کر لیا۔"

اس آیہ مبارکہ میں فرشتوں کے نازل ہونے کے بعد حضرت مریم علیہا السلام کو بشارت دی کہ تجھے چن لیا گیا ہے اور تجھے پاک کر دیا گیا ہے اور تیرا یہ چناؤ جہاں بھر کی عورتوں میں سے ہے، یہ پہلی بشارت ہے جو سیدہ مریم علیہا السلام کو دی گئی۔ اور اس آیت سے فرشتوں کا حضرت مریم علیہا السلام سے ہم کلام ہونا ثابت ہے اور یہ حضرت مریم علیہا السلام کے لیے سعادت کی بات تھی اور ان کی شان و عظمت کو بلند کرنے والی بات تھی۔

ایک دوسرے مقام پر پھر فرشتوں نے سیدہ مریم علیہا السلام کو بغیر باپ کے (یعنی مریم علیہا السلام کے خاوند کے بغیر) بیٹے کی بشارت دی اور یہ بشارت انوکھی اور حیران کن تھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول الله تعالی "واذکر فی الکتاب مریم": ۳۴۳۱۔ مسلم: ۲۳۶۶۔

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾ [آل عمران : ٤٥۔٤٦]

"جب فرشتوں نے کہا: "اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے اپنے کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے، جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے، جو دنیا اور آخرت میں صاحب عزت ہے اور وہ میرے مقربین میں سے ہے اور وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔"

سیدہ مریم علیہا السلام کے لیے فرشتوں کا یہ نزول دوسری مرتبہ تھا، حضرت مریم علیہا السلام کے پاس تیسری مرتبہ بھی جبریل امین علیہ السلام آئے ہیں۔ اس کی دلیل سورۂ مریم میں اللہ رب العزت کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَ لِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴾ [مريم : ١٦ ۔ ٢٢]

"اس کتاب میں مریم علیہا السلام کا بھی واقعہ بیان کر، جبکہ وہ اپنے گھر کے لوگوں سے علیحدہ ہو کر مشرقی جانب آئیں اور ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا، پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح (جبریل علیہ السلام) کو بھیجا، پس وہ اس کے سامنے آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا، یہ کہنے لگیں: "میں تجھ سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ بھی

اللہ سے ڈرنے والا ہے۔" اس نے جواب دیا: "میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں، تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں۔" کہنے لگیں: "بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ میں بدکار ہوں۔" اس نے کہا: "بات تو یہی ہے لیکن تیرے پروردگار نے کہا: "وہ مجھ پر بہت آسان ہے، ہم تو اسے لوگوں کے لیے نشانی اور (ذریعہ) رحمت (و مہربانی) بنادیں گے اور یہ تو طے شدہ بات ہے۔" پس وہ حاملہ ہو گئیں اور اسی وجہ سے وہ علیحدہ ہو کر ایک دور کی جگہ چلی گئیں۔"

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ ؓ کے لیے فرشتوں کی آمد

وہ مقدس ہستی جس نے رسالت محمدی ﷺ میں سب سے پہلے فرشتے کے نزول کی سعادت حاصل کی، وہ رسول رحمت ﷺ کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے انعامات میں سے ایک گرانقدر انعام ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ ؓ تھیں، وہ ایک چوتھائی صدی آپ ﷺ کی رفاقت میں رہیں۔ اس دوران جب بھی رنج و الم کا وقت آیا تو سیدہ خدیجہ ؓ آپ ﷺ کے لیے تسکین اور مشکل ترین حالات میں آپ ﷺ پر اپنی دولت پیش کی۔

دعوت و جہاد کی تلخ ترین سختیوں میں آپ ﷺ کی شریک کار رہیں، آپ ﷺ کی غمخواری اور غم گساری کرتیں اور آپ ﷺ کو دلاسا دیتیں، آپ ﷺ کا دکھ بانٹتیں۔

جس وقت سارا زمانہ آپ کا انکار کرنے والا تھا، سیدہ خدیجہ ؓ آپ کی تصدیق کرنے والی تھیں۔ لوگ دامن بچانے والے تھے، سیدہ خدیجہ ؓ مرہم پٹی کرنے والی تھیں۔ وفا کی پیکر تھیں، دو جہانوں کی رحمت سمیٹنے میں مصروف عمل رہیں۔ یہ وہی ہستی ہے جس کے

بطن سے پیدا ہونے والی اولاد قیامت تک پیغمبر ﷺ کی پہچان کا نشان بنی رہے گی۔ یہ وہی اعلیٰ ترین ہستی ہے جس کی اولاد کو دنیا میں جنت کی بشارت ملی، جس کے داماد عثمان اور علی ؓ کو دنیا میں جنت کا پروانہ ملا۔ یہ وہی ہستی ہے جس کے نواسے دنیا میں جنتی قرار پائے اور یہ وہی مقدس ہستی ہیں جن کے لیے سب سے پہلے جنت کی بشارت اور اللہ رب العزت کا سلام جبریل امین ؑ لے کر ان کے گھر آئے اور جنت میں موتی کے محل کی بشارت دی۔ اس کی دلیل صحیحین میں موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ ؓ روایت فرماتے ہیں:

«أَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ» ①

"جبریل امین ؑ نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہ ؓ تشریف لا رہی ہیں، ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن یا کھانا یا پانی ہے، جب وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ انھیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہیں اور میری طرف سے اور جنت میں ایک موتی کے محل کی بشارت دیں جس میں نہ شور و شغب ہوگا اور نہ درماندگی اور تکان۔"

کیا شان ہے سیدہ خدیجہ ؓ کی، جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، کونین کے تاجدار کی زوجہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل کیا۔ سب سے پہلے اسلام کے لیے تکالیف برداشت کیں، سب سے پہلے اپنا مال نچھاور کیا، سب سے پہلے جبریل ؑ کا نزول اور ان

---

① صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی ﷺ خدیجۃ و فضلہا: ۳۸۲۰۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل خدیجۃ: ۲۴۳۲۔

کا سلام پانے والی ہوئیں، اتنی عظمت کی مالک ہیں سیدہ خدیجہ ؓ کہ جس نے سب سے پہلے جنت کی بشارت اور مالک کائنات کا سلام وصول کیا اور یاقوت کے محل کی مالک بنیں، شاید ہی کوئی اسلام میں اتنی عظمت پانے والا ہو جتنی عظمت سیدہ خدیجہ ؓ کے نصیب میں آئی۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ ہی وہ خوش نصیب عورت تھیں، جنھیں کائنات کی عورتوں پر فضیلت دی گئی اور جنت کی عورتوں پر بھی انھیں فضیلت دی گئی۔ ①

سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کے لیے جبریل علیہ السلام کا نزول

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ بڑے مرتبے اور بہت زیادہ سعادت کی مالک ہیں۔ اسلام میں ان کی ذات چودھویں کے چاند کی طرح ہے۔ یہ وہ شخصیت ہیں جن سے اللہ کے حبیب ﷺ کو بے حد محبت تھی، وہ عائشہ ؓ جس کے صحن میں وحی اترے، وہ عائشہ ؓ جس کے بارے میں کونین کے تاجدار ﷺ فرمائیں:

”عائشہ (ؓ) کی فضیلت عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔“ ②

جس کی گود میرے آقا کا تکیہ بنے، وہ عائشہ ؓ جس کی گود میں کونین کے تاجدار نے جان دی، وہ عائشہ ؓ جس کا لقب صدیقہ ٹھہرا، بہر حال سیدہ عائشہ ؓ کی فضیلت نہ ختم ہونے والی ہے۔ جہاں سیدہ عائشہ ؓ کے دوسرے فضائل ہیں وہاں ان کی ذات کے لیے جبریل امین علیہ السلام کا سلام پیش کرنا اور ان کا نزول بھی ہے۔ ان کے نزول اور سلام کی دلیل صحیحین میں موجود ہے۔

---

① صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل خدیجۃ ؓ، ۲۴۳۰۔

② صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشۃ ؓ، ۳۷۶۹۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضائل عائشۃ ام المومنین ؓ: ۲۴۴۶۔

سیدہ عائشہ ؓ خود فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« يَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ: عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، تَرٰى مَا لَا أَرٰى » ①

”اے عائش! یہ جبریل تمھیں سلام کہتے ہیں۔“ میں نے کہا: ”وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔“

سیدہ عائشہ ؓ کے لیے ایک دوسرے موقع پر بھی فرشتے کا نزول ثابت ہے، حضرت عائشہ ؓ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، جَاءَنِيْ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ، يَقُوْلُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ؟ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ، فَإِذَا أَنْتِ هِيَ، فَأَقُوْلُ: إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ » ②

”میں نے تجھے خواب میں تین راتوں تک دیکھا کہ ایک فرشتہ تجھے ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا: ”یہ آپ کی بیوی ہے۔“ میں نے تیرے منہ سے کپڑا ہٹایا تو تو نکلی، میں نے کہا: ”اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی، اگر اس خواب کی کوئی اور تعبیر نہ ہو)۔“

---

① صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشۃ ؓ، ۳۷۶۸۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضائل عائشۃ، ام المومنین ؓ: ۲۴۴۷۔

② صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضائل عائشۃ ام المؤمنین ؓ: ۲۴۳۸۔ صحیح بخاری، کتاب المناقب الانصار، باب تزویج النبی ﷺ عائشۃ وقدومھا المدینۃ وبنائہ بھا: ۳۸۹۵۔

سیدہ حفصہ ؓ کے لیے جبریل امین ؑ کا نزول

ملائکہ کے نزول کی سعادت پانے والوں میں سیدہ حفصہ ؓ بھی شامل ہیں۔ حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ حفصہ ؓ کو طلاق دے دی تو جبریل امین ؑ تشریف لائے اور کہا:

« يَا مُحَمَّدُ! طَلَّقْتَ حَفْصَةَ وَ هِيَ صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ هِيَ زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جِبْرِيْلُ رَاجِعْ وَ اَنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ » ①

"اے محمد! آپ (ﷺ) نے حفصہ (ؓ) کو طلاق دے دی ہے اور وہ روزے رکھنے والی ہے، قیام کرنے والی ہے اور وہ تو آپ ﷺ کی جنت کی بیوی ہے۔"

اور حضرت قیس بن زید سے مروی روایت میں ہے کہ جبریل ؑ نے کہا:

"آپ (ﷺ) حفصہ ؓ سے رجوع کریں کیونکہ وہ آپ کی جنت میں بیوی ہیں۔"

سیدہ حفصہ ؓ کے لیے جبریل امین ؑ کا نزول کوئی معمولی بات نہیں بلکہ بہت بڑی سعادت اور مرتبے کی بات ہے اور پھر رسول کریم ﷺ کو رجوع کا حکم اللہ کی طرف سے تھا۔

سیدہ فاطمہ ؓ اور حسن و حسین ؓ کے لیے فرشتوں کا نزول

یہ تینوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبوب ترین شخصیتیں تھی، حضرت فاطمہ ؓ سے

آپ کی محبت بڑی نرالی تھی۔ ویسے تو ہر باپ کو اپنی بیٹی سے گہری الفت ہوتی ہے لیکن آپ ﷺ کو سیدہ فاطمہ ؓ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"فاطمہ (ؓ) میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے اللہ کے رسول کو ناراض کیا۔" ①

اسی طرح آپ ﷺ کا اپنے نواسوں حسن و حسین ؓ سے محبت اور پیار کا انداز بھی بڑا نرالا تھا۔ آپ ﷺ اپنے نواسوں کو اٹھاتے اور فرماتے

"اے اللہ! میں حسن و حسین (ؓ) سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔"

اور فرماتے: "حسن و حسین ؓ میرے دو پھول ہیں۔" ②

حضرات فاطمہ اور حسنین ؓ کے مناقب و فضائل پر لکھا جائے تو بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن میں اپنے اصل مقصد یعنی نزول الملائکہ کا تذکرہ کرتا ہوں۔ دوسرے فضائل کے ساتھ ساتھ ان تین سعادت مندوں کے نصیب میں فرشتوں کا نزول بھی شامل ہے۔ صرف نزول ہی نہیں بلکہ نزول کے ساتھ ساتھ جنت کی سرداری کی بشارت بھی، ان سعادت مند حضرات کا تذکرہ حضرات ائمہ احمد، ابن حبان، حاکم ؒ وغیرہ نے نقل فرمایا ہے، حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ » ③

---

① المستدرك: ص١٦ / ٤، ٢ـ سلسلة الصحيحة: ٢٠٠٧ـ

---

① صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب فاطمة ؓ: ٣٧٦٧ـ

② بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب الحسن و الحسین: ٣٧٤٧، ٣٧٥٣ـ

③ جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب ان الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة: ٣٧٨١ـ سلسلة الصحيحة: ٧٩٦ـ

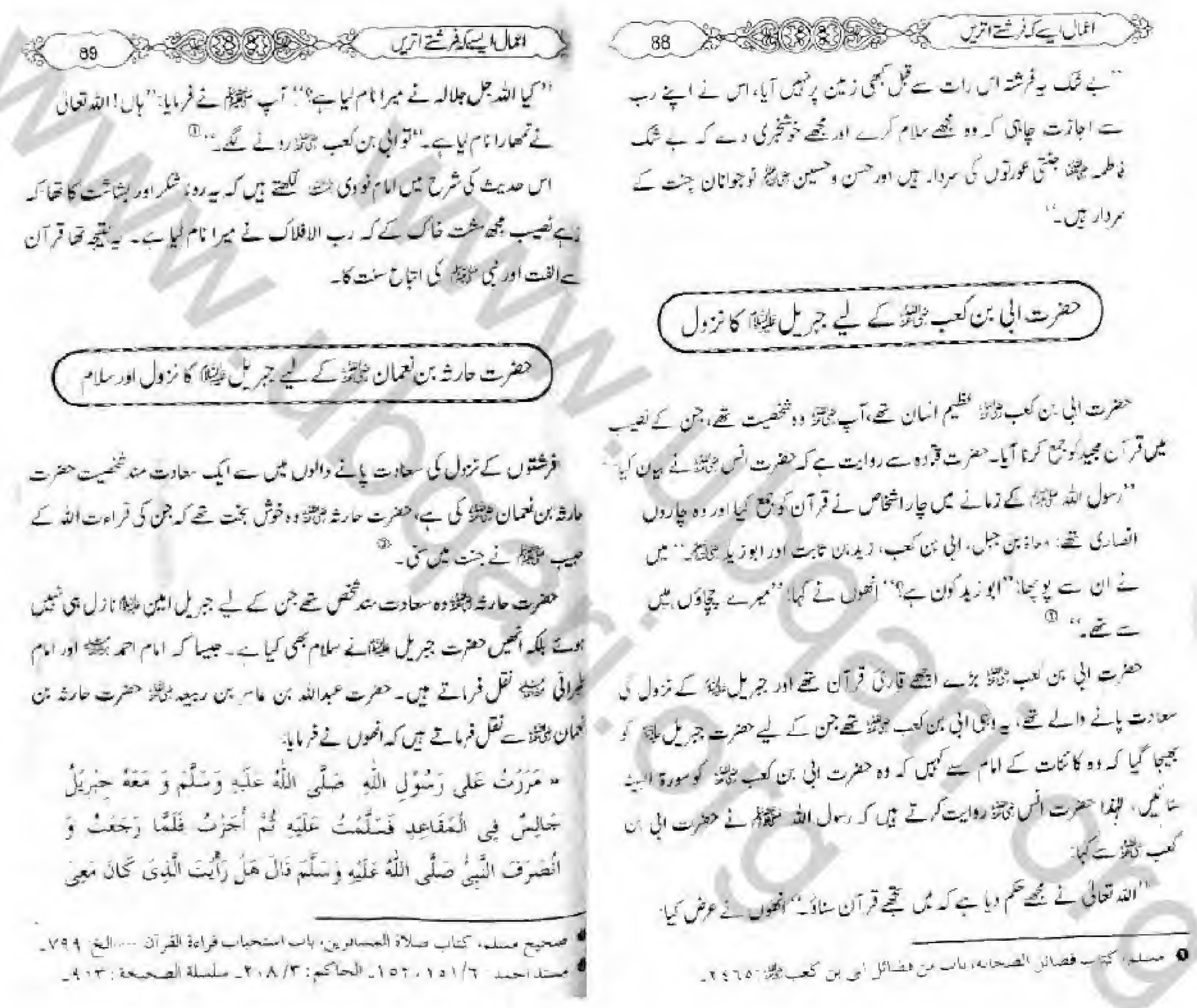

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں 88

"بے شک یہ فرشتہ اس رات سے قبل کبھی زمین پر نہیں آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے خوشخبری دے کہ بے شک فاطمہ ؓ جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین ؓ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔"

حضرت ابی بن کعب ؓ کے لیے جبریل ؑ کا نزول

حضرت ابی بن کعب ؓ عظیم انسان تھے، آپ ؓ وہ شخصیت تھے، جن کے نصیب میں قرآن مجید کو جمع کرنا آیا۔ حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس ؓ نے بیان کیا:

"رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار اشخاص نے قرآن کو جمع کیا اور وہ چاروں انصاری تھے: معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور ابو زید ؓ۔" میں نے ان سے پوچھا: "ابو زید کون ہے؟" انھوں نے کہا: "میرے چچاؤں میں سے تھے۔" ①

حضرت ابی بن کعب ؓ بڑے اچھے قاری قرآن تھے اور جبریل ؑ کے نزول کی سعادت پانے والے تھے، یہ وہی ابی بن کعب ؓ تھے جن کے لیے حضرت جبریل ؑ کو بھیجا گیا کہ وہ کائنات کے امام سے کہیں کہ وہ حضرت ابی بن کعب ؓ کو سورۃ البینہ سنائیں، لہٰذا حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب ؓ سے کہا:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن سناؤں" انھوں نے عرض کیا:

---

① مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی بن کعب ؓ: ۲۴۶۵۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں 89

"کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام لیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمھارا نام لیا ہے۔" تو ابی بن کعب ؓ رونے لگے۔ ①

اس حدیث کی شرح میں امام نووی ؒ لکھتے ہیں کہ یہ رونا شکر اور بشاشت کا تھا کہ زہے نصیب مجھ مشت خاک کے کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا ہے۔ یہ نتیجہ تھا قرآن سے الفت اور نبی ﷺ کی اتباع سنت کا۔

حضرت حارثہ بن نعمان ؓ کے لیے جبریل ؑ کا نزول اور سلام

فرشتوں کے نزول کی سعادت پانے والوں میں سے ایک سعادت مند شخصیت حضرت حارثہ بن نعمان ؓ کی ہے، حضرت حارثہ ؓ وہ خوش بخت تھے کہ جن کی قراءت اللہ کے حبیب ﷺ نے جنت میں سنی۔ ②

حضرت حارثہ ؓ وہ سعادت مند شخص تھے جن کے لیے جبریل امین ؑ نازل ہی نہیں ہوئے بلکہ انھیں حضرت جبریل ؑ نے سلام بھی کیا ہے۔ جیسا کہ امام احمد ؒ اور امام طبرانی ؒ نقل فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ ؓ حضرت حارثہ بن نعمان ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:

« مَرَرْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَهُ جِبْرِيْلُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَجَزْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ رَأَيْتَ الَّذِي كَانَ مَعِيَ

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب قراءۃ القرآن ...... الخ: ۷۹۹۔

② مسند احمد: ۶/ ۱۵۱، ۱۵۲۔ الحاکم: ۳/ ۲۰۸۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۹۱۳۔

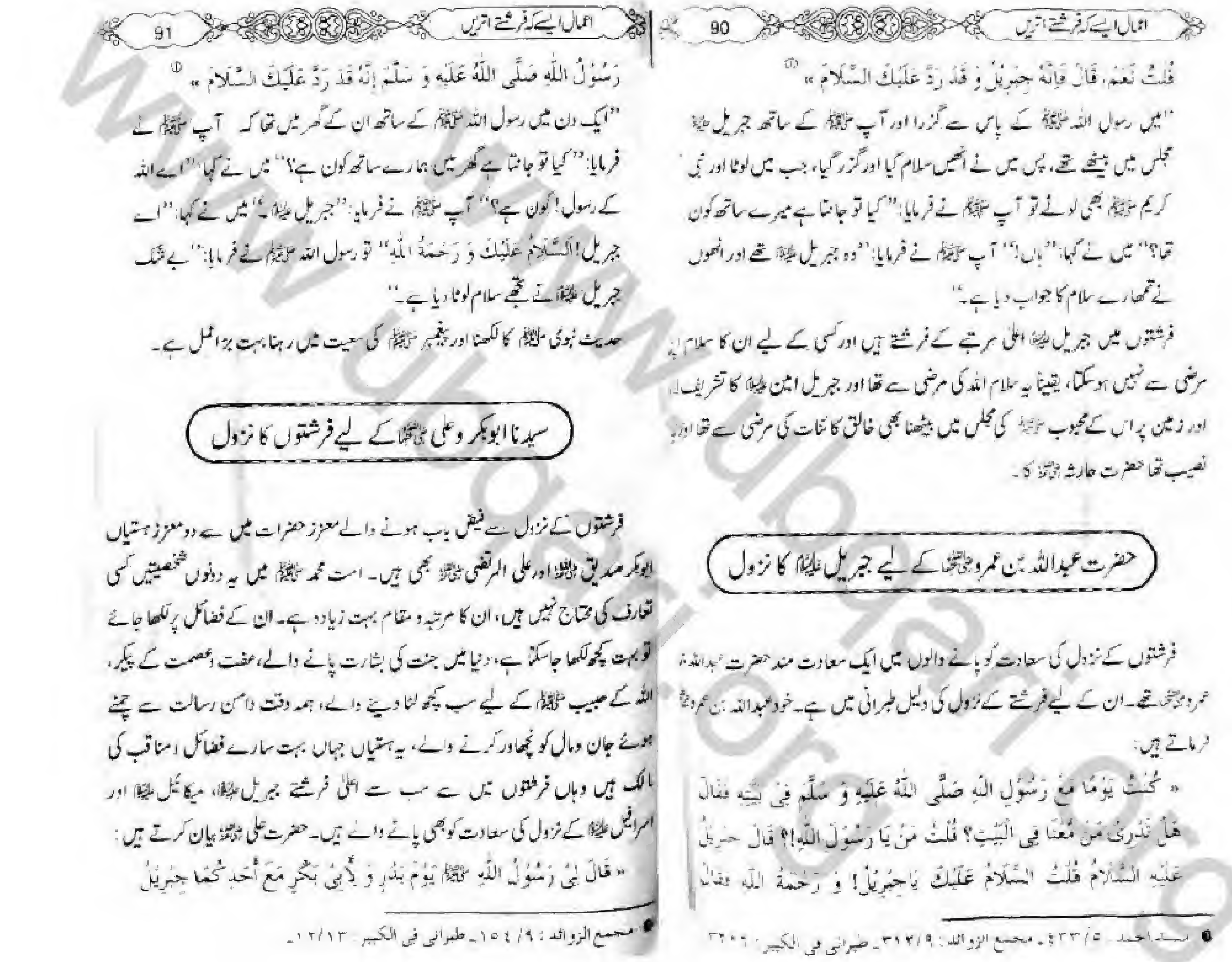

قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ وَ قَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ » ①

"میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ ﷺ کے ساتھ جبریل ؑ مجلس میں بیٹھے تھے، پس میں نے انھیں سلام کیا اور گزر گیا، جب میں لوٹا اور نبی کریم ﷺ بھی لوٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو جانتا ہے میرے ساتھ کون تھا؟" میں نے کہا: "ہاں!" آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ جبریل ؑ تھے اور انھوں نے تمھارے سلام کا جواب دیا ہے۔"

فرشتوں میں جبریل ؑ اعلیٰ مرتبے کے فرشتے ہیں اور کسی کے لیے ان کا سلام ا مرضی سے نہیں ہو سکتا، یقیناً یہ سلام اللہ کی مرضی سے تھا اور جبریل امین ؑ کا تشریف لا اور زمین پر اس کے محبوب ﷺ کی مجلس میں بیٹھنا بھی خالق کائنات کی مرضی سے تھا اور نصیب تھا حضرت حارثہ ؓ کو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے لیے جبریل ؑ کا نزول

فرشتوں کے نزول کی سعادت کو پانے والوں میں ایک سعادت مند حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ تھے۔ ان کے لیے فرشتے کے نزول کی دلیل طبرانی میں ہے۔ خود عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں:

« كُنْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ بَيْتِهِ فَقَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَنْ مَعَنَا فِي الْبَيْتِ؟ قُلْتُ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جِبْرِيْلُ! وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ

---

① مسند احمد: ۵/ ۴۳۳، مجمع الزوائد: ۹/ ۳۱۲، طبرانی فی الکبیر: ۳۲۰۹

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ » ①

"ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے گھر میں تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو جانتا ہے گھر میں ہمارے ساتھ کون ہے؟" میں نے کہا: "اے اللہ کے رسول! کون ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جبریل ؑ۔" میں نے کہا: "اے جبریل! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک جبریل ؑ نے تجھے سلام لوٹا دیا ہے۔"

حدیث نبوی ﷺ کا لکھنا اور پیغمبر ﷺ کی صحبت میں رہنا بہت بڑا عمل ہے۔

سیدنا ابوبکر و علی ؓ کے لیے فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول سے فیض یاب ہونے والے معزز حضرات میں سے دو معزز ہستیاں ابوبکر صدیق ؓ اور علی المرتضی ؓ بھی ہیں۔ امت محمد ﷺ میں یہ دونوں شخصیتیں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں، ان کا مرتبہ و مقام بہت زیادہ ہے۔ ان کے فضائل پر لکھا جائے تو بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے، دنیا میں جنت کی بشارت پانے والے، عفت و عصمت کے پیکر، اللہ کے حبیب ﷺ کے لیے سب کچھ لٹا دینے والے، ہمہ وقت دامن رسالت سے چمٹے ہوئے جان و مال کو نچھاور کرنے والے، یہ ہستیاں جہاں بہت سارے فضائل و مناقب کی مالک ہیں وہاں فرشتوں میں سے سب سے اعلیٰ فرشتے جبریل ؑ، میکائیل ؑ اور اسرافیل ؑ کے نزول کی سعادت کو بھی پانے والے ہیں۔ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں:

« قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ وَ لِأَبِيْ بَكْرٍ مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيْلُ

---

① مجمع الزوائد: ۹/ ۱۵۴، طبرانی فی الکبیر: ۱۲/۱۳۔

«... وَمَعَ الْآخَرِ مِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ أَوْ يَكُونُ فِي الصَّفِّ» ①

"رسول اللہ ﷺ نے معرکہ بدر کے دن میرے لیے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: "تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور اسرافیل فرشتہ لڑائی میں بڑا حاضر ہوتا ہے یا ہوتا ہے صف میں۔"

دوسری روایت میں ہے کہ میدان بدر میں رسول اللہ ﷺ کے دائیں بائیں میکائیل اور اسرافیل علیہما السلام تھے اور ان کے ساتھ ہزار ہزار فرشتوں کا لشکر تھا اور پھر جناب جبرائیل علیہ السلام بھی آگئے اور ان کے ساتھ بھی ایک ہزار فرشتوں کا گروہ تھا اور سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے دائیں بائیں تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے بے میدان بدر میں میکائیل، اسرافیل اور جبریل علیہم السلام کے ساتھ تین ہزار فرشتوں کا نزول ہوا۔ ②

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے ستر ہزار فرشتوں کا نزول

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عظیم مرتبے اور انوکھی شان کے مالک تھے۔ انھیں نبی اکرم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کا سردار قرار دیا اور انھیں دنیا میں جنت کے رومال کی بشارت دی۔ ③

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ وہ سعادت مند شخصیت تھے جن کی زندگی پر مالک کائنات مسکرا دیے، ① جس کی موت پر رب کریم کا عرش جھوم گیا ② اور آسمان کے وہ فرشتے زمین پر نازل ہوئے جن کے قدموں نے اس سے پہلے زمین کو نہیں روندا تھا۔ یہ کتنی بڑی عظمت اور عزت کی بات ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے ان فرشتوں کی تعداد ستر ہزار ہو۔ یہ وہی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے جن کے بارے میں فرمایا گیا:

"اگر کوئی قبر کے جھٹکے سے بچ سکتا تو وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے۔" ③

اس عظیم المرتبت شخص کے لیے ستر ہزار فرشتوں کے نزول کی دلیل امام بزار رحمہ اللہ کی کتاب مسند بزار میں موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَقَدْ نَزَلَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مَا وَطِئُوا الْأَرْضَ قَبْلَهَا، وَقَالَ حِينَ دُفِنَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ لَوِ انْفَلَتَ أَحَدٌ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ لَانْفَلَتَ مِنْهَا سَعْدٌ» ④

"بلاشبہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے وہ ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے جنھوں نے اس سے پہلے زمین کو نہیں روندا تھا۔" جب دفن کیے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللہ! اگر کوئی قبر کے جھٹکے سے بچ سکتا تو سعد (رضی اللہ عنہ) ضرور بچ جاتے۔"

---

① مجمع الزوائد: ٩/ ٨٥۔
② مجمع الزوائد: ٦/ ٧٧۔ مسند احمد: ١/ ٤١١۔ شیخ شعیب ارناؤوط نے [illegible] حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔
③ صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ: ٣٨٠٢، ٣٨٠٤۔

① مجمع الزوائد: ٩/ ٣٠٩۔
② صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ: ٣٨٠٣۔
③ مجمع الزوائد: ٩/ ٣٠٨۔
④ مجمع الزوائد: ٩/ ٣٠٨۔ سلسلة الصحيحة: ١٦٩٥۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے فرشتوں کا اپنے پروں سے سایہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ بڑے بلند پایہ صحابیٔ رسول تھے۔ حضرت عبداللہ اپنے اکلوتے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگر مجھے اپنی بچیوں کی فکر نہ ہوتی تو اللہ کی قسم! یہ پسند کرتا کہ تم بھی میرے سامنے شہید ہوتے۔''①

یہ وہی عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے جن سے رب کریم نے سارے پردے ہٹا کر کلام کیا اور فرمایا:

''اے میرے بندے! جو چاہتے ہو مانگو۔''②

یہ کوئی معمولی بات نہیں، یہ سعادت صرف حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نصیب میں آئی ایک اور سعادت کہ ان پر فرشتوں کے پروں کا سایہ تھا، اس کی دلیل صحیح بخاری میں ہے، حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے:

''(احد کے دن) میرے والد کی میت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائی گئی، کافروں نے ان کا مثلہ کر دیا تھا (یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے تھے) تو میں اپنے والد کے چہرے سے بار بار پردہ ہٹاتا تو لوگوں نے مجھے منع کیا کہ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رونے والی کی آواز سنی، وہ عمرو کی بیٹی یا بہن تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① مسند امام احمد : ۳/۳۹۷۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ (احکام الجنائز)

② سنن ابن ماجہ، کتاب الجهاد، باب فضل الشهادة في سبيل الله : ۲۸۰۰۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

« لِمَ تَبْكِيْ؟ أَوْ لَا تَبْكِيْ، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا » ①

''کیوں روتی ہو؟'' یا فرمایا: ''نہ رو، عبداللہ پر تو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں۔''

ایک صحابی کے لیے تیسرے آسمان کے فرشتے کی مدد

اس خوش نصیب صحابی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

« بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمَامَهُ، إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ، وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهُ يَقُوْلُ: أَقْدِمْ حَيْزُوْمُ! فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَ شُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ، فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: صَدَقْتَ، ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَ أَسَرُوْا سَبْعِيْنَ » ②

''ایک مسلمان ایک مشرک کا تعاقب کر رہا تھا، اس نے مشرک کے اوپر سے کوڑے کی آواز سنی اور سوار کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اے حیزوم! آگے بڑھ۔'' یہ کہتا

---

① صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب ظل الملائكة على الشهيد : ۲۸۱٦۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام والد جابر رضی اللہ عنہما : ۲٤۷۱۔

② صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب الامداد بالملائكة في غزوة بدر: ۱۷٦۳۔

تھا کہ مشرک زمین پر چت گرا، مسلمان نے آگے بڑھ کر دیکھا تو اس مشرک کی ناک میں سوراخ ہو گیا تھا اور اس میں نکیل لگی ہوئی تھی اور اس کا چہرہ پھٹ گیا تھا، اس پر نیل پڑ گئے تھے۔ انصاری صحابی ؓ نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”سچ کہتے ہو، یہ تیسرے آسمان کی مدد تھی۔“ پس مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا۔“

سیدنا حمزہ اور سیدنا حنظلہ ؓ کے لیے فرشتوں کا نزول

حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ احد کے روز حضرت حنظلہ بن ابی عامر ؓ کی شہادت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« إِنَّ صَاحِبَكُمْ تَغْسِلُهُ الْمَلَائِكَةُ فَسَأَلُوا صَاحِبَتَهُ فَقَالَتْ: إِنَّهُ سَمِعَ الْهَائِعَةَ خَرَجَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِذٰلِكَ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ » ①

”تمھارے ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔“ (اس کے متعلق جب) اس کی اہلیہ سے دریافت کیا گیا تو اس نے کہا: ”وہ ندائے جہاد سنتے ہی نکل گئے حالانکہ وہ جنبی تھے۔“ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسی لیے اسے فرشتوں نے غسل دیا۔“

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تُغَسِّلُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَحَنْظَلَةَ بْنَ

---

① مستدرک حاکم، ذکر مناقب حنظلة بن عبداللہ ؓ: ۳/ ٤ ٠ ٢۔ ارواء الغلیل: ۷۱۳۔

الرَّاهِبِ » ①

”میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حمزہ بن عبدالمطلب اور حنظلہ بن راہب ؓ کو غسل دے رہے تھے۔“

مستدرک حاکم میں ہے:

« قُتِلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ » ②

”حمزہ بن عبدالمطلب ؓ رسول اللہ ﷺ کے چچا جب قتل کیے گئے تو وہ جنبی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انھیں فرشتوں نے غسل دیا۔“

کیا شان و مرتبہ ہے ان شہداء کا، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین!)

حضرت حسان ؓ کی مدد کے لیے جبریل ؑ کا نزول

حضرت حسان ؓ وہ سعادت مند شخص تھے جن کی مدد کے لیے اللہ رب العزت نے جبریل ؑ کو نازل فرمایا۔ ان کے لیے روح القدس کے نازل ہونے کا سبب وہ اشعار ہیں جن اشعار سے کفار کی ہجو کی گئی، یہ وہ شاعری ہے جسے قائد المرسلین ﷺ نے تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ سخت قرار دیا اور یہ وہ ہجو تھی جس سے آپ ﷺ کو تسکین پہنچی اور آپ کا سینہ ٹھنڈا ہوا اور اسی ہجو سے نبی کریم ﷺ کے دشمن جل بھن گئے۔ آپ ﷺ نے حضرت حسان ؓ کو ہجو کا حکم دیا اور دعا کی:

---

① کنزل العمال: ۳۳۲٦۱۔ صحیح الجامع الصغیر: ۵۱۲۳۔

② مستدرك حاكم، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر اسلام حمزة بن عبدالمطلب: ۳/ ۱۹۵۔

''اے میرے مالک! حسان کی جبریل ؑ سے مدد فرما۔''

اور پھر خود ہی بشارت دی: ''اے حسان! ہجو کر جبریل ؑ تیرے ساتھ ہیں۔''

اس سعادت مند شاعر رسول ﷺ پر جبریل امین کی مدد اور نزول پر دلالت کنندہ وہ حدیث ہے جسے امام مسلم ؒ نے سیدہ عائشہ ؓ سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ہجو انھیں تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ ناگوار ہے۔'' آپ ﷺ نے ایک شخص کو سیدنا ابن رواحہ ؓ کے پاس بھیجا اور فرمایا: ''قریش کی ہجو کر۔'' اس نے ہجو کی لیکن آپ ﷺ کو پسند نہ آئی، پھر سیدنا کعب بن مالک ؓ کے پاس بھیجا پھر سیدنا حسان بن ثابت ؓ کے پاس بھیجا، جب حسان آپ ﷺ کے پاس آئے تو انھوں نے کہا: ''وہ وقت آ گیا کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے۔'' (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے، گویا شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اسے ہلانے لگے اور عرض کیا: ''قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر بنا کے بھیجا! میں کافروں کو اپنی زبان سے اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑا جاتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے حسان! جلدی مت کر، چونکہ ابوبکر قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے۔'' پھر حسان ؓ ابوبکر ؓ کے پاس آئے پھر واپس گئے اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ابوبکر ؓ نے آپ ﷺ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا ہے، قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا! میں آپ ﷺ کو قریش میں سے ایسے

نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔''

حضرت عائشہ ؓ نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ حسان سے فرماتے تھے: ''روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جواب دیتا رہے گا۔'' اور حضرت عائشہ ؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''حسان نے قریش کی ہجو کی تو مومنوں کے دلوں کو تسکین دی اور کافروں کی عزتوں کو تباہ کر دیا۔'' حضرت حسان ؓ نے کافروں کی ہجو بیان کرتے ہوئے کہا ؎

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَ عِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ الْجَزَاءُ

''تو نے محمد ﷺ کی برائی کی تو میں نے اس کا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا بدلہ ہے۔''

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا
رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

''تو نے محمد ﷺ کی برائی کی، جو نیک ہیں، پرہیز گار ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وفاداری ان کی خصلت ہے۔''

فَإِنَّ أَبِيْ وَ وَالِدَتِيْ وَ عِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

''میرے ماں باپ اور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو بچانے کے لیے قربان ہیں۔''

ثَكِلْتُ بُنَيَّتِيْ إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ

"میں اپنی جان کو کھوؤں اگر تم نہ دیکھو اسے کہ اڑا دے گا غبار کو کداء کے دونوں جانب سے۔"

يُبَارِيْنَ الْأَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلٰى أَكْتَافِهَا الْأَسَلُ الظِّمَاءُ

"ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئی ان مونڈھوں پر وہ برچھے ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔"

تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ

"ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے، ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنے سربندھن سے۔"

فَإِنْ أَعْرَضْتُمُوْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَ انْكَشَفَ الْغِطَاءُ

"اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔"

وَ إِلَّا فَاصْبِرُوْا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللّٰهُ فِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

"نہیں تو تم اس دن کی مار کے لیے صبر کرو جس دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا عزت دے گا۔"

وَ قَالَ اللّٰهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُوْلُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ

"اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے، اس کی بات میں کچھ شبہ نہیں۔"

وَ قَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ

"اور اللہ نے فرمایا میں نے لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔"

يُلَاقِيْ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ
سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ

"ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں، گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافروں کی۔"

فَمَنْ يَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكُمْ
وَ يَمْدَحُهُ وَ يَنْصُرُهُ سَوَاءُ

"جو کوئی تم میں ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔"

وَ جِبْرِيْلٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا
وَ رُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

"اللہ کے رسول جبریل ہم میں ہیں اور روح القدس جن کا کوئی مثل نہیں۔"①

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے:

---

① صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ: ۲٤۹۰۔

''اے حسان بن ثابت! کافروں کی ہجو کرو، جبرائیل تیرے ساتھ ہیں۔''①

اور ابو ہریرہ ؓ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

« اَللّٰهُمَّ! اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ »②

''اے اللہ! حسان کی روح القدس سے مدد فرما۔''

مقتل میں تکلیف آئے تو ''بسم اللہ'' کہنے پر فرشتوں کا نزول

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز جب مسلمان ادھر ادھر بھاگ گئے، تو رسول اللہ ﷺ میدان کی ایک طرف تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ بارہ انصاری صحابہ کرام ؓ تھے، ان میں طلحہ بن عبیداللہ ؓ بھی تھے، مشرکوں نے آپ ﷺ کو گھیرا تو آپ ﷺ نے طلحہ ؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا:

« مَنْ لِلْقَوْمِ؟ »

''کون ہے جو ان سے مقابلہ کرے گا؟''

حضرت طلحہ ؓ نے عرض کیا: ''میں، اے اللہ کے رسول!'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ رہو۔'' انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی: ''میں، اے اللہ کے رسول!'' آپ نے فرمایا: ''تم (ٹھیک ہے، تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔'' اس نے مشرکوں سے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ

---

① مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت ؓ: ٢٤٨٦۔

② صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت ؓ: ٢٤٨٥۔

مشرک اس جگہ ڈٹے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟'' حضرت طلحہ ؓ نے عرض کی: ''میں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ رہو۔'' ایک انصاری صحابی نے عرض کیا: ''میں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ٹھیک ہے (تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔'' وہ شخص مشرکوں سے لڑتا ہوا شہید ہو گیا اور آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے اور ہر مرتبہ ایک ایک انصاری سامنے آتا رہا اور اپنے پیش رو کی طرح مشرکوں سے لڑتے ہوئے قتل ہوتا رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ باقی رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''مشرکوں کی قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟'' تو حضرت طلحہ ؓ فرمانے لگے: ''میں۔'' حضرت طلحہ ؓ نے گیارہ انصاریوں کے بقدر لڑائی کی، دوران لڑائی ان کے ہاتھ پر وار ہوا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں، انھوں نے ''حس'' کہا (یعنی سی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ »①

''اگر تو ''بسم اللہ'' کہتا تو فرشتے سب لوگوں کے سامنے تجھے اٹھا لیتے۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو واپس لوٹا دیا (یعنی ان کا زور ٹوٹ گیا)۔''

حضرت طلحہ ؓ کا یہ ہاتھ کتنا خوش نصیب ہاتھ تھا، جو امام الانبیاء کی حفاظت کرتے ہوئے شل ہوا۔

حضرت قیس ؓ فرماتے ہیں:

''میں نے حضرت طلحہ ؓ کا ہاتھ دیکھا، جو نبی کریم ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے

---

① سنن نسائی، كتاب الجهاد، باب ما يقول من يطعنه العدو: ٣١٥١۔ علامہ البانی ؒ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

زخمی ہوا۔"①

حضرت طلحہ ؓ گڑھے میں گر گئے تھے اور ان کے جسم پر کم و بیش ستر زخم تھے۔②

حضرت سعد ؓ کے سامنے جبریل اور میکائیل ؊ کا نزول

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں:

« لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ، عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ (وَ فِي رِوَايَةٍ) يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ »③

"بلاشبہ میں نے احد کے دن دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے دائیں بائیں دو شخص سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے انھیں نہیں دیکھا، (ایک روایت میں ہے) وہ حضرت جبریل ؈ اور حضرت میکائیل ؈ تھے۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ بڑے سعادت مند تھے کہ انھوں نے ملائکہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، اس سے بڑھ کر یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد ؓ سے فرمایا:

"اے سعد! تیر پھینکو، تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔"④

---

① صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ احد: ۴۰۶۳۔

② فتح الباری: ۳۵۹/۷۔

③ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب اکرامہ ﷺ بقتال الملائکۃ معہ ﷺ: ۲۳۰۶۔

④ مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضل سعد بن ابی وقاص ؓ: ۲۴۱۱۔

اور حضرت سعد ؓ خود فرماتے ہیں:

« لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ »①

"رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا (یعنی فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں)۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ دنیا ہی میں جنت کی بشارت پانے والے ہیں۔

شرکائے بدر کے لیے فرشتوں کا نزول

معرکہ بدر میں شامل ہونے والوں کی شان و عظمت کو نہ تو تولا جا سکتا ہے اور نہ ان کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، تاہم ان کے لیے فرشتوں کے لشکروں کا نازل ہونا بڑی رفعت کی بات ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ○ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴾

[آل عمران: ۱۲۳۔ ۱۲۵]

"معرکہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے عین اس وقت تمھاری مدد کی جب تم بڑی کمزور حالت میں تھے، اس لیے اللہ ہی سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار ہو (اور یہ شکر گزاری

---

① صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضل سعد بن وقاص ؓ: ۲۴۱۲۔

باعث نصرت اور امداد ہو)۔ جب آپ مومنوں کو یہ کہہ (کر تسلی دے) رہے تھے کہ کیا آسمان سے تین ہزار فرشتے اتار کر اللہ تعالیٰ کا تمھاری مدد کرنا تمھیں کافی نہ ہوگا؟ کیوں نہیں! بلکہ اگر تم صبر اور پرہیزگاری اختیار کرو اور یہ لوگ اسی وقت تمھارے پاس آجائیں تو تمھارا رب تمھاری امداد پانچ ہزار فرشتوں سے کرے گا جن پر نشان ہوں گے۔"

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴾ [الانفال: ۹]

"میں ایک ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کروں گا جو آگے پیچھے آئیں گے۔"

تیسرے مقام پر اہل بدر کو تسلی اور مالک کائنات کی خود اہل بدر کے ساتھ معیت کے بارے ارشاد ربانی ہے:

﴿ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴾ [الانفال: ۱۲]

"(اس وقت کو یاد کرو) جب آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمھارا ساتھی ہوں، سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ، میں ابھی کفار کے دلوں میں رعب ڈالے دیتا ہوں۔ سو تم ان کی گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور پر مارو۔"

غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ کے لگ بھگ تھی، لیکن مدمقابل ایک ہزار کا آہن پوش لشکر تھا، اللہ کے حبیب ﷺ نے جب دیکھا تو قبلہ رو ہو کر بارگاہ الٰہی میں دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے اور فرمایا

«اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ»

"اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما دے، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عہد اور وعدے کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! اگر اہل اسلام کی یہ جماعت ملیامیٹ ہوگئی تو زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے گی۔"

آپ ﷺ مسلسل قبلہ رو ہاتھ پھیلائے دعا کرتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی چادر مبارک کندھے سے سرک گئی، صدیق اکبر ؓ نے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول! بس کیجیے، آپ نے اپنے رب سے بڑی دعا کر لی ہے۔"

ادھر مولائے کریم نے تسلی اور سکینت نازل فرمائی:

﴿ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴾ [الانفال: ۹]

"(اس وقت کو یاد کرو) جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمھاری فریاد سن لی کہ میں تمھیں ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو لگاتار چلے آئیں گے۔" ①

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی فرشتوں سے مدد کی۔

حضرت رفاع بن رافع ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور سوال کیا:

"آپ لوگوں میں بدر میں حاضر ہونے والوں کا کیا مقام ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ سب مسلمانوں سے افضل ہیں۔" یا اسی طرح کی کوئی بات کی تو

---

① صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب الامداد بالملائكة في غزوة بدر: ۱۷۶۳۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: "اسی طرح ہم میں بھی وہ فرشتے افضل ہیں جو میدان بدر میں حاضر ہوئے تھے۔" ①

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف دیکھا اور فرمایا:

« اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ » ②

"(اے اہل بدر!) جو چاہو کرو، تمھارے لیے جنت واجب کر دی یا (کہا) میں نے تمھیں بخش دیا ہے۔"

غزوۂ بنی قریظہ و احزاب والوں کے لیے فرشتوں کا نزول

اس غزوہ کی کیفیت کو دیکھ کر مسلمانوں کے قدم ڈگمگا گئے اور بد دلی کی کیفیت پیدا ہوگئی، کلیجے منہ کو آنے لگے، لیکن قربان جاؤں اللہ کے حبیب ﷺ پر جو اس سخت پریشانی کی حالت میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تسلی دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں:

« اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْأَنْصَارِ » ③

"اے میرے رب! آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں، تو میرے مہاجر اور انصار صحابہ کو بخش دے۔"

اور حالت یہ ہے کہ پیٹوں پر پتھر بندھے ہوئے ہیں اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس موقع پر کیا ردعمل ہے، سبحان اللہ! مٹی اٹھا رہے تھے اور فرما رہے تھے۔

---

❶ بخاري، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة بدرا: ٣٩٩٢۔

❷ بخاري، كتاب المغازي، باب فضل من شهد بدرًا: ٣٩٨٣۔

❸ بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الاحزاب: ٤٠٩٨۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

"ہم نے محمد (ﷺ) کی جہاد پر اس وقت تک بیعت کی ہے جب تک ہمارے جسم میں خون کا آخری قطرہ باقی ہے۔"

اور ایک روایت میں ہے ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

"ہم نے محمد (ﷺ) کی اسلام (کی خدمت) پر اس وقت تک بیعت کی ہے جب تک سر تن سے جدا نہیں ہو جاتا۔"

اور اللہ کے حبیب ﷺ فرما رہے تھے ؎

اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَةِ ①

"اللہ! بے شک خیر تو صرف آخرت میں ہے، تو میرے مہاجرین و انصار میں برکت ڈال دے۔"

ایسے سخت اور سنگین حالات میں اللہ کریم اپنے بندوں کو حوصلہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ

---

❶ صحيح بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الاحزاب: ٤٠٩٩، ٤١١٠۔ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة الاحزاب وهي الخندق: ١٨٠٤، ١٨٠٥۔

الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ○ هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ○ ﴾ [الاحزاب: ۹۔۱۱]

”اے ایمان والو! اللہ نے جو تم پر احسان کیا اسے یاد کرو، جب تمھارے مقابلے میں بڑے لشکر آئے، پھر ہم نے ان کے مقابلے میں تند و تیز آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنھیں تم نے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب کو دیکھتا ہے۔ جب دشمن تمھارے پاس اوپر سے اور نیچے سے چڑھ آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے اور تم اللہ کی نسبت (طرح طرح کے) گمان کرنے لگے، یہیں مومن آزمائے گئے اور پوری طرح جھنجوڑ دیے گئے۔“

غزوۂ خندق ہی میں جبریل امین ؑ سامان حرب سے مسلح رسول کریم ﷺ کو پیغام دیتے ہیں: ”اللہ کی قسم! میں نے ابھی ہتھیار نہیں کھولے۔“ یہ بات صحیح بخاری میں موجود ہے، سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں:

« أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَ وَضَعَ السِّلَاحَ وَ اغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَ قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ؟ قَالَ هَاهُنَا، وَ أَوْمَأَ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »①

”رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ خندق سے لوٹے اور انھوں نے ہتھیار اتارے اور غسل کیا، تو اسی وقت جبریل ؑ آن پہنچے، ان کا سر غبار آلود تھا، کہنے لگے: ”آپ نے ہتھیار اتار دیے؟ اللہ کی قسم! میں نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں کھولے۔“ رسول

---

① صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الغسل بعد الحرب و الغبار: ۲۸۱۳۔

اللہ ﷺ نے پوچھا: ”اب کہاں کا ارادہ ہے؟“ انھوں نے ایک طرف اشارہ کیا یعنی بنو قریظہ کی طرف۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: ”پھر رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کی طرف نکلے۔“

غزوۂ حنین والوں کے لیے فرشتوں کا نزول

حنین ہوازن اور ثقیف کا مسکن تھا، دونوں قبیلے تیر اندازی میں مشہور تھے اور یہ مسلمانوں کے خلاف لڑنے کی تیاری کر رہے تھے، جس کا علم رسول اللہ ﷺ کو ہوا تو آپ ﷺ بارہ ہزار کا لشکر لے کر ان قبیلوں سے جنگ کے لیے حنین تشریف لے گئے۔ یہ فتح مکہ کے بعد شوال کا واقعہ ہے۔

کفار نے بہت زیادہ تیاری کی ہوئی تھی، ان کے تیر انداز کمین گاہوں میں چھپے ہوئے تھے، ادھر چند نے مسلمانوں نے اپنی کثرت پر ناز کیا اور اللہ پر توکل گنوا بیٹھے تو اللہ رب العزت کو یہ بات پسند نہ آئی۔ چنانچہ ہوازن کے تیر اندازوں نے اچانک تیر برسانے شروع کیے تو مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔ میدان میں صرف سو کے قریب مسلمان رہ گئے، آپ ﷺ صحابہ کو پکار رہے تھے اور کبھی یہ کلمہ پڑھتے:

« أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ »①

”میں (سچا) نبی ہوں، جھوٹا نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“

حضرت عباس ؓ نے مسلمانوں کو جمع کرنے کے لیے آواز لگائی تو ان کی آواز سن کر

---

① صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب قول اللّٰه تعالی ” وَ يَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ “: ۴۳۱۶۔ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب غزوة حنین: ۱۷۷۶۔

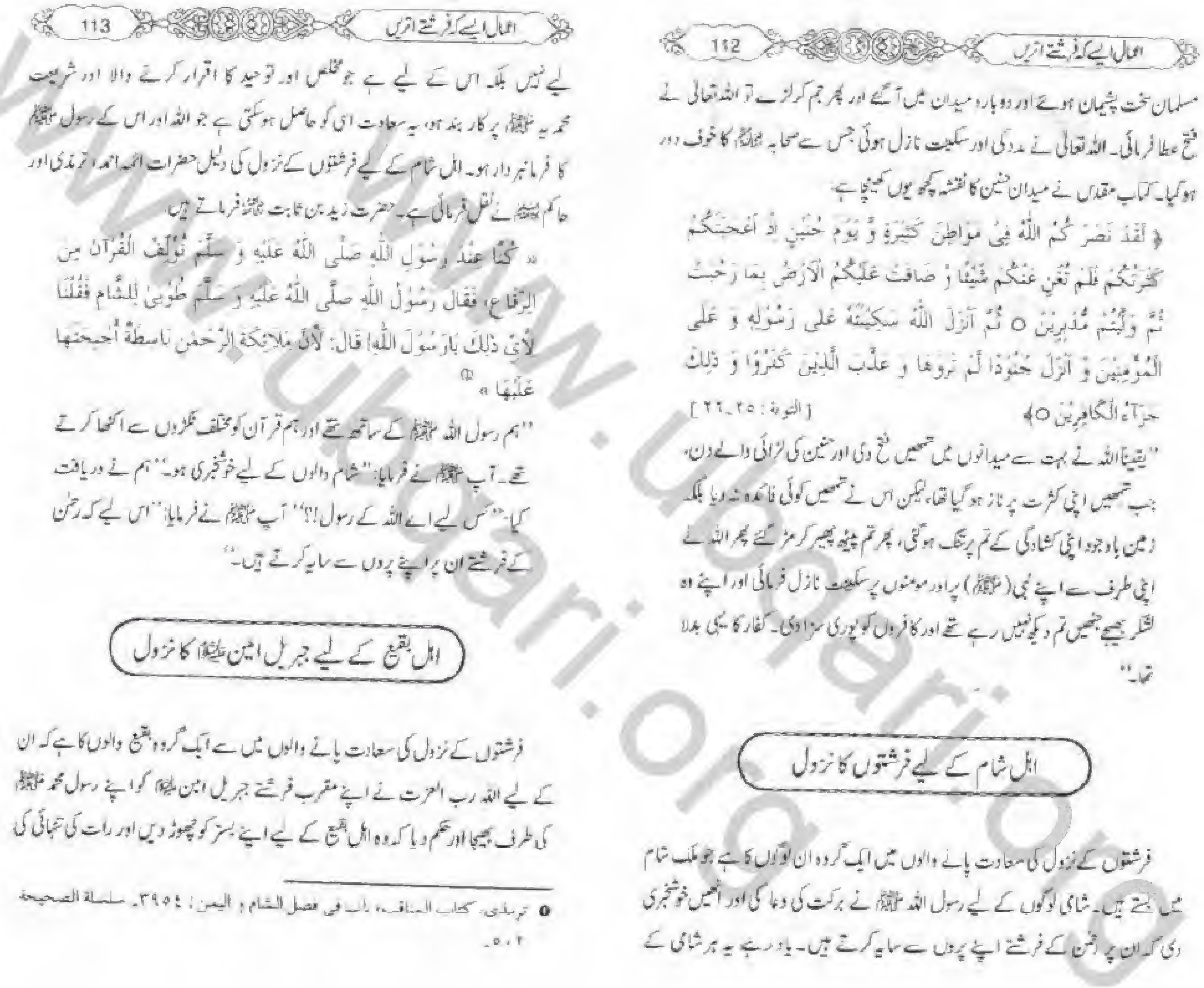

مسلمان سخت پشیمان ہوئے اور دوبارہ میدان میں آگئے اور پھر جم کر لڑے تو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور سکینت نازل ہوئی جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا خوف دور ہو گیا۔ کتاب مقدس نے میدان حنین کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:

﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ○ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ○﴾ [التوبة: ٢٥-٢٦]

”یقیناً اللہ نے بہت سے میدانوں میں تمھیں فتح دی اور حنین کی لڑائی والے دن، جب تمھیں اپنی کثرت پر ناز ہو گیا تھا، لیکن اس نے تمھیں کوئی فائدہ نہ دیا بلکہ زمین باوجود اپنی کشادگی کے تم پر تنگ ہو گئی، پھر تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے نبی (ﷺ) پر اور مومنوں پر سکینت نازل فرمائی اور اپنے وہ لشکر بھیجے جنھیں تم دیکھ نہیں رہے تھے اور کافروں کو پوری سزا دی۔ کفار کا یہی بدلا تھا۔“

اہل شام کے لیے فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول کی سعادت پانے والوں میں ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو ملک شام میں بستے ہیں۔ شامی لوگوں کے لیے رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کی اور انھیں خوشخبری دی کہ ان پر رحمن کے فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں۔ یاد رہے یہ ہر شامی کے

لیے نہیں بلکہ اس کے لیے ہے جو مخلص اور توحید کا اقرار کرنے والا اور شریعت محمدیہ ﷺ پر کاربند ہو، یہ سعادت اسی کو حاصل ہو سکتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرمانبردار ہو۔ اہل شام کے لیے فرشتوں کے نزول کی دلیل حضرات ائمہ احمد، ترمذی اور حاکم رحمہم اللہ نے نقل فرمائی ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لِأَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا» ①

”ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم قرآن کو مختلف ٹکڑوں سے اکٹھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شام والوں کے لیے خوشخبری ہو۔“ ہم نے دریافت کیا: ”کس لیے اے اللہ کے رسول!؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس لیے کہ رحمن کے فرشتے ان پر اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں۔“

اہل بقیع کے لیے جبریل امین علیہ السلام کا نزول

فرشتوں کے نزول کی سعادت پانے والوں میں سے ایک گروہ بقیع والوں کا ہے کہ ان کے لیے اللہ رب العزت نے اپنے مقرب فرشتے جبریل امین علیہ السلام کو اپنے رسول محمد ﷺ کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ وہ اہل بقیع کے لیے اپنے بستر کو چھوڑ دیں اور رات کی تنہائی کی

---

① ترمذي: كتاب المناقب، باب في فضل الشام و اليمن: ٣٩٥٤۔ سلسلة الصحيحة ٥٠٢۔

گھڑیوں میں اپنے رب سے اہل بقیع کے لیے بخشش کی دعائیں مانگیں۔ چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام اہل بقیع کے لیے نازل ہوئے اور نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور انھیں اپنے رب کا حکم سنایا۔ اس حقیقت کو حضرات ائمہ احمد، نسائی اور امام مسلم ؒ نے نقل فرمایا ہے۔

محمد بن قیس بن مخرمہ بن المطلب نے ایک دن کہا:

''کیا میں اپنی اور اپنی ماں کی بات نہ بتاؤں؟'' ہم نے سمجھا کہ شاید وہ اپنی حقیقی والدہ کی بات کر رہے ہیں۔ کہنے لگے: ''حضرت عائشہ ؓ نے پوچھا: ''کیا میں تمھیں اپنی اور رسول اللہ ﷺ کی روداد نہ سناؤں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں! کیوں نہیں!'' تو فرمانے لگیں: ''ایک رات جس رات رسول اللہ ﷺ کے قیام کی باری میرے ہاں تھی، آپ ﷺ گھر آئے اور اپنی چادر رکھ دی، جوتے اتار کر پاؤں کے قریب رکھ دیے اور اپنی چادر کا ایک حصہ بستر پر بچھا کر لیٹ گئے، تھوڑی دیر بعد جب انھیں اندازہ ہوا کہ میں سو چکی ہوں تو آہستہ سے چادر اٹھائی، چپکے سے جوتے پہنے اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئے، پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ چنانچہ میں نے بھی اوڑھنی سر پر رکھی اور تیار ہو گئی، پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتی رہی حتیٰ کہ آپ ﷺ بقیع میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ دیر تک ٹھہرے رہے پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر دعا کی، جب آپ ﷺ واپس آئے تو میں بھی واپس آ گئی۔ آپ ﷺ نے تیز تیز قدم اٹھائے تو میں بھی تیز ہو گئی، آپ ﷺ نے دوڑنا شروع کیا تو میں بھی دوڑنے لگی۔ آپ ﷺ پہنچے تو میں بھی پہنچ گئی لیکن ذرا پہلے۔ بس میں لیٹی ہی تھی کہ آپ ﷺ تشریف لے آئے، پوچھا: ''اے عائشہ! سانس کیوں پھول رہا ہے؟'' میں نے کہا: ''کوئی بات نہیں۔'' فرمایا: ''بتا دو تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ علیم و خبیر بتا

دے گا۔'' میں نے کہا: ''میرے والدین آپ ﷺ پر نثار ہوں'' اور پھر ساری بات بتا دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ کالا سایہ جو میرے آگے تھا وہ تم تھیں؟'' میں نے کہا: ''ہاں!'' پھر آپ ﷺ نے میرے سینے پر زور سے ہاتھ مارا جس سے مجھے تکلیف ہوئی، پھر فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) تمھارے ساتھ ناانصافی کریں گے (یعنی میں کسی اور بیوی کے پاس چلا جاؤں گا؟)'' تب میں نے کہا: ''جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے (یعنی اگر آپ کسی اور بیوی کے پاس جاتے تو بھی اللہ دیکھتا تھا)۔'' پھر آپ ﷺ نے حقیقت حال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

« فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي، فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ، وَ قَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ، وَ ظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ، وَ خَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: قُولِي: اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُسْلِمِينَ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَ الْمُسْتَأْخِرِينَ، وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ » ①

''جب تو نے دیکھا اس وقت جبریل امین علیہ السلام آئے تھے، انھوں نے مجھے آہستہ سے بلایا تاکہ تمھیں خبر نہ ہو، میں نے بھی آہستہ سے جواب دیا تاکہ تمھیں خبر نہ ہو۔ وہ تمھارے پاس نہیں آ سکتے تھے کیونکہ تم نے کپڑے اتار لیے تھے، میرا خیال تھا کہ تم سو چکی ہو، تمھیں جگانا پسند نہیں کیا اور مجھے اندیشہ تھا کہ تم ڈرو گی۔ جبریل

---

① صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور و الدعاء لاھلھا: ۹۷۴۔

امین علیہ السلام نے آکر کہا: ”تمھارے رب نے حکم دیا ہے کہ اہل بقیع کے پاس جا کر ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا: ”اے اللہ کے رسول! میں (ایسے موقع پر) ان کے لیے کیا کہا کروں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

”کہو! مومن اور مسلمان گھر والوں پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں پر رحمت فرمائے، ہم بھی ان شاء اللہ تمھارے پاس پہنچنے والے ہیں۔“

کتنی عظمت والے ہیں اہل بقیع کہ جن کا رب جبریل امین علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کو حکم کرے کہ اہل بقیع کے لیے دعا کرو۔ سچ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں تو اللہ سبحانہ ان کا ہو جاتا ہے۔

* * *

باب سوم

وہ اعمال

کہ جن کی نحوست سے فرشتے دور بھاگیں

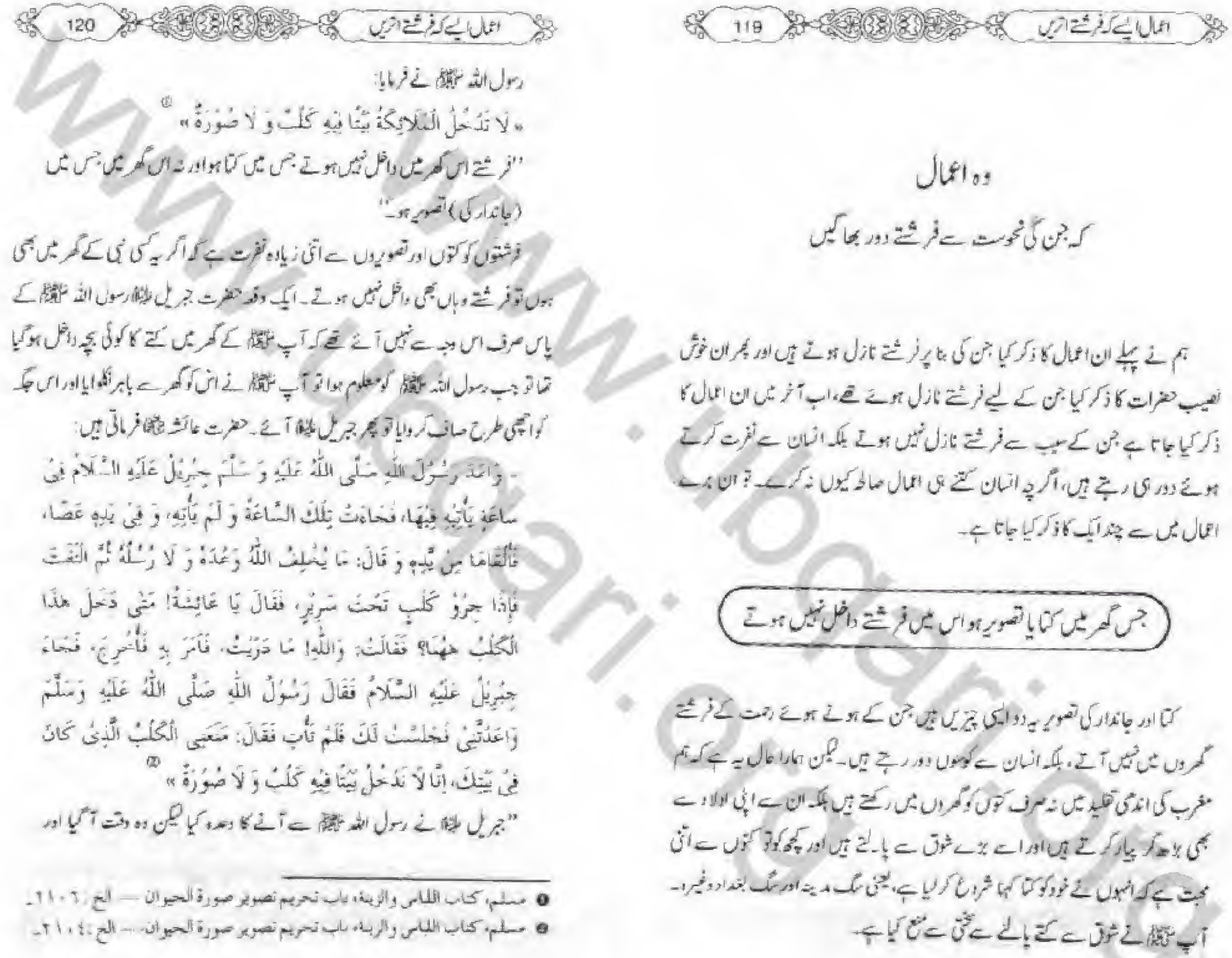

وہ اعمال

کہ جن کی نحوست سے فرشتے دور بھاگیں

ہم نے پہلے ان اعمال کا ذکر کیا جن کی بنا پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور پھر ان خوش نصیب حضرات کا ذکر کیا جن کے لیے فرشتے نازل ہوتے تھے، اب آخر میں ان اعمال کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے سبب سے فرشتے نازل نہیں ہوتے بلکہ انسان سے نفرت کرتے ہوئے دور ہی رہتے ہیں، اگرچہ انسان کتنے ہی اعمال صالحہ کیوں نہ کرے۔ تو ان برے اعمال میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

کتا اور جاندار کی تصویر یہ دو ایسی چیزیں ہیں جن کے ہوتے ہوئے رحمت کے فرشتے گھروں میں نہیں آتے، بلکہ انسان سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ ہم مغرب کی اندھی تقلید میں نہ صرف کتوں کو گھروں میں رکھتے ہیں بلکہ ان سے اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر پیار کرتے ہیں اور اسے بڑے شوق سے پالتے ہیں اور کچھ کو تو کتوں سے اتنی محبت ہے کہ انھوں نے خود کو کتا کہنا شروع کر لیا ہے، یعنی سگ مدینہ اور سگ بغداد وغیرہ۔ آپ ﷺ نے شوق سے کتے پالنے سے سختی سے منع کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَ لَا صُورَةٌ »①

”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں جس میں (جاندار کی) تصویر ہو۔“

فرشتوں کو کتوں اور تصویروں سے اتنی زیادہ نفرت ہے کہ اگر یہ کسی نبی کے گھر میں بھی ہوں تو فرشتے وہاں بھی داخل نہیں ہوتے۔ ایک دفعہ حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس صرف اس وجہ سے نہیں آئے تھے کہ آپ ﷺ کے گھر میں کتے کا کوئی بچہ داخل ہو گیا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو گھر سے باہر نکلوایا اور اس جگہ کو اچھی طرح صاف کروایا تو پھر جبریل علیہ السلام آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« وَاعَدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَاعَةٍ يَأْتِيْهِ فِيْهَا، فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَ لَمْ يَأْتِهِ، وَ فِيْ يَدِهِ عَصًا، فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَ قَالَ: مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَ لَا رُسُلُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرٍ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ! مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا؟ فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا دَرَيْتُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَجَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتَنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ فَقَالَ: مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ، إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَ لَا صُوْرَةٌ »②

”جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے آنے کا وعدہ کیا لیکن وہ وقت آ گیا اور

---

① مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان — الخ: ۲۱۰۶۔

② مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان — الخ: ۲۱۰۴۔

جبریل علیہ السلام آئے، اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی، آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اس کے رسول (یعنی فرشتے) بھی۔'' پھر آپ ﷺ نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک کتے کا پلا (بچہ) چارپائی تلے دکھائی دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! یہاں یہ پلا کب آیا؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ''اللہ کی قسم! مجھے کوئی خبر نہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے حکم دیا، وہ پلا باہر نکالا گیا تو اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام آئے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمھارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے؟'' انھوں نے کہا: ''یہ کتا جو آپ ﷺ کے گھر میں تھا، اس نے مجھے روکے رکھا تھا، ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

ابوداود کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں پانی چھڑکا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَتَانِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ لِي أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَ كَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ » ①

''میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور مجھے کہا: ''میں تمھارے پاس گزشتہ رات آیا تھا لیکن مجھے آپ کے پاس آنے سے ان تصویروں نے روک دیا جو آپ کے دروازے پر تھی۔'' تو اس وقت گھر میں ایک باریک کپڑے کے پردے تھے جس میں تصویریں تھیں۔''

---

① ابوداود، کتاب اللباس، باب في الصور: ٤١٥٨۔

غور کیا جائے کہ پوری انسانیت کے رہبر حضرت محمد ﷺ اور ان کے پیارے نواسے حسنین رضی اللہ عنہما نوجوانان جنت کے سردار کے گھر میں تصاویر اور کتا موجود ہوں تو ان کے گھر میں بھی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، تو میرے اور آپ کے گھر کی کیا حیثیت اور وقعت ہے جن میں تصاویروں اور کتوں کا ہونا ایک معمولی سی بات ہے، جسے گناہ ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ ہمارے گھروں میں کپڑوں اور جوتوں پر تصاویر موجود ہیں، پھر کیسے ممکن ہے کہ ہمارے گھروں میں رحمت کے فرشتے داخل ہوں، رحمت ہمارے گھر میں اترے اور سکینت ہمارے دلوں کو اطمینان پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان آفات سے محفوظ فرمائے۔

(آمین یا رب العالمین!)

گھر میں چرند پرند کی تصاویر لٹکانے سے بھی فرشتے نہیں آتے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

« قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَ قَدْ سَتَرْتُ عَلَى بَابِي دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ » ①

''رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا ہوا تھا، جس پر پروں والے گھوڑوں کی تصاویر تھیں، آپ ﷺ نے حکم دیا تو میں نے اسے پھاڑ ڈالا۔''

ایک حدیث میں ہے کہ اس میں پرندوں کی تصاویر تھیں اور ایک میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

---

① مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان... الخ: ٢١٠٧۔ بخاری، کتاب اللباس، باب ما وطئ من التصاویر: ٥٩٥٥۔

''میں نے ایک چھوٹا تکیہ (یا گدا) خریدا جس میں تصویریں تھیں، جب آپ ﷺ نے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہ آئے، میں نے دیکھا آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ ہے۔ میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول ﷺ سے، میرا کیا گناہ ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تکیہ اور (گدا) کیسا ہے؟'' میں نے کہا: ''اسے میں نے آپ ﷺ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے خریدا ہے۔''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ، وَ يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ » ①

''جنھوں نے یہ تصویریں بنائی ہیں انھیں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا ان میں جان ڈالو؟'' پھر فرمایا: ''جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔''

جس قافلہ میں گھنٹی یا کتا ہو اس میں فرشتے نہیں ہوتے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَ لَا جَرَسٌ » ②

---

① صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان ..... الخ: ۲۱۰۷۔ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامۃ: ۵۹۵۱۔

② مسلم، کتاب اللباس، باب کراھیۃ الکلب والجرس فی السفر: ۲۱۱۳۔

''فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ گھنٹا (میوزک، گھڑیال، جھنکار وغیرہ) ہو یا کتا ہو۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

« اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ » ①

''گھنٹا شیطان کا باجا ہے۔''

لیکن افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ہر سفر میں گھنٹے، باجے، موسیقی اور ناچ گانا شامل ہوتے ہیں بلکہ ان کے بغیر نہ سواریاں سفر کرتی ہیں اور نہ گاڑیوں کے ڈرائیور گاڑیاں چلاتے ہیں (الا ماشاء اللہ)۔ اس کے برعکس مسلم ہی میں ہے کہ نیک اور متقی مسافر کے ساتھ فرشتہ سفر کرتا ہے اور اس کا محافظ بن جاتا ہے۔

کافر کی لاش، نشئی، جنبی اور خلوق خوشبو لگانے والے سے فرشتوں کی دوری

حضرت بریدہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

« أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ جِيفَةُ الْكَافِرِ، وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ، وَ الْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ ۔ وَ فِيْ رِوَايَةٍ ۔ اَلسَّكْرَانُ » ②

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں کہ فرشتے ان کے قریب

---

① مسلم، کتاب اللباس، باب کراھیۃ الکلب والجرس فی السفر: ۲۱۱۴۔

② سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب فی الخلوق للرجال: ۴۱۷۹۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ لفظ "سکران" مسند بزار میں ہے، دیکھیے صحیح الجامع الصغیر: ۳۰۶۰۔ امام البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

نہیں جاتے، ایک تو کافر کی لاش، دوسرا وہ شخص جو خلوق خوشبو لگائے ہوئے ہو (یہ ایک خاص قسم کا خوشبوئی مرکب ہے، جس میں زعفران کی زیادتی ہو) اور تیسرا جنبی مگر یہ کہ وضو کر لے۔" اور ایک حدیث میں ہے کہ نشئی جو نشے میں مدہوش ہو۔"

حضرت عمار بن یاسر ؓ بیان کرتے ہیں:

"میں رات کو اپنے گھر آیا اور میرے دونوں ہاتھ پھٹ گئے تھے، تو میرے گھر والوں نے میرے ہاتھوں پر زعفران کا خلوق لگا دیا، میں صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا، آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ مرحبا کہا اور فرمایا: "جا اور اسے دھو ڈال۔" پھر میں گیا اور اسے دھو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا ایک دھبا باقی رہ گیا تھا، میں نے سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہ دیا اور نہ مرحبا کہا اور فرمایا: "جا اسے دھو ڈال۔" میں گیا اور اسے دھو ڈالا پھر آیا اور سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب دیا اور مرحبا کہا اور فرمایا:

« إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ بِخَيْرٍ، وَ لَا الْمُتَضَمِّخَ بِالزَّعْفَرَانِ وَ لَا الْجُنُبَ وَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا نَامَ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَنْ يَتَوَضَّأَ » ①

"فرشتے کافر کے جنازے پر خیر لے کر نہیں حاضر ہوتے اور نہ اس شخص کے جو زعفران لگائے ہوئے ہو اور نہ جنبی کے لیکن آپ نے جنبی کو سوتے، کھاتے اور

---

① سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب فی الخلوق للرجال: ٤١٧٦۔ شیخ البانی ؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح الجامع الصغیر: ٣٠٦١۔ صحیح الترغیب للالبانی: ١٦٨۔

پیتے وقت رخصت دی کہ (غسل کی بجائے) وضو کر لے۔"

یاد رہے نبی ﷺ نے مرد کو زعفران سے رنگنے سے منع فرمایا ہے۔ ①

جھوٹ بولنے سے فرشتے دور چلے جاتے ہیں

جھوٹ منافق کی علامت ہے۔ شریعت میں جھوٹ کی بہت زیادہ مذمت آئی ہے۔ جھوٹ کے جہاں اور بہت زیادہ مفاسد ہیں وہاں ایک خرابی یہ ہے کہ جھوٹے انسان سے فرشتے دور بھاگتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ » ②

"جب کوئی انسان جھوٹ بولتا ہے تو اس کے جھوٹ کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے۔"

فرشتے پاکیزہ روحوں کے مالک ہیں، نافرمانی اور برائی ان کی فطرت اور سرشت ہی میں نہیں اور جب بندہ جھوٹ بولے تو انہیں اتنا برا لگتا ہے کہ جھوٹ کی بدبو سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔

* * *

---

① ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی الخلوق للرجال: ٤١٧٩۔

② ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الکذب: ١٩٧٢۔

حرز اعظم
الله
سید محمد داود غزنوی
طیبہ قرآن محل
طیبہ قرآن محل

دشمنوں کے شر، جادو جنات کے اثرات، بندشوں سے نجات اور ہر قسم کی تکالیف سے حفاظت کیلئے مولانا داود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا مجرب و آزمودہ وظیفہ

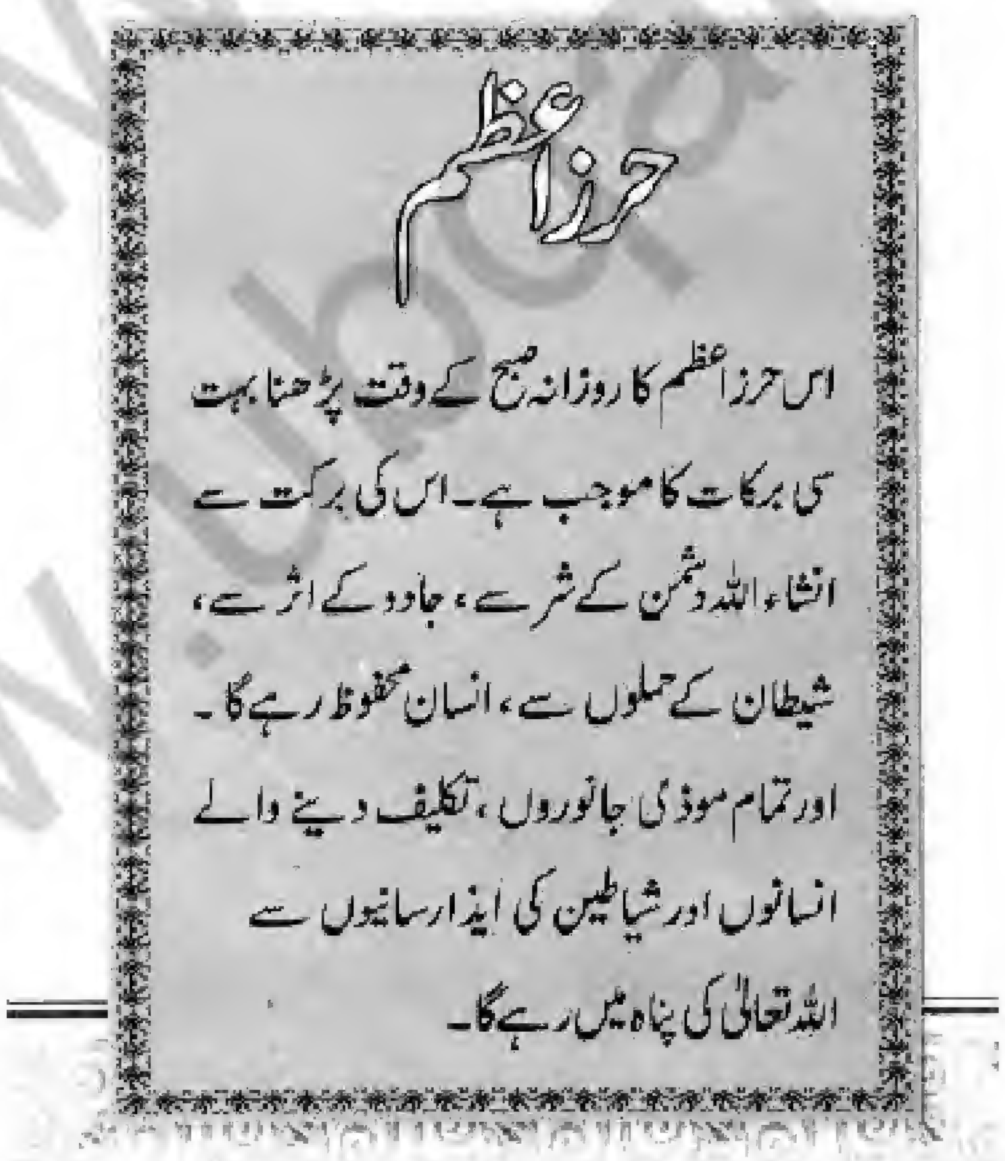

حرز اعظم

اس حرز اعظم کا روزانہ صبح کے وقت پڑھنا بہت سی برکات کا موجب ہے۔ اس کی برکت سے انشاء اللہ دشمن کے شر سے، جادو کے اثر سے، شیطان کے حملوں سے، انسان محفوظ رہے گا۔ اور تمام موذی جانوروں، تکلیف دینے والے انسانوں اور شیاطین کی ایذا رسانیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے گا۔

2

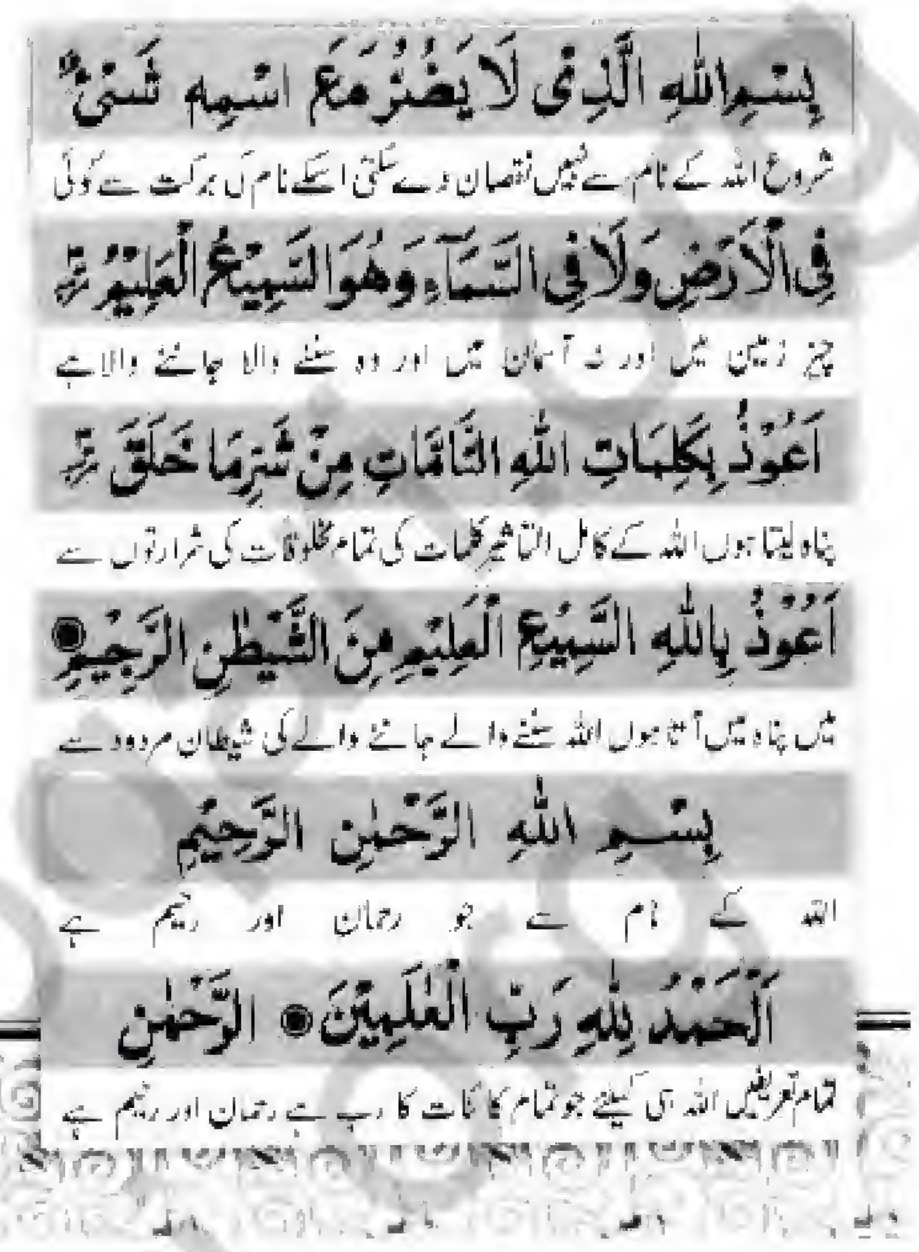

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ

شروع اللہ کے نام سے نہیں نقصان دے سکتی اسکے نام کی برکت سے کوئی

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

پناہ لیتا ہوں اللہ کے کامل التاثیر کلمات کی تمام مخلوقات کی شرارتوں سے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

میں پناہ میں آتا ہوں اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ

تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے جو تمام کائنات کا رب ہے رحمان اور رحیم ہے

3

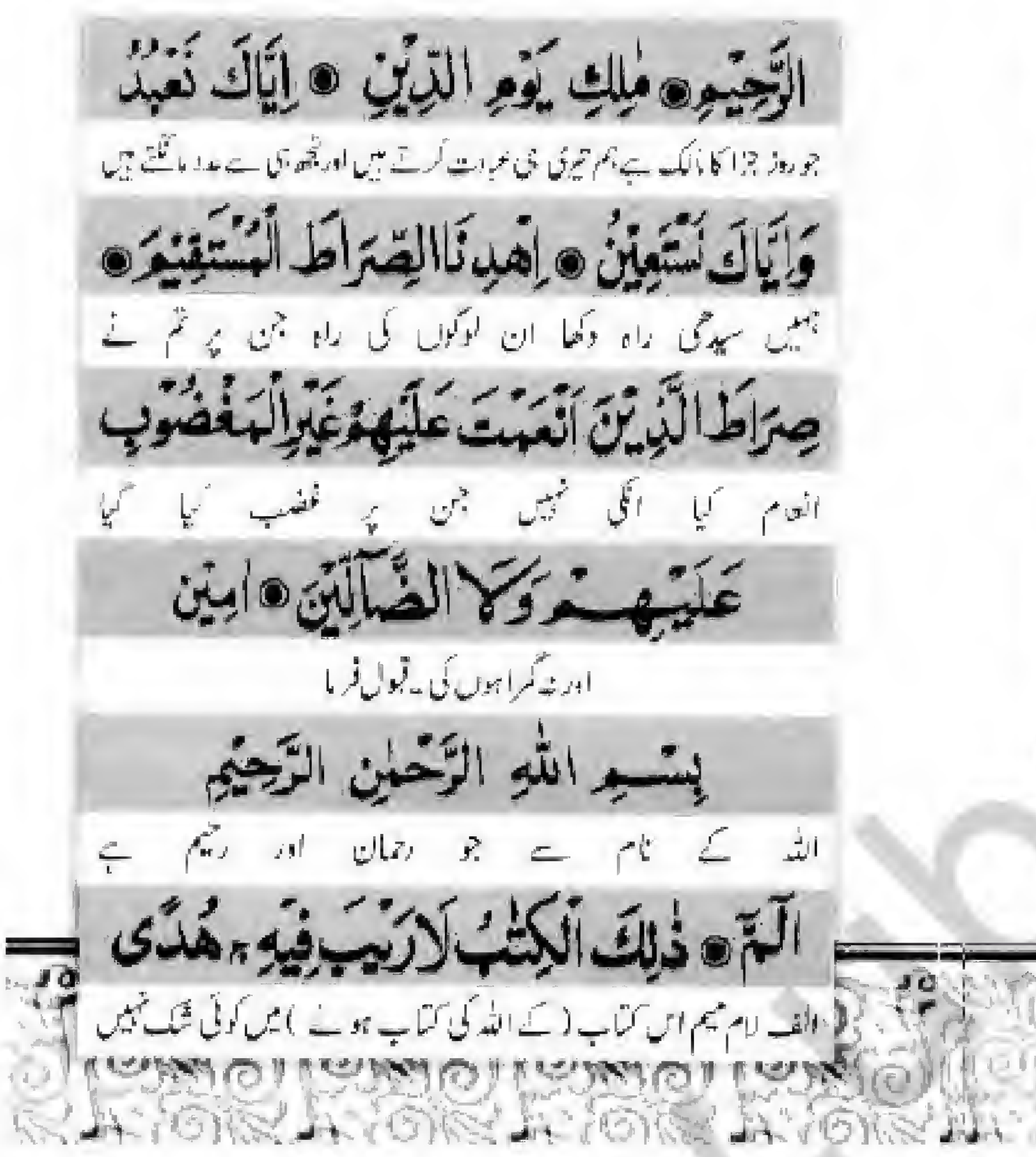

الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ

جو روز جزا کا مالک ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝

ہمیں سیدھی راہ دکھا ان لوگوں کی راہ جن پر تم نے

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ

انعام کیا انکی نہیں جن پر غضب کیا گیا

عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمِیْن

اور نہ گمراہوں کی۔ قبول فرما

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ ۛ هُدًی

الف لام میم اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں

4

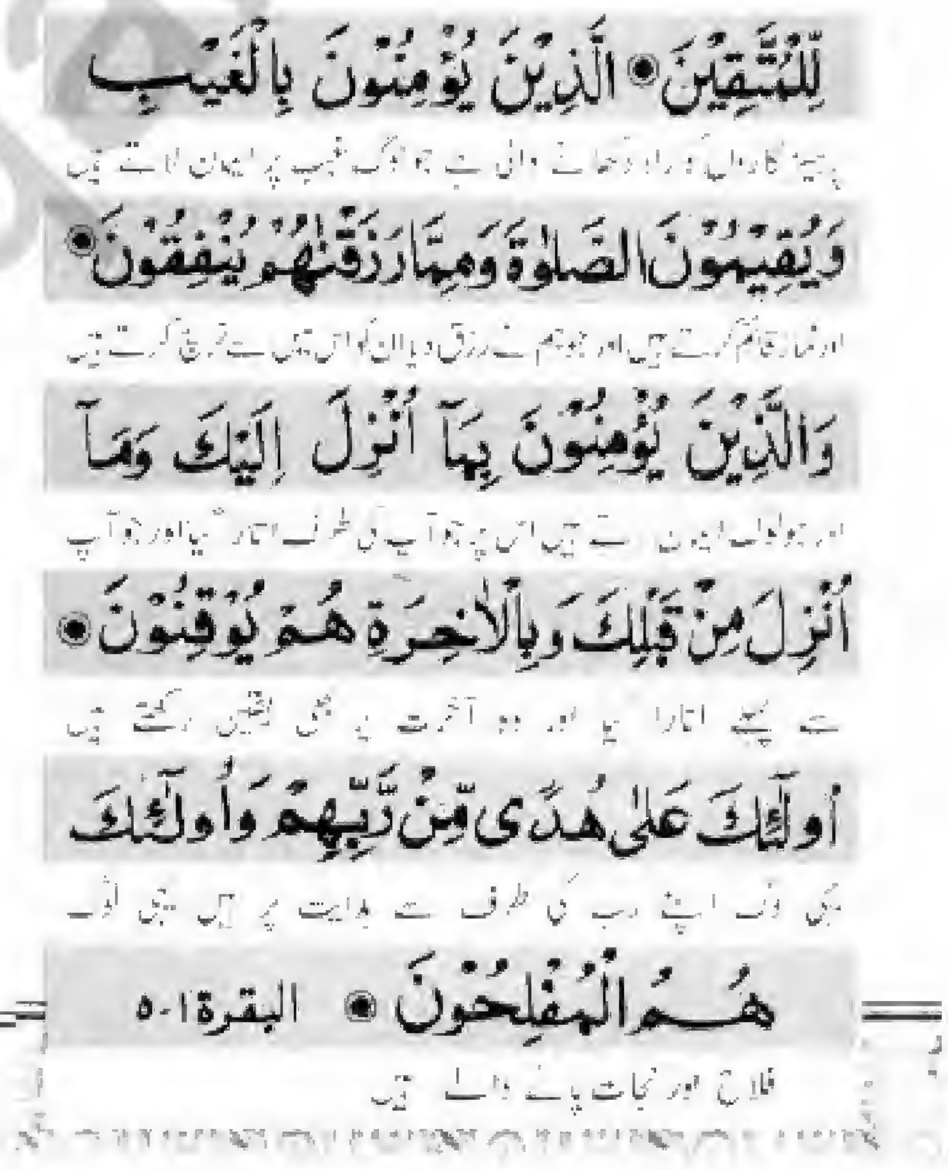

لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ

پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں

وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے رزق دیا ان کو اس میں سے خرچ کرتے ہیں

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ

اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝

سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں

اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں یہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ البقرة ۱-۵

فلاح اور نجات پانے والے ہیں

5

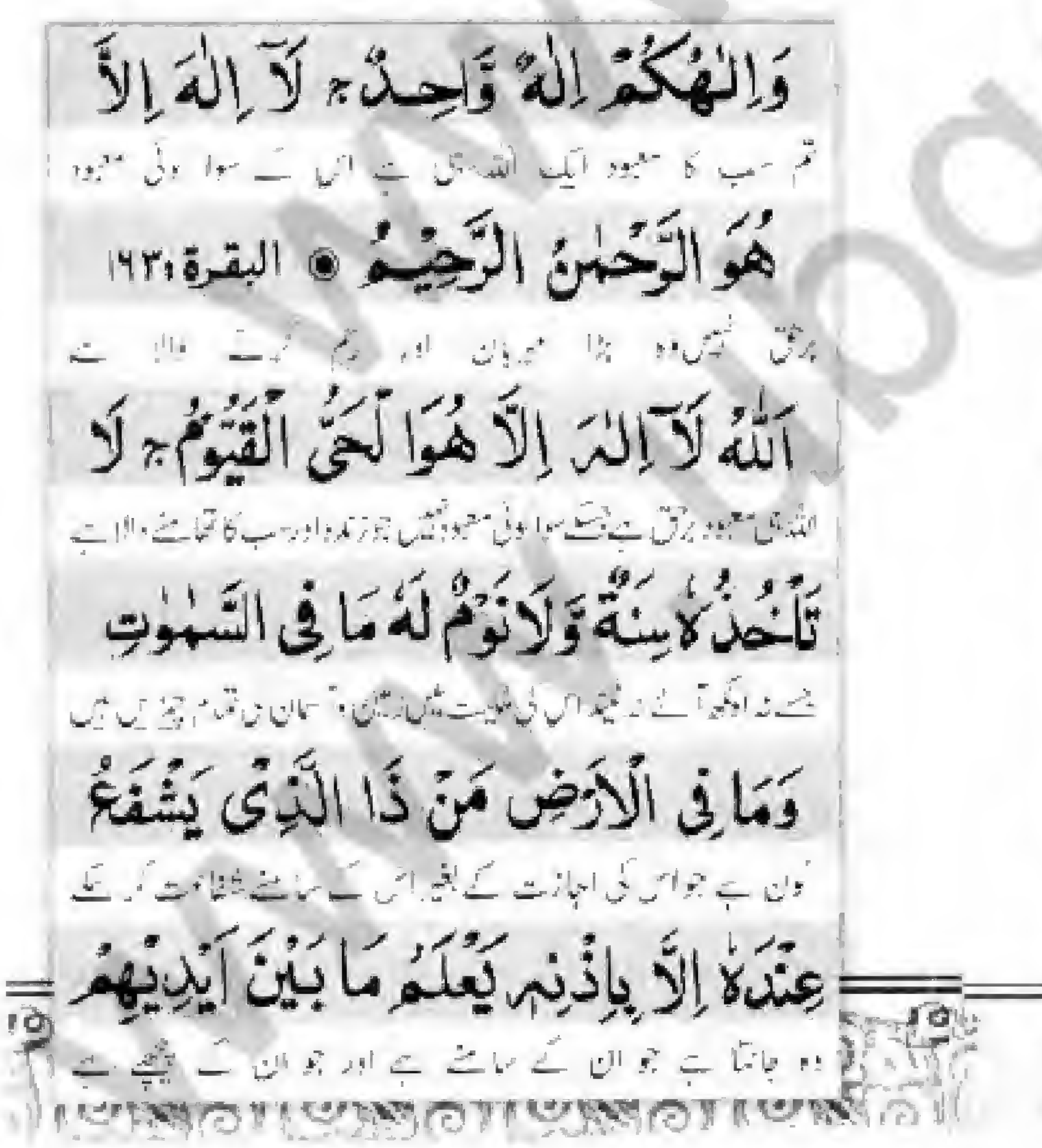

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

تم سب کا معبود ایک اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ البقرة ۱۶۳

برحق نہیں وہ بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا

اللہ ہی معبود برحق ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے

تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں

وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ

کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے

عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ

وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے

6

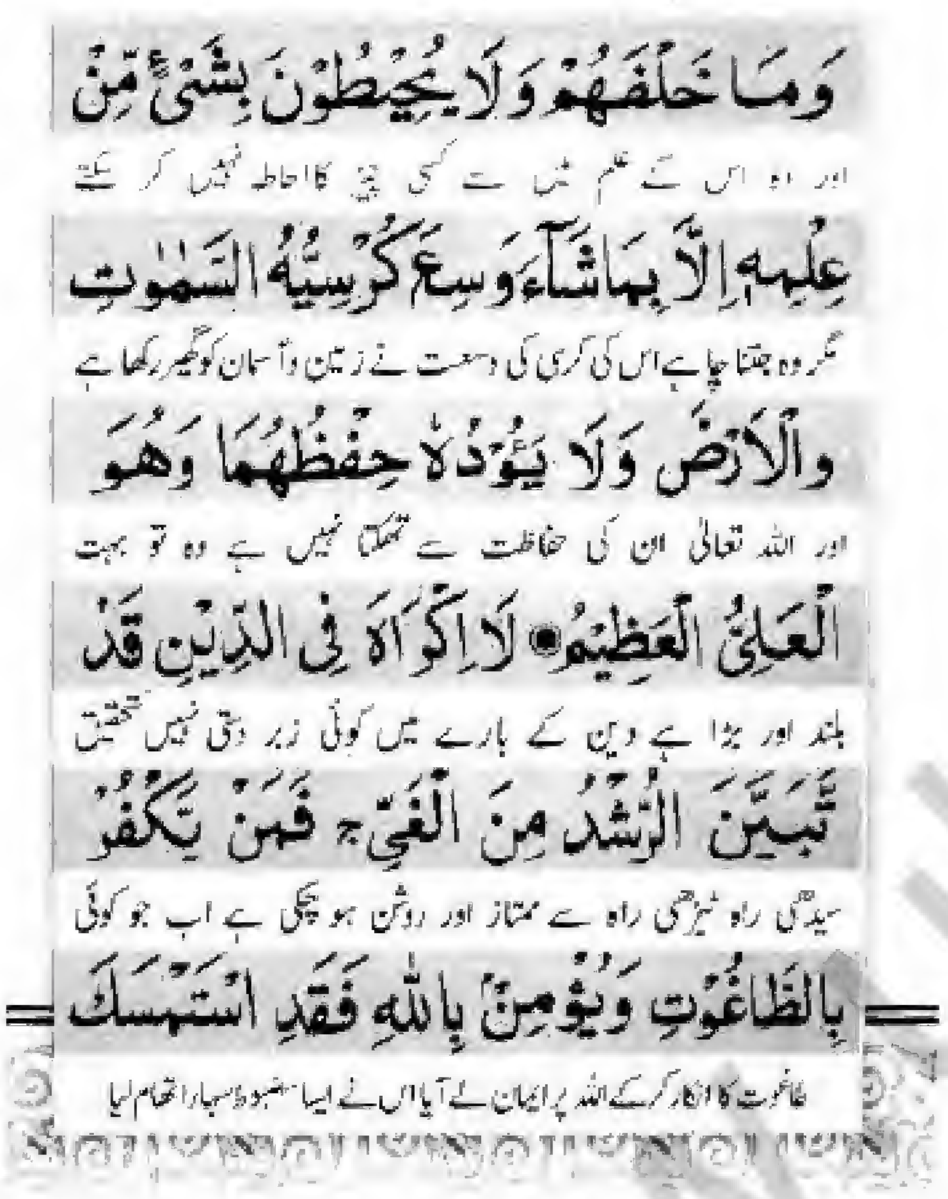

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ

اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے

عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

مگر وہ جتنا چاہے اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے

وَالْاَرْضَ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ

اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے تھکتا نہیں ہے وہ تو بہت

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ

بلند اور بڑا ہے دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں تحقیق

تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج فَمَنْ يَّكْفُرْ

سیدھی راہ ٹیڑھی راہ سے ممتاز اور روشن ہو چکی ہے اب جو کوئی

بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا اس نے ایسا مضبوط سہارا تھام لیا

7

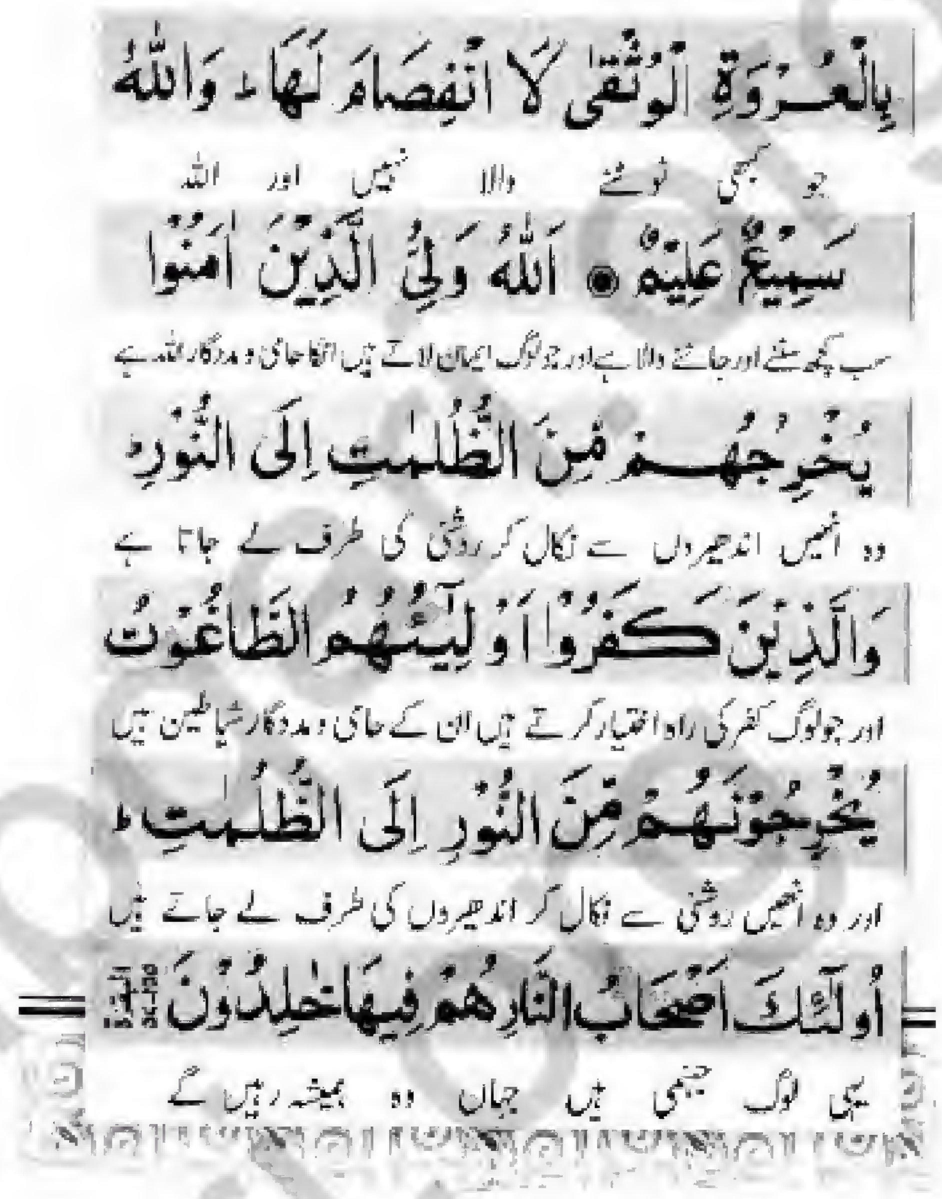

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ

جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں انکا حامی و مددگار اللہ ہے

يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط

وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ

اور جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں ان کے حامی و مددگار شیاطین ہیں

يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط

اور وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

یہی لوگ جہنمی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

8

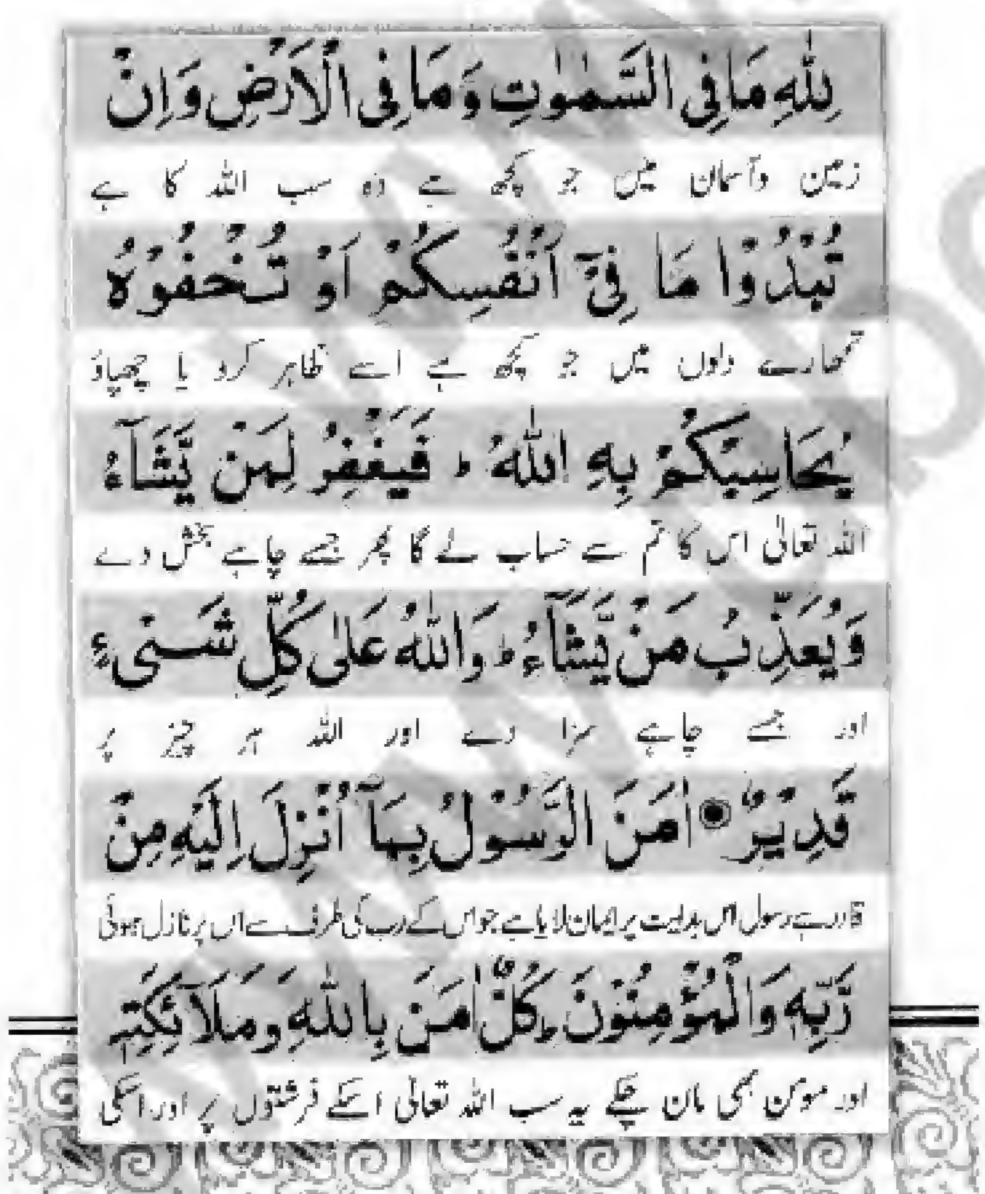

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ

زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کا ہے

تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ

تمھارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

اللہ تعالیٰ اس کا تم سے حساب لے گا پھر جسے چاہے بخش دے

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ

قادر ہے رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی

رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

اور مومن بھی مان چکے یہ سب اللہ تعالیٰ اسکے فرشتوں پر اور اسکی

9

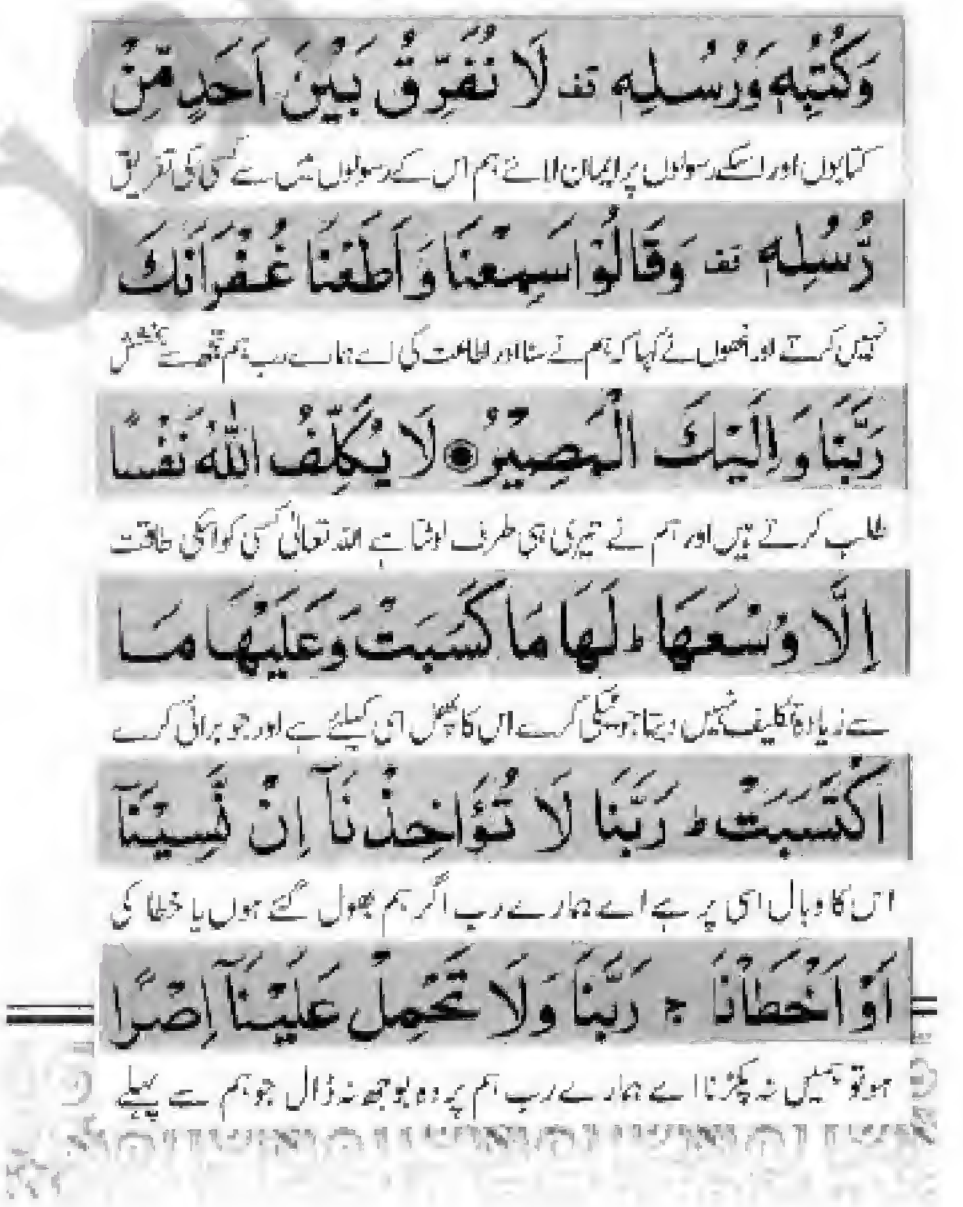

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ

کتابوں اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کی تفریق

رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ

نہیں کرتے اور انھوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب ہم تجھ سے بخشش

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا

طلب کرتے ہیں اور ہم نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی طاقت

اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا

سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو نیکی کرے اس کا پھل اس کیلئے ہے اور جو برائی کرے

اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ

اس کا وبال اسی پر ہے اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی

اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا

ہو تو ہمیں نہ پکڑنا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے

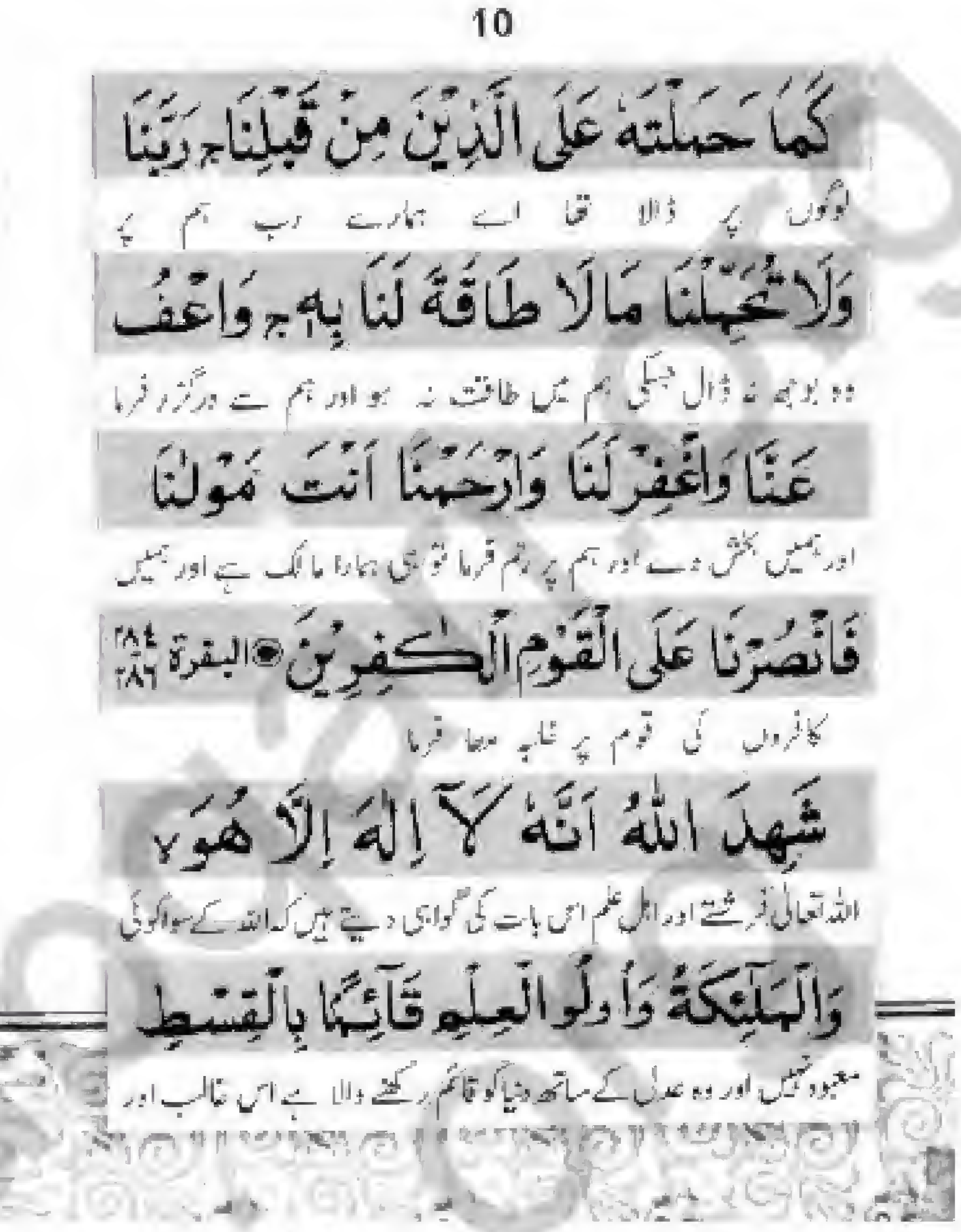

10

كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا

لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب ہم پر

وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ

وہ بوجھ نہ ڈال جسکی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما

عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا

اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہمیں

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ البقرة ٢٨٤-٢٨٦

کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ

اللہ تعالیٰ فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ

معبود نہیں اور وہ عدل کے ساتھ دنیا کو قائم رکھنے والا ہے اس غالب اور

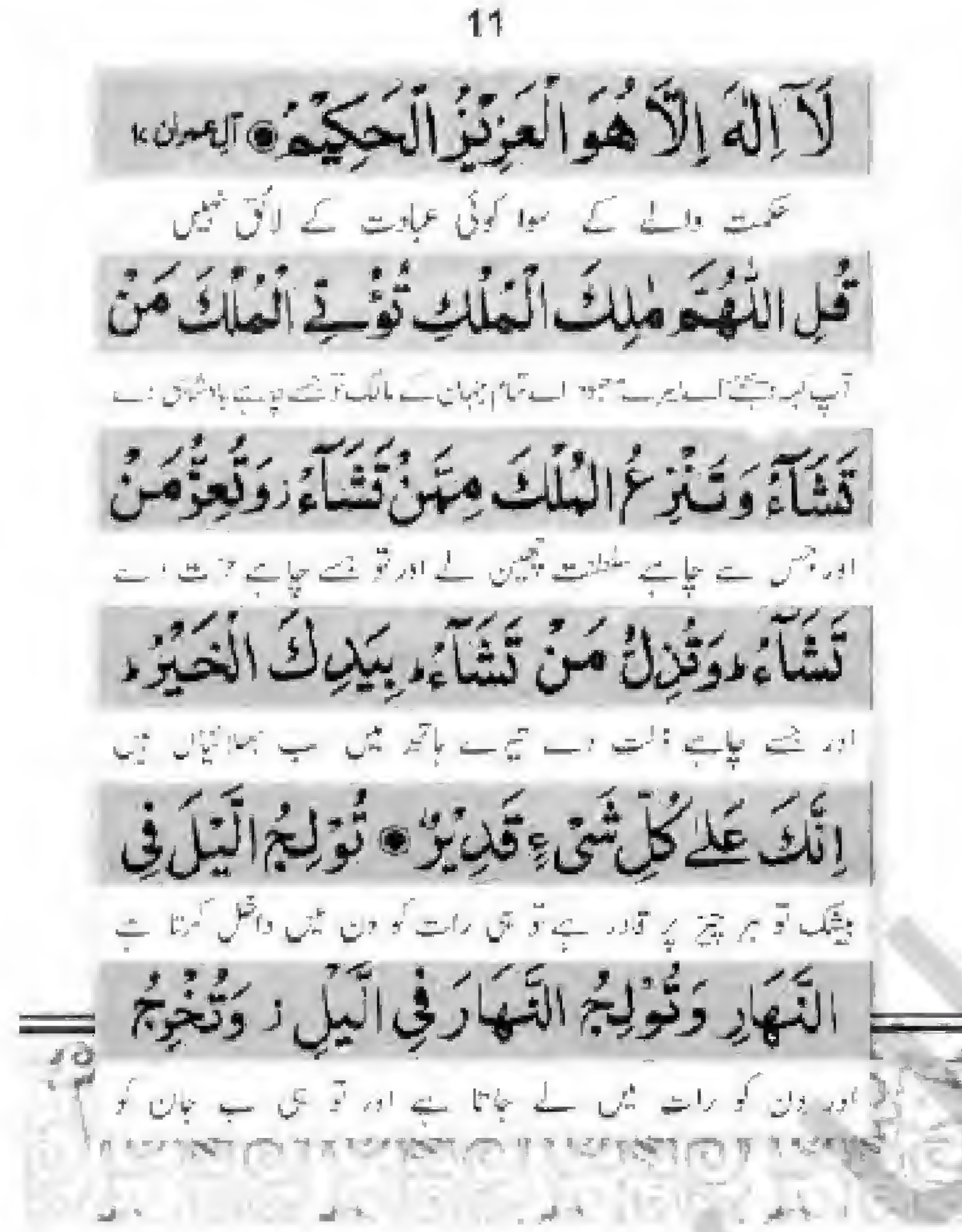

11

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ آل عمران ١٨

حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ

آپ یوں کہئے اے میرے اللہ اے تمام جہان کے مالک تو جسے چاہے بادشاہی دے

تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ

اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے

تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ

اور جسے چاہے ذلت دے تیرے ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي

بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے

النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ

اور دن کو رات میں لے جاتا ہے اور تو ہی بے جان کو

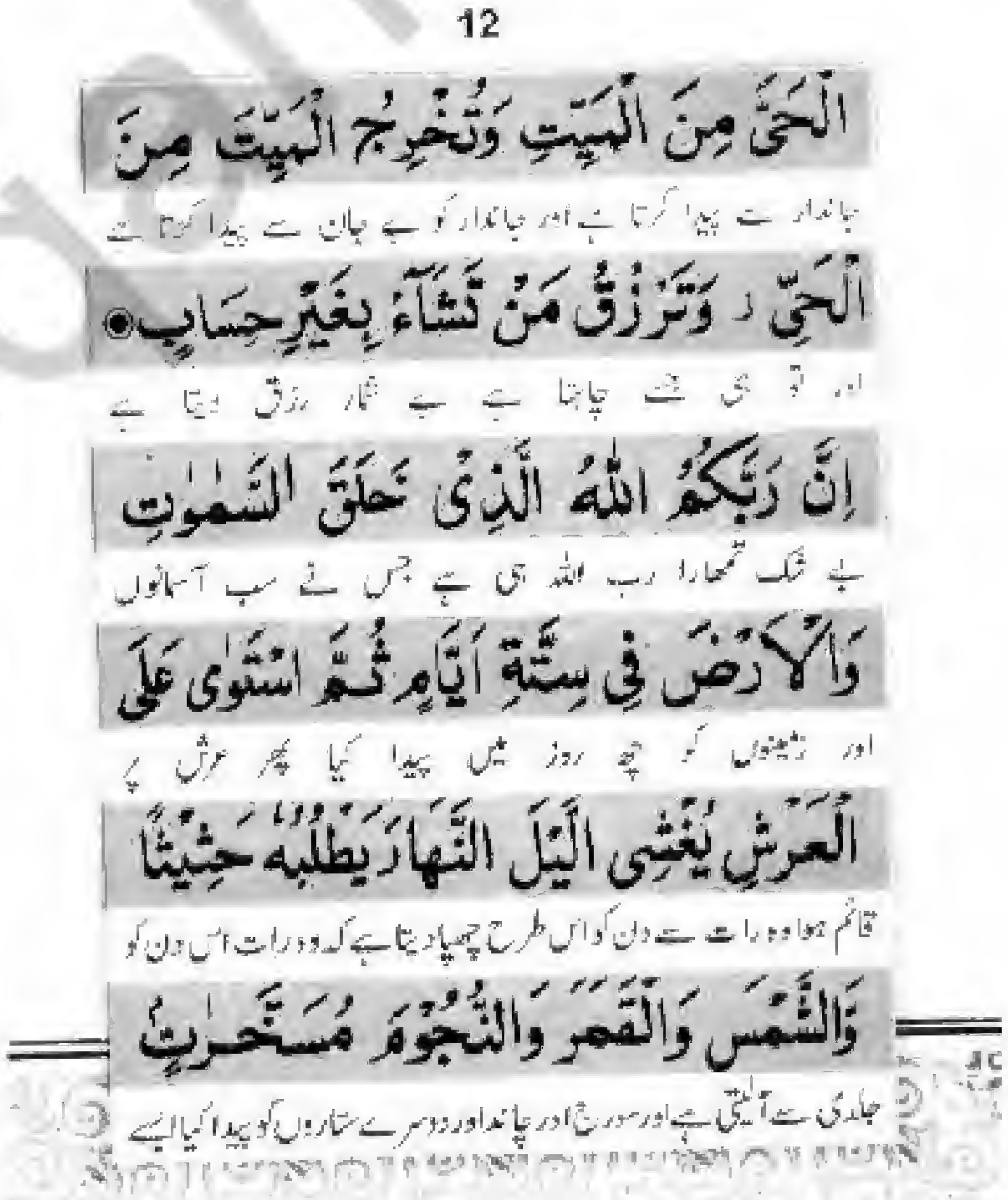

12

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ

جاندار سے پیدا کرتا ہے اور جاندار کو بے جان سے پیدا کرتا ہے

الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اور تو ہی جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى

اور زمینوں کو چھ روز میں پیدا کیا پھر عرش پر

الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا

قائم ہوا وہ رات سے دن کو اس طرح چھپا دیتا ہے کہ وہ رات اس دن کو

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ

جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے

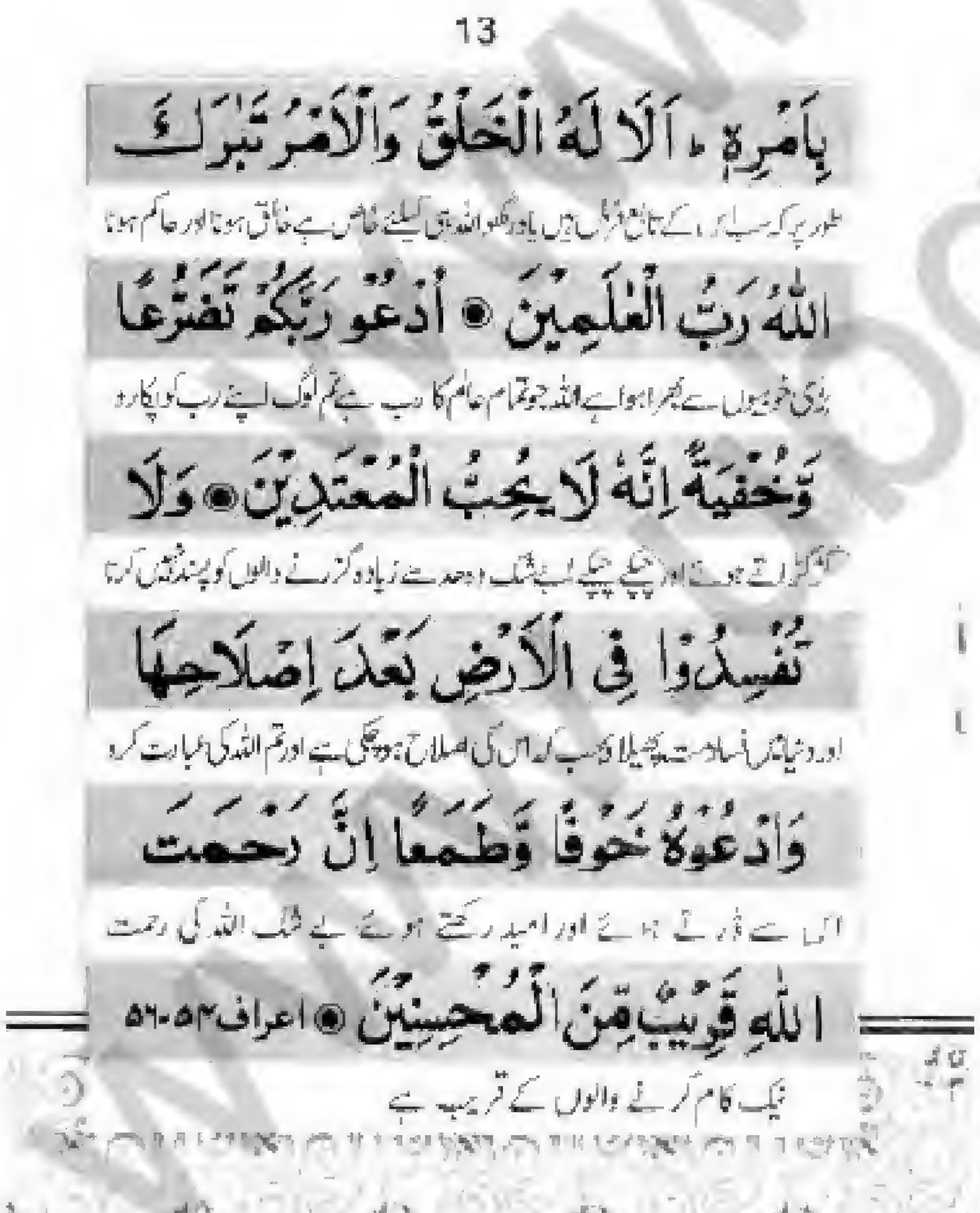

13

بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ

طور پر کہ سب اس کے تابع فرمان ہیں یاد رکھو اللہ ہی کیلئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا

اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا

بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا رب ہے تم لوگ اپنے رب کو پکارو

وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا

گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے بے شک وہ حد سے زیادہ گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

اور دنیا میں فساد مت پھیلاؤ بعد اس کے کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اور تم اللہ کی عبادت کرو

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ

اس سے ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے بے شک اللہ کی رحمت

اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اعراف ٥٤-٥٦

نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے

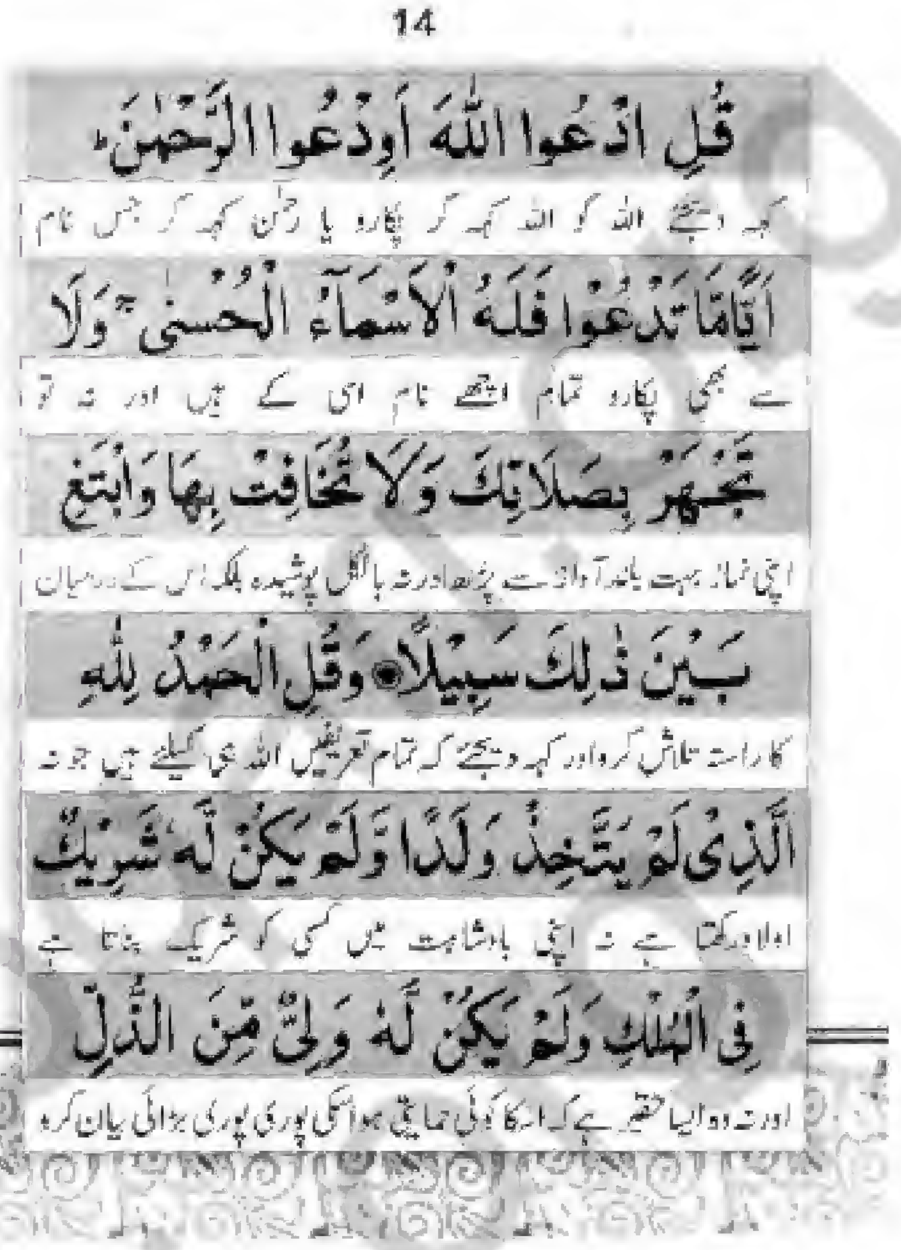

14

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۖ

کہہ دیجئے اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جس نام

أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا

سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں اور نہ تو

تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ

اپنی نماز بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل پوشیدہ بلکہ اس کے درمیان

بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

کا راستہ تلاش کرو اور کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو نہ

الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ

اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک بناتا ہے

فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ

اور نہ وہ ایسا حقیر ہے کہ اسکا کوئی حمایتی ہو اسکی پوری پوری بڑائی بیان کرو

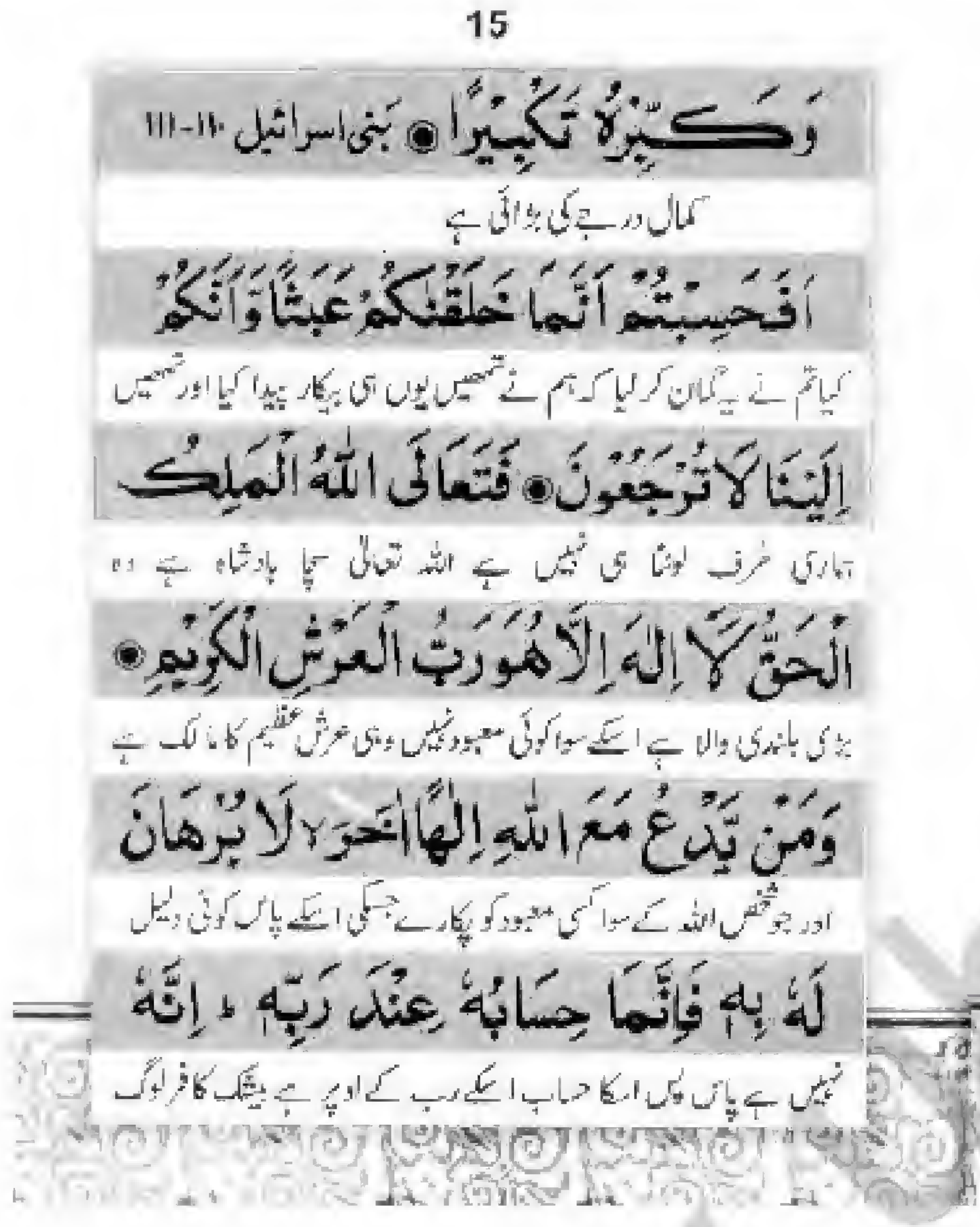

15

وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝ بنی اسرائیل ۱۱۰-۱۱۱

کمال درجے کی بڑائی ہے

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّأَنَّكُمْ

کیا تم نے یہ گمان کر لیا کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا اور تمہیں

إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

ہماری طرف لوٹنا ہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ

الْحَقُّ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝

بڑی بلندی والا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ

اور جو شخص اللہ کے سوا کسی معبود کو پکارے جسکی اسکے پاس کوئی دلیل

لَهُ بِهِ ۙ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ

نہیں ہے پس اسکا حساب اسکے رب کے اوپر ہے بیشک کافر لوگ

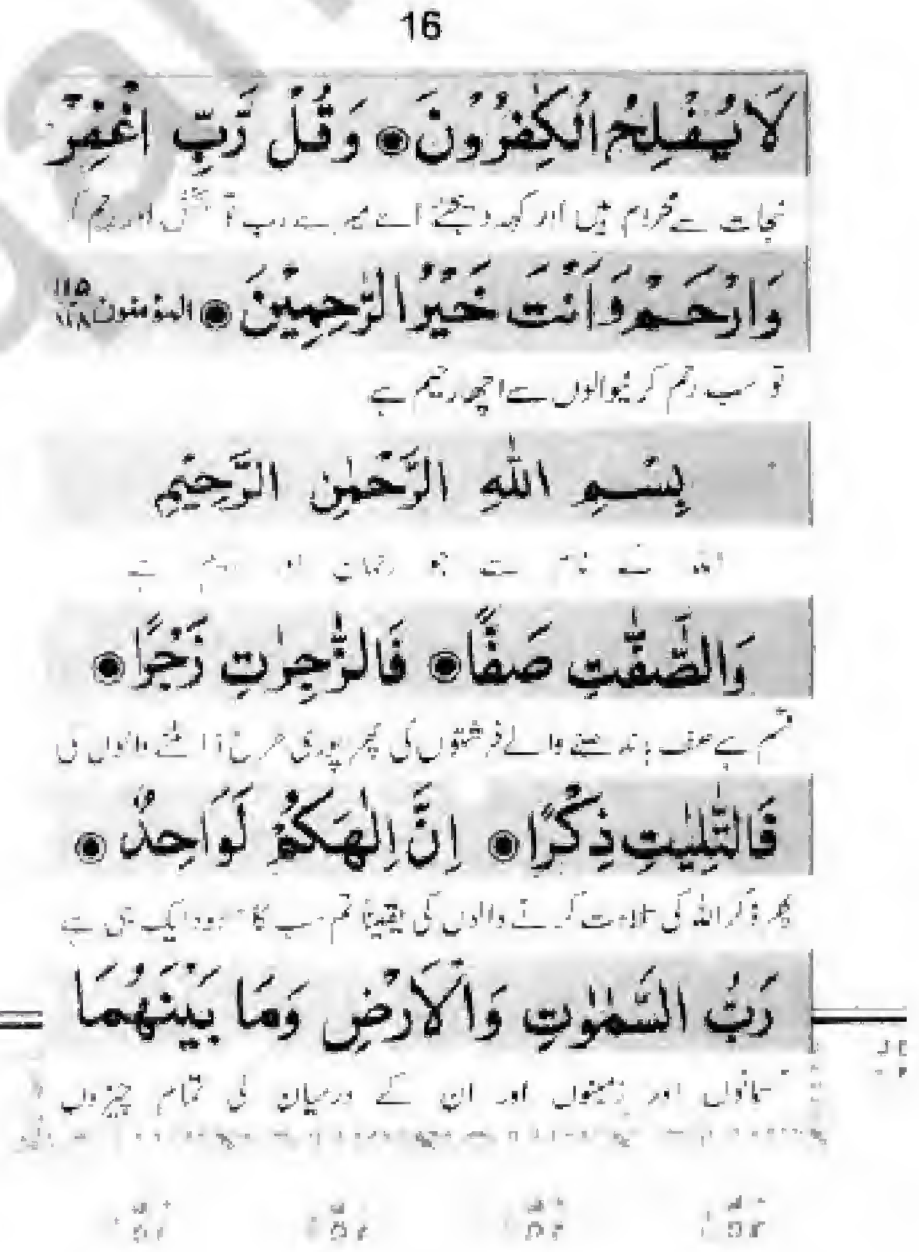

16

لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُونَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ

نجات سے محروم ہیں اور کہہ دیجئے اے میرے رب تو بخش اور رحم کر

وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِينَ ۝ المؤمنون ۱۱۵-۱۱۸

تو سب رحم کرنیوالوں سے اچھا رحیم ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝

قسم ہے صف باندھنے والے فرشتوں کی پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝

پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

آسمانوں اور زمینوں اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا

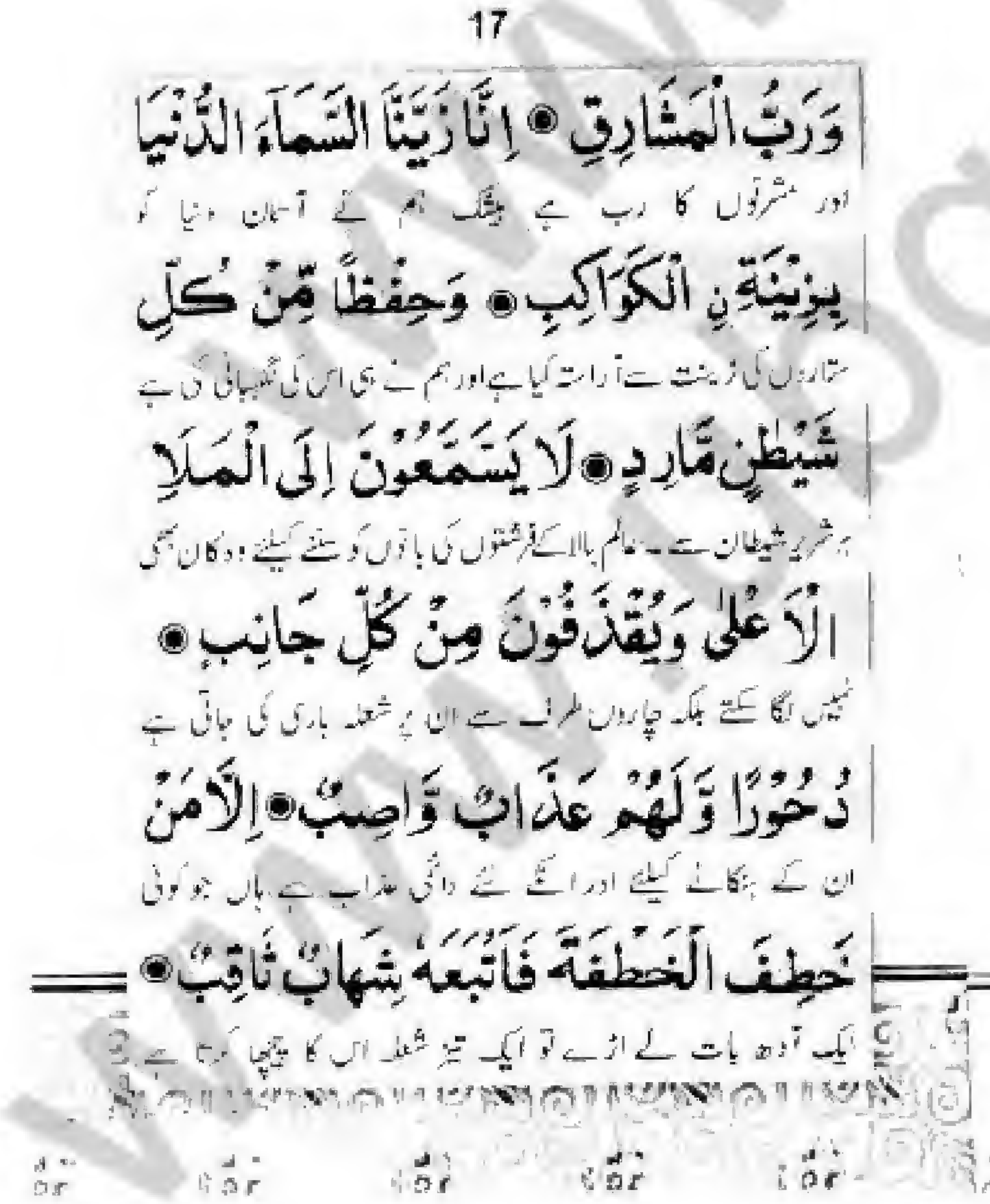

17

وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا

اور مشرقوں کا رب ہے بیشک ہم نے آسمان دنیا کو

بِزِينَةِ ِ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ

ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا ہے اور ہم نے ہی اس کی نگہبانی کی ہے

شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ

ہر سرکش شیطان سے۔ عالم بالا کے فرشتوں کی باتوں کو سننے کیلئے وہ کان بھی

الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝

نہیں لگا سکتے بلکہ چاروں طرف سے ان پر شعلہ باری کی جاتی ہے

دُحُورًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ إِلَّا مَنْ

ان کے بھگانے کیلئے اور انکے لئے دائمی عذاب ہے ہاں جو کوئی

خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝

ایک آدھ بات لے اڑے تو ایک تیز شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے

18

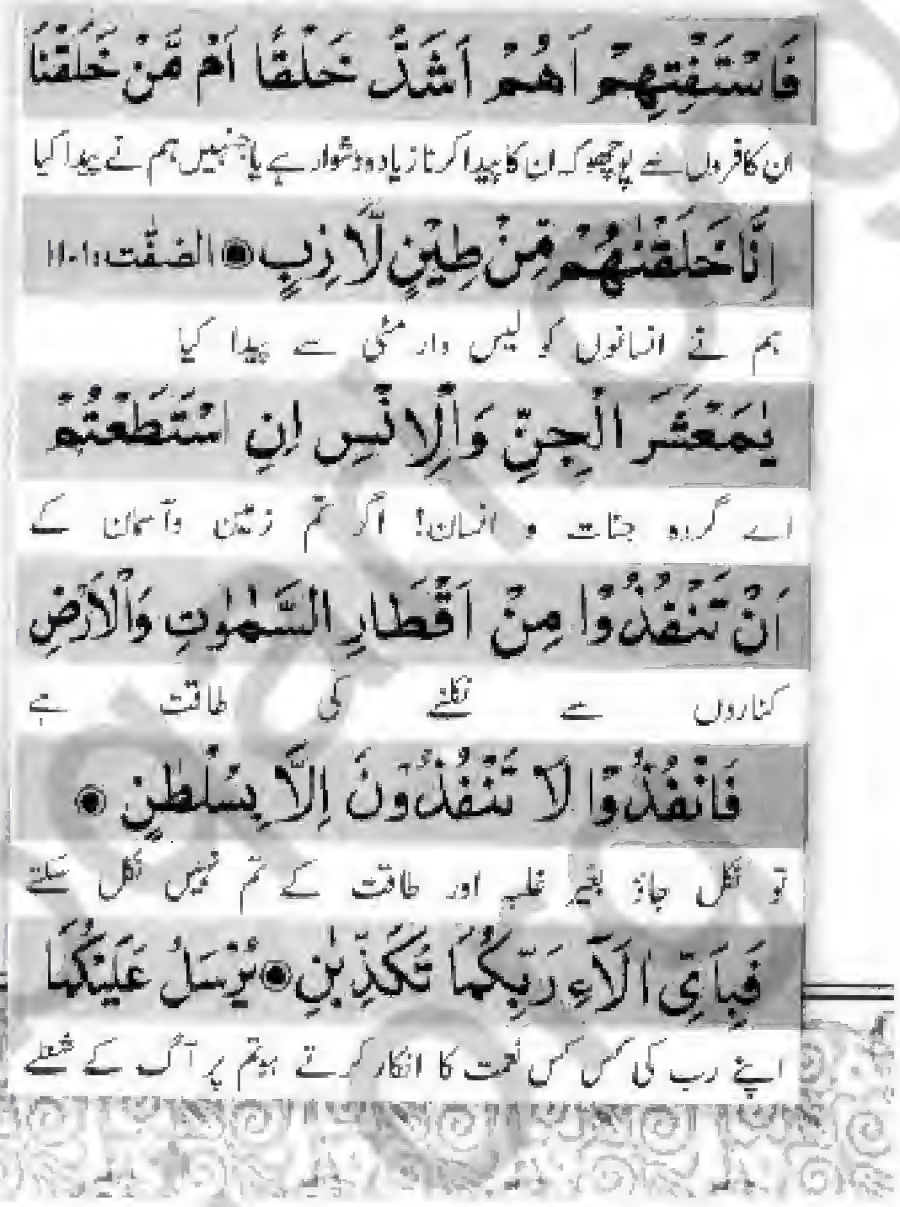

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا

ان کافروں سے پوچھو کہ ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا جنہیں ہم نے پیدا کیا

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ الصّٰفّٰت ۱۱-۱۰

ہم نے انسانوں کو لیس دار مٹی سے پیدا کیا

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

اے گروہ جنات و انسان! اگر تم زمین وآسمان کے

اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کناروں سے نکلنے کی طاقت ہے

فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝

تو نکل جاؤ بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا

اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرتے ہو تم پر آگ کے شعلے

19

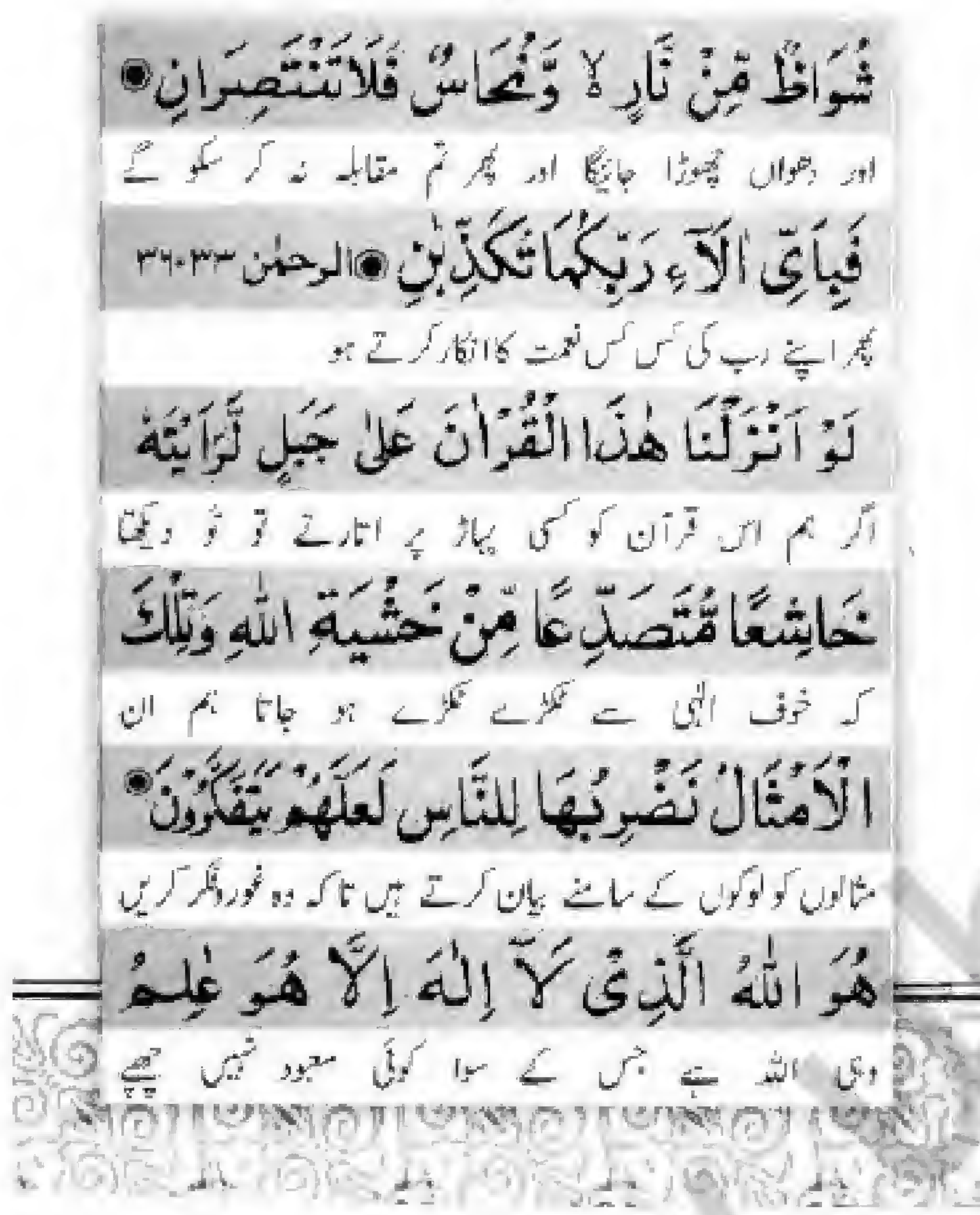

شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝

اور دھواں چھوڑا جائیگا اور پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ الرحمٰن ۳۶-۳۳

پھر اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرتے ہو

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا

خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ

کہ خوف الٰہی سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان

الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپے

20

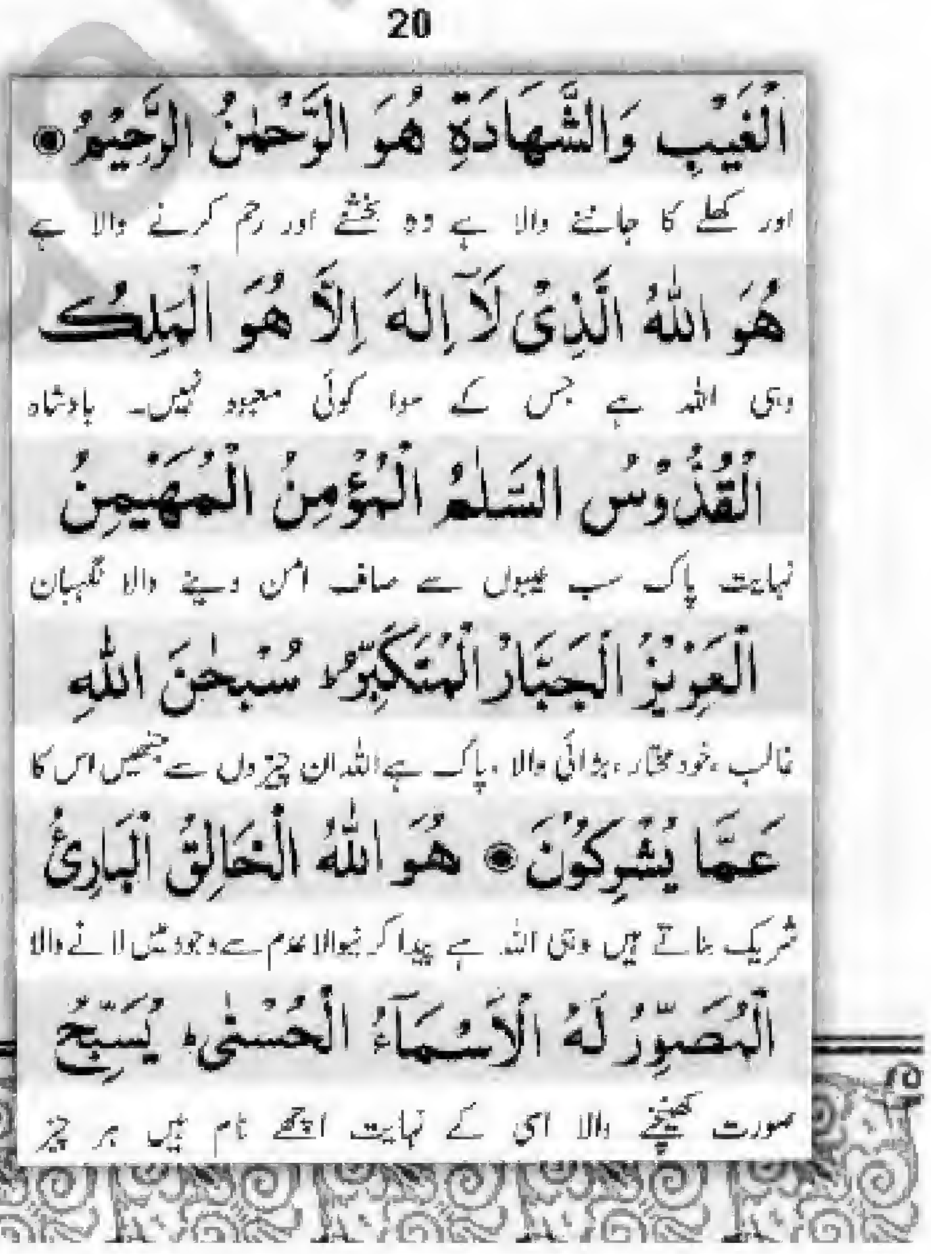

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

اور کھلے کا جاننے والا ہے وہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہ

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

نہایت پاک سب عیبوں سے صاف امن دینے والا نگہبان

الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

غالب، خود مختار، بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں اس کا

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

شریک بناتے ہیں وہی اللہ ہے پیدا کرنیوالا عدم سے وجود میں لانے والا

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ

صورت کھینچنے والا اسی کے نہایت اچھے نام ہیں ہر چیز

21

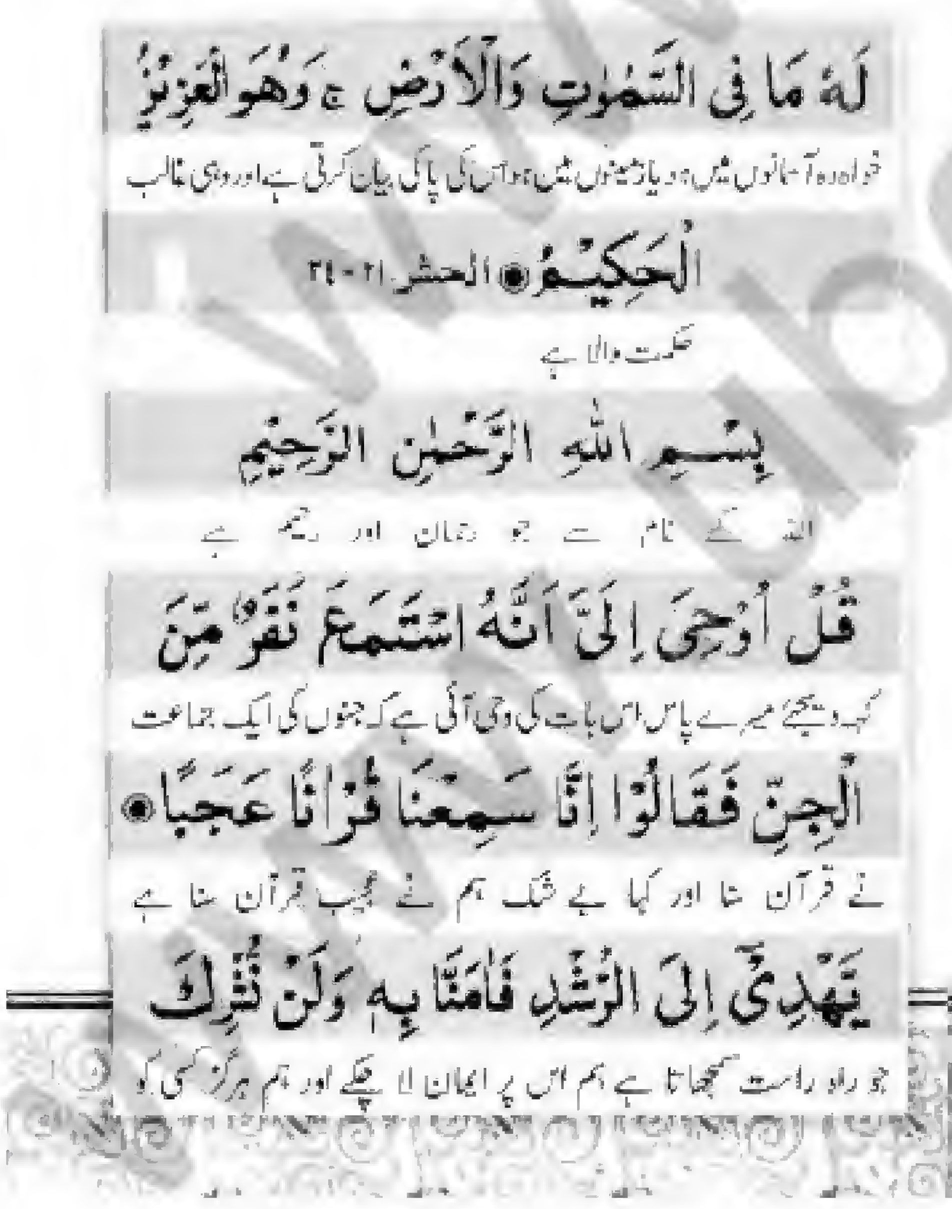

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

خواہ وہ آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب

الْحَكِيْمُ ۝ الحشر ۲۴-۲۱

حکمت والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ

کہہ دیجئے میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت

الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝

نے قرآن سنا اور کہا بے شک ہم نے عجیب قرآن سنا ہے

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ

جو راہ راست سمجھاتا ہے ہم اس پر ایمان لا چکے اور ہم ہرگز کسی کو

22

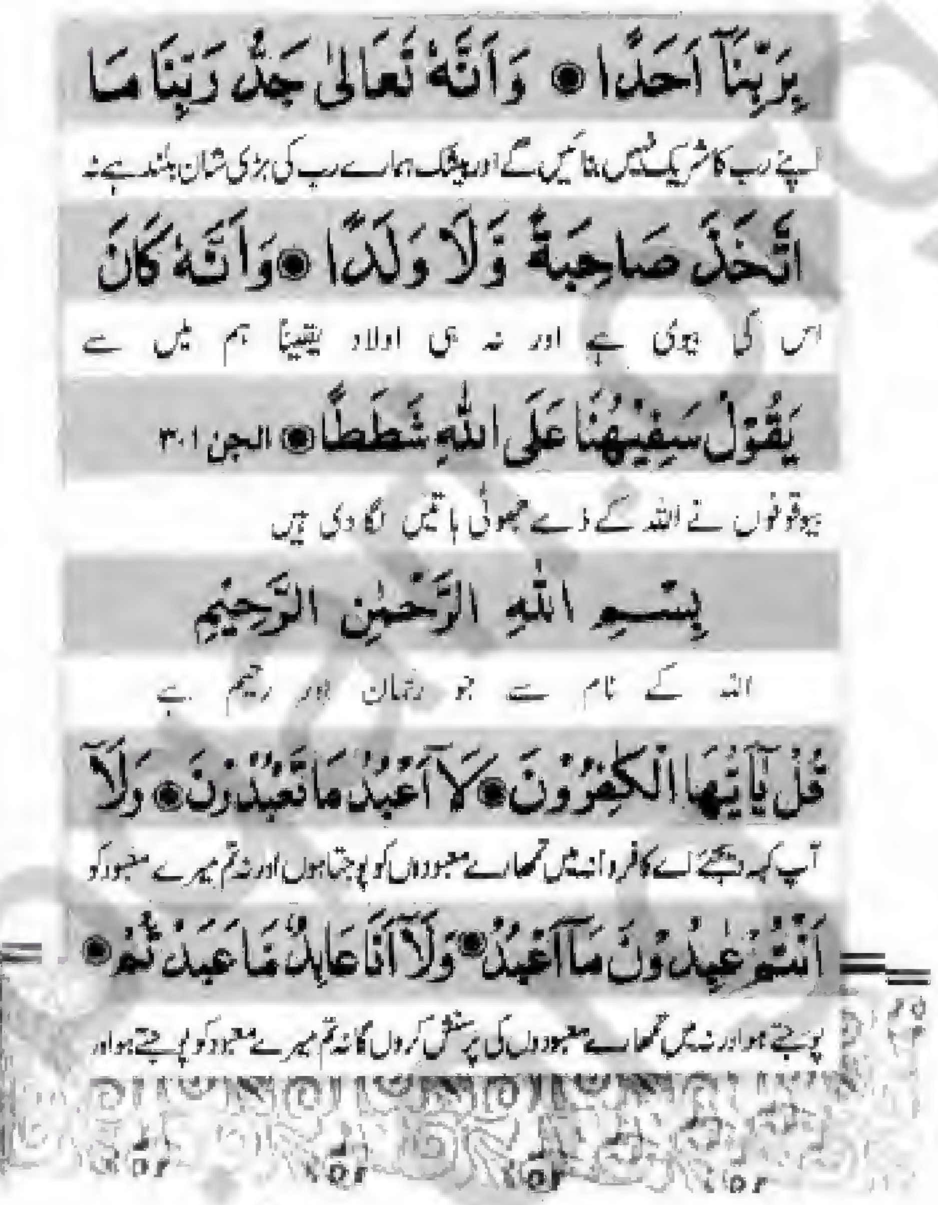

بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا
اپنے رب کا شریک نہیں بنائیں گے اور بیشک ہمارے رب کی بڑی شان بلند ہے نہ
اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ
اس کی بیوی ہے اور نہ ہی اولاد یقیناً ہم میں سے
يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ الجن ۳-۱
بیوقوفوں نے اللہ کے ذمے جھوٹی باتیں لگا دی ہیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے
قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ
آپ کہہ دیجئے اے کافرو! نہ میں تمھارے معبودوں کو پوجتا ہوں اور نہ تم میرے معبود کو
اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝
پوجتے ہو اور نہ میں تمھارے معبودوں کی پرستش کروں گا نہ تم میرے معبود کو پوجتے ہو اور

23

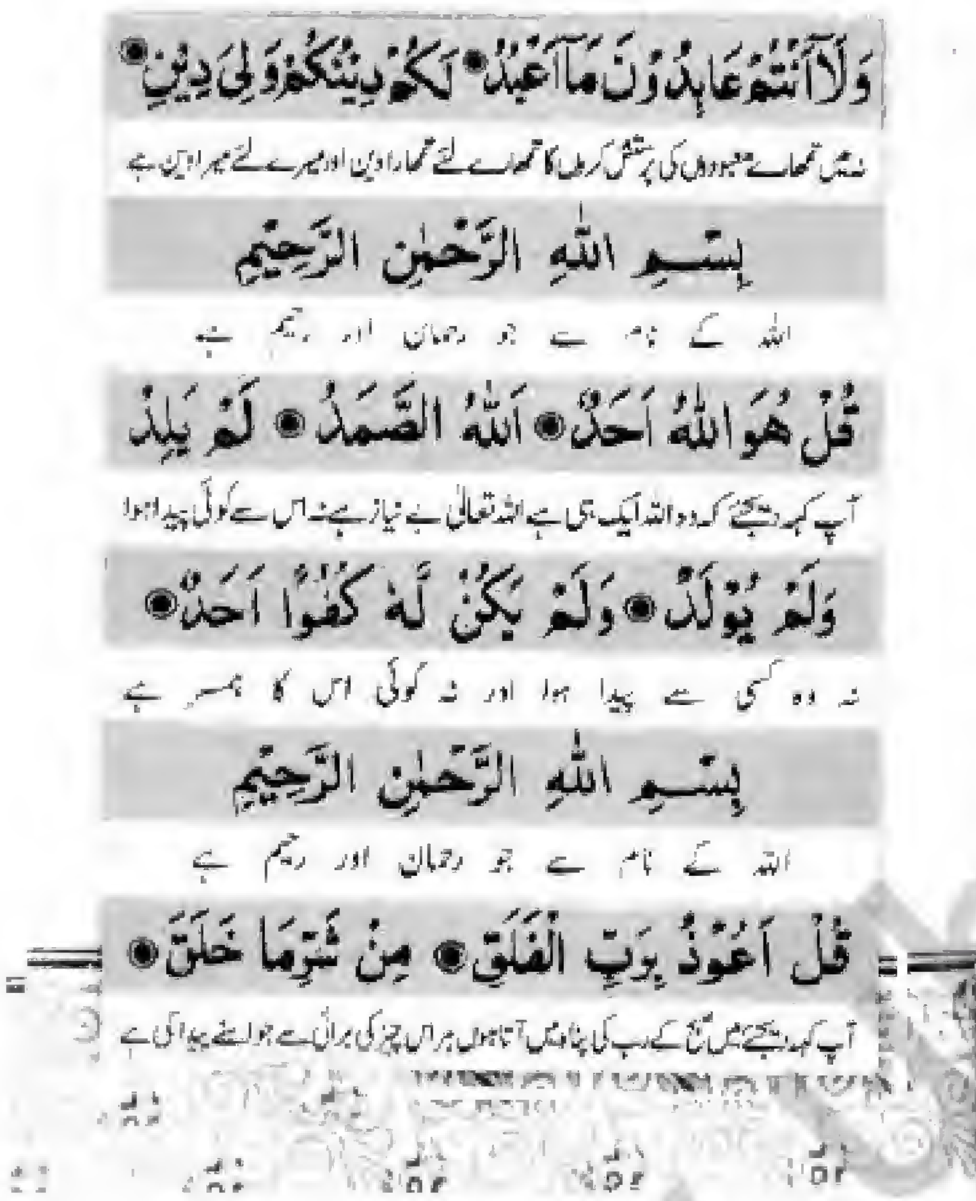

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝
نہ میں تمھارے معبودوں کی پرستش کروں گا تمھارے لئے تمھارا دین اور میرے لئے میرا دین ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ
آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا
وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝
نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝
آپ کہہ دیجئے میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے

24

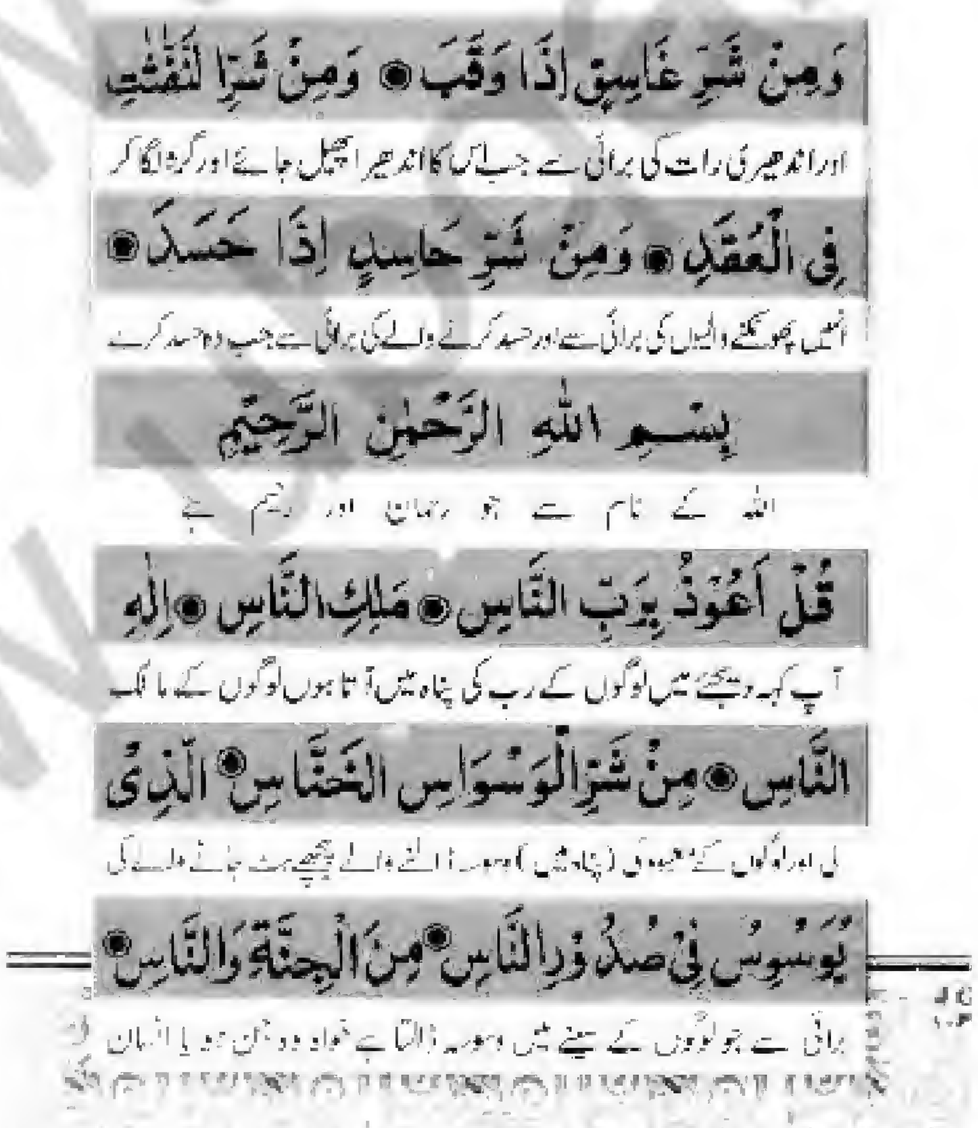

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ لگا کر
فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝
انہیں پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ
آپ کہہ دیجئے میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے مالک
النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ
کی اور لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی
يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝
برائی سے جو لوگوں کے سینے میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ جن ہو یا انسان

ماخذ ومراجع

۱	ابقاء المنن بالقاء المحن یعنی خود نوشت سوانح حیات	نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ	دارالدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور
۲	العلم والعلماء	مولانا عبدالرؤف خان رحمانی جھنڈانگری	ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ
۳	آپ کے مسائل اور ان کا حل (3 جلدیں)	ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظ اللہ	مکتبہ قدوسیہ
۴	آپ کے مسائل اور ان کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں	ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظ اللہ	مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
۵	انوار التوحید	حضرت مولانا حکیم محمد صادق صاحب رحمہ اللہ (سیالکوٹی)	نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
۶	اہلحدیث منزل بہ منزل	پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد صاحب	مرکزی جمعیت اہلحدیث، پاکستان، 106 راوی روڈ، لاہور
۷	الارشاد الی سبیل الرشاد	حضرت مولانا محمد شاہجہانپوری رحمہ اللہ	اہلحدیث اکادمی، کشمیری بازار لاہور
۸	الشیوخ المحمدیہ ﷺ بتذکار سلالۃ العلویہ	محمد ابراہیم خلیل فیروز پوری	المکتبۃ العزیزیہ حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ
۹	اہلحدیث اور سیاست	حضرت مولانا نذیر احمد رحمۃ اللہ علیہ رحمانی	مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ، کورٹ روڈ کراچی
۱۰	الشیخ عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ، ۱۳۲۰ھ، ۱۲۹۸	بدر الزماں محمد شفیع نیپالی	ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ (پاکستان)
۱۱	اسلام میں اصلی اہلسنت کی پہچان	محقق اسلام حضرت العلام مولانا عبدالقادر عارف حصاری رحمہ اللہ	مکتبہ اصحاب الحدیث
۱۲	آفتاب بخارا	برق التوحیدی صاحب	مکتبہ اہلسنت والجماعت منٹگمری بازار (لائلپور)
۱۳	ایمانی کمزوریاں اور ان کا علاج	ابوسعد احسان الحق شہباز	دار الاندلس
۱۴	الدعاء المقبول اسلامی وظائف	شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ	
۱۵	اصحاب علم وفضل	محمد تنزیل الصدیقی الحسینی	
۱۶	اصحاب صفہ اور تصوف کی حقیقت	شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مترجم مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی رحمہ اللہ	المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور
۱۷	احوال الآخرت	حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی رحمہ اللہ	اسلامی اکادمی ناشران وتاجران کتب
۱۸	اسلام اور خانقاہی نظام.. ایک تحقیقی و تاریخی جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر امان اللہ بھٹی حفظ اللہ	دار السلام۔ عالمی ادارہ
۱۹	انبیاء کے خواب	ضیاء اللہ سلفی حفظ اللہ	

۲۰	استاد پنجاب	مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ	
۲۱	ام القرآن	مولانا عبدالمجید سوہدروی (ایڈیٹر مسلمان)	
۲۲	ارمغان حنیف	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۲۳	اہلحدیث کے چار مراکز	عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ	
۲۴	آفات نظر اوران کا علاج	مولانا ارشادالحق اثری	
۲۵	ادیان باطلہ کی تردید میں علمائے اہلحدیث	عبدالرشید عراقی	
۲۶	اسلامی خطبات	مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ	
۲۷	اعمال ایسے کہ فرشتے اتر پڑیں	ابوریان نعیم الرحمٰن	
۲۸	احوال جنات		
۲۹	البلاغ المبین	شیخ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ	
۳۰	الدر المنثور فی تراجم اہل صادق پور		
۳۱	ام الکتاب		
۳۲	اصحاب فقہ اور تصوف کی حقیقت	ابن تیمیہ، ترجمہ ملیح آبادی رحمہ اللہ	
۳۳	البرھان العجاب علی فرضیۃ ام الکتاب		
۳۴	افکار صوفیاء		
۳۵	اخلاق العلماء		
۳۶	اسلام گردش دولت		
۳۷	احکام سفر	محمد علی جانباز	
۳۸	امام اعظم		
۳۹	ادب پہلا قرینہ ہے	مولانا ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ	
۴۰	برصغیر میں اہل حدیث کی آمد	مولانا اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ	
۴۱	برصغیر میں علم فقہ	مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ	
۴۲	بخشش کی راہیں		
۴۳	برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش	مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ	
۴۴	سوانح عمری، مولوی عبداللہ الغزنوی المرحوم المغفور	صوفی احمد الدین حنیف	محمدی اکیڈیمی ناشران وتاجران کتب محلہ توحید گنج منڈی بہاؤالدین
۴۵	(۱۷) برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن	مولانا اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ	
۴۶	باادب بانصیب	مولانا ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ	

۴۷	پیارے نام	فاروق اصغر صارم	ادارۃ احیاء التحقیق الاسلامی گوجرانوالہ
۴۸	پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث	ارشاد الحق اثری	
۴۹	تہذیب نسواں	نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال	
۵۰	نور الہدیٰ جلد ۲ شمارہ ۶، ۵ اشاعت خاص۔ مئی جون 2009ء	فضیلۃ الشیخ محمد یحییٰ رحمہ اللہ گوندلوی نمبر	
۵۱	تصوف و شریعت	از محمد عباس انجم گوندلوی	جامع مسجد صدیقیہ اہلحدیث ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ
۵۲	تذکرہ موت	مولانا سید محمد اکرم گیلانی رحمہ اللہ	
۵۳	تذکرہ علماء اہلحدیث جلد ۳	پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد	
۵۴	تذکرہ علماء اہلحدیث جلد ۲ حسب الارشاد	پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ	
۵۵	تحریک مجاہدین جلد ششم	ڈاکٹر صادق حسین ایم بی بی ایس	
۵۶	تحریک مجاہدین جلد پنجم	ڈاکٹر صادق حسین ایم بی بی ایس	
۵۷	تحریک پاکستان اور علماء اہلحدیث	مولانا محمد حنیف یزدانی، مکتبہ نذیریہ لاہور	
۵۸	تاریخ اہلحدیث	الشیخ احمد الدہلوی	
۵۹	تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ	عبد الرشید عراقی	
		قمر الحمید فیصل، مسلم پبلی کیشنز	
	تذکار حافظ عبد الغفور رحمہ اللہ جہلمی	قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری	
۶۰	تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ عہد خاندان، اساتذہ، ہمعصر علماء	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ	
۶۱	**تذکرہ** امام محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ	محمد خالد سیف	اسلامی نظریاتی کونسل (اسلام آباد)، طارق اکیڈمی (فیصل آباد)
۶۲	تاریخ اہلحدیث	مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ	
۶۳	تقدیم	عبد النور راغب سلفی	مکتبۃ الرحمن السلفیہ، نیو سول لائن، سرگودھا (پاکستان)
۶۴	تعلیمات غزالی	مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ	علم و عرفان پبلشرز 9 لوئر مال، عقب میاں مارکیٹ، اردو بازار لاہور
۶۵	تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ	مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ	مولانا غلام رسول رحمہ اللہ ویلفیئر سوسائٹی

۶۶	تحریک اہل حدیث، تاریخ کے آئینے میں	قاضی محمد اسلم سیف	
۶۷	تلقین غزالی رحمہ اللہ	ایم اے ہاشمی	
۶۸	تذکرۃ الابرار	ڈاکٹر عبدالغفور راشد	مکتبہ ارسلان (الہ آباد)
۶۹	تذکرہ ابوالوفا یعنی شیخ الاسلام فاتح قادیان، امام المناظرین مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری	عبدالرشید عراقی سوہدروی	ندوۃ المحدثین اسلام آباد گوجرانوالہ
۷۰	تحفۃ السالکین	محمد ارشد کمال	
۷۱	تحریک پاکستان اور اہل حدیث	مولانا عبدالعظیم انصاری	
۷۲	تحریک وہابیت	مولانا عبدالمجید سوہدروی	
۷۳	تذکرہ حافظ محمد گوندلوی	شاہد فاروق ناگی	
۷۴	تراجم علمائے اہلحدیث	ملک ابویحیی امام خان	
۷۵	تذکرہ علمائے بھوجیاں	عبدالعظیم انصاری	محمدیہ دارالاشاعت کوٹ اعظم خان (قصور پاکستان)
۷۶	تحفۃ العوام		
۷۷	تازیانہ عبرت		
۷۸	تصوف کی حقیقت		
۷۹	تصوف و تعمیر سیرت		
۸۰	تفسیر ستاری	مولانا عبدالستار	
۸۱	تعویذ اور دم قرآن و سنت کی روشنی میں	مصنف: ۔ خواجہ محمد قاسم	ادارہ احیاء السنۃ گوجرانوالہ (پاکستان)
۸۲	تعلیم و تزکیہ	مولانا ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ	
۸۳	تحیۃ المسجد کا حکم		
۸۴	جادو کا علاج قرآن و سنت کی روشنی میں	فضیلۃ الشیخ وحید عبدالسلام بالی حفظ اللہ مترجم: ۔ الشیخ حافظ محمد اسحاق زاہد حفظ اللہ	
۸۵	جہاناں دی رحمت		
۸۶	جن ہمزاد اور اسلام		
۸۷	جنات اور جادو کا توڑ	ظفر اقبال	
۸۸	جادو جنات اور نظر بد		
۸۹	چند، رجال اہل حدیث	مولانا ابو علی اثری	ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ (پاکستان)
۹۰	حیات الشیخ السید میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	پروفیسر محمد مبارک، کراچی	

۹۱	**حیات یزدانی** علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی رحمہ اللہ	زیر تعمیر: ناظم لائبریری علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید پورن نگر سیالکوٹ	
۹۲	حقیقت ذکر الٰہی	سید ابو بکر غزنوی رحمہ اللہ	صدر شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئر نگ یونیورسٹی (لاہور)
۹۳	حکومت اور علماء ربانی	حضرت العلام حافظ عبد اللہ صاحب محدث امرتسری روپڑی رحمہ اللہ	مکتبہ تنظیم اہل حدیث، نزد چوک دالگراں (لاہور)
۹۴	حیات جوناگڑی رحمہ اللہ	محمد تنزیل الحسینی الصدیقی	
۹۵	حب رسول ﷺ من الایمان		
۹۶	حیات غزنوی رحمہ اللہ		
۹۷	حکومت اور علماء اہلحدیث	حافظ عبد اللہ	مکتبہ تنظیم اہلحدیث
۹۸	حدیث کی اہمیت		
۹۹	خطبات الہ آبادی (جلد اول)	عبد الروف تابانی	رحمانیہ عثمان والا (قصور)
۱۰۰	خدام الدین حضرت لاہوری نمبر		
۱۰۱	خطبات یزدانی جلد سوم	حضرت مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی شہید رحمہ اللہ۔ ترتیب :۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی	نعمانیہ رحمہ اللہ، اردو بازار گوجرانوالہ
۱۰۲	خطیبانہ انداز میں منفرد تفسیر، خطبات سورۃ فاتحہ	پروفیسر عبد الستار حامد	حامد اکیڈمی، وزیر آباد (پاکستان)
۱۰۳	دبستان حدیث	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۰۴	دولتمند صحابہ	حضرت مولانا عبد المجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ	مسلم پبلی کیشنز قذافی مارکیٹ اردو بازار لاہور
۱۰۵	دو روشن ستارے	عبد الرشید عراقی حفظہ اللہ	
۱۰۶	دیوان گلشن اہلحدیث		
۱۰۷	رہبر کامل	مولانا عبد المجید خادم سوہدروی رحمہ اللہ	
۱۰۸	رجال اہلحدیث	مولانا ابو علی اثری	
۱۰۹	سوانح مخدوم العلماء مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ	محترمہ سعدیہ ارشد بنت حافظ محمد ارشد صاحب	
۱۱۰	سوانح ثناء اللہ امرتسری، المتوفی 1948ء	فضل الرحمٰن بن میاں محمد	
۱۱۱	سنتیں جو چھوڑ دی گئیں	مؤلف عبد المالک القاسم مترجم :۔ یوسف بن اسحاق	
۱۱۲	ساقی کوثر	مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی رحمہ اللہ	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور، مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ

۱۱۳	سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
۱۱۴	سیرت امام شافعی رحمہ اللہ یعنی ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ	مولانا میاں خالد انصاری بھوپالی رحمہ اللہ	دار الفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
۱۱۵	سیرت ثنائی، حضرت مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب مرحوم فاضل امرتسری کی مکمل سوانح عمری	مولانا ابوالوحید عبدالمجید صاحب خادم سوہدری، مدیر اہلحدیث	دفتر اہلحدیث سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ، پنجاب پاک
۱۱۶	سراجا منیرا	محمد ابراہیم میر فاضل سیالکوٹی رحمہ اللہ	جمعیت اہلحدیث سیالکوٹ
۱۱۷	سبیل الجنۃ	احمد بن حجر	
۱۱۸	سوانح سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ	ابوعلی اثری	ندوۃ المحدثین، گوجرانوالہ (پاکستان) تقسیم بلا قیمت
۱۱۹	سوانح حیات مولانا فضل الٰہی رحمہ اللہ وزیر آبادی امیر المجاہدین جمعیت عالیہ ہندیہ چمرقند ازاد	خالد گھرجاکھی	جمعیت مجاہدین پاکستان، ملنے کا پتہ سکول بلڈ پو گوجرانوالہ
۱۲۰	سوانح حیات، حضرت العلام مولانا غلام رسول رحمہ اللہ ساکن قلعہ جہاں سنگھ گوجرانوالہ	حضرت مولانا عبدالقادر رحمہ اللہ پسر حضرت العلام مولانا غلام رسول رحمہ اللہ حسب فرمائش: مولوی عبدالوکیل رحمہ اللہ و برادران وسیم اعوان ایم اے ایڈ	فضل بک ڈپو، اردو بازار گوجرانوالہ
۱۲۱	سوانح علامہ عبدالعزیز میمن سوانح اور علمی خدمات	محمد راشد شیخ	
۱۲۲	سوانح صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ...... حالات، خدمات، آثار	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۲۳	سوانح مولانا احمد دین گکھڑوی	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۲۴	سوانح داؤد غزنوی	مولانا سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ	
۱۲۵	سر دلبراں، حالات وواقعات زندگی شیر ربانی علامہ الحاج حبیب الرحمٰن یزدانی شہید رحمہ اللہ		
۱۲۶	سوانح حیات نواب صدیق حسن خاں صاحب رحمہ اللہ مآثر صدیقی (مکمل چار حصوں میں)	جناب سید علی حسن خان فرزند صاحب سوانح	جمعیۃ اہل سنۃ (لاہور)
۱۲۷	سلطان محمود محدث جلالپوری	محمد رفیق اثری	
۱۲۸	سیرۃ البخاری	مولانا محمد عبدالسلام مبارک پوری رحمہ اللہ	

۱۲۹	سوانح مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ	صوفی احمد دین رحمہ اللہ	محمدی اکیڈمی
۱۳۰	سوانح مولانا محمد سورتی رحمہ اللہ	فرزانہ لطیف	-
۱۳۱	سوانح میاں فضل حق رحمہ اللہ		
۱۳۲	سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم		
۱۳۳	شمس الحق عظیم آبادی	محمد عزیز شمس	
۱۳۴	شیخ مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ	بدر الزمان نیپالی	ندوۃ المحدثین
۱۳۵	صراط مستقیم	حضرت مولانا عبدالرحمٰن	
۱۳۶	صیانۃ الحدیث	مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری	ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ (پاکستان)
۱۳۷	ضرب حدیث	مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۲
۱۳۸	عرفان المقربین المعروف معارف اشرفیہ	خطیب اسلام حضرت مولانا ابوالکلیم محمد اشرف سلیم مدظلہ العالی	مکہ کتاب گھر مقام محلہ توحید پورہ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ
۱۳۹	عالم برزخ	عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی	رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد
۱۴۰	علمائے اہلحدیث بستی دگونڈہ	بدر الزماں نیپالی	ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ پاکستان
۱۴۱	**علامہ محمد یوسف خان کلکتوی** رحمہ اللہ	ملک بشیر احمد (آف چھانگا مانگا) ترتیب:۔ مولانا شفیق الرحمٰن فرخ تقریظ:۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۴۲	علامات وخصائل منافقین	مولانا محمد رضوان خان	
۱۴۳	عالم عقبیٰ		
۱۴۴	عہد نبوی کی علمی ترقیات		
۱۴۵	غزنوی خاندان	عبدالرشید عراقی	
۱۴۶	غذاء الارواح المعروف بہ شرعی وظائف	جناب مولوی حافظ محمد داؤد خاں صاحب رحمانی مرحوم (مولوی فاضل)	سابق شیخ الحدیث مدرسہ جامعہ اسلامیہ رائیدرگ
۱۴۷	(۳) فتاوی اہلحدیث (جلد اول)	مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ المتوفی ۲۰ اگست ۱۹۶۴	
۱۴۸	(۴) فتاوی اہلحدیث (جلد دوئم)	مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی المتوفی ۲۰ اگست ۱۹۶۴	

۱۴۹	فتاوی علمائے اہلحدیث ، کتاب الجنائز ۔ جلد ۵	ابوالحسنات علی محمد سعیدی مہتمم جامعہ سعیدیہ خانیوال ضلع ملتان	مکتبہ سعیدیہ خانیوال (ملتان)
۱۵۰	فتاوی برکاتیہ	حضرت علامہ ابوالبرکات احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوال، مؤلف و ناشر: محمد یحییٰ طاہر	(جامعہ اسلامیہ گلشن آباد گوجرانوالہ)
۱۵۱	فتاوی سلفیہ	مولانا محمد اسمٰعیل السلفی رحمہ اللہ	اسلامک پبلشنگ ہاؤس: شیش محل روڈ (نزد دا تا دربار) لاہور
۱۵۲	فتاوی ثنائیہ	شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاءٔ ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ	مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ، مکتبہ ثنائیہ بلاک ۱۹ سرگودھا
۱۵۳	فتاوی علمائے حدیث (جلد نمبر 4)	علی محمد سعیدی	
۱۵۴	فتاوی ثنائیہ (جلد اول) شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاءٔ ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ	مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ	
۱۵۵	فتاوی علمائے اہلحدیث (جلد دوم)	الوالحسنات مولانا علی محمد سعیدی رحمہ اللہ	فاروق کتب خانہ الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور
۱۵۶	فتاوی علمائے حدیث (جلد ۶)	الوالحسنات مولانا علی محمد سعیدی رحمہ اللہ	فاروق کتب خانہ الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور
۱۵۷	فقہائے مدینہ	عبدالمنعم الہاشمی	
۱۵۸	فتاوی نذیریہ	شیخ الکل حضرت مولانا نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ	
۱۵۹	فضائل اہلحدیث علامہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ المتوفی ۴۶۳ھ کی مایہ ناز کتاب شرف اصحاب الحدیث کا اردو ترجمہ	علامہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ	جمعیت اہلحدیث ضلع گوجرانوال، طابع: خالد گھرجاکھی، گھرجاکھ، گوجرانوالہ
۱۶۰	فتاوی رفیقہ (چار جلدیں)	ابوالشفیق محمد رفیق	
۱۶۱	فضائل درود وسلام	امام اسماعیل بن اسحاق	
۱۶۲	فتاوی اصحاب الحدیث (دو جلدیں)	حافظ ابومحمد حافظ عبدالستار الحماد	
۱۶۳	فتاوی ثنائیہ مدنیہ	حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ	
۱۶۴	قافلہ حدیث	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	مکتبہ قدوسیہ اُردو بازار ۔ لاہور

۱۶۵	قرآنی شمعیں	مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
۱۶۶	قربت کی راہیں	حضرت مولانا سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ	
۱۶۷	قلب سلیم اور اس کی علامت		
۱۶۸	(۱۰) کاروان سلف	مولانا اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۶۹	کتاب الداء والدواء	حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (ایک صدی قدیم ایڈیشن)	حسب فرمائش، ملک غلام محمد تاجر کتب کشمیری
۱۷۰	کرامات اہلحدیث	مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ محمد ادریس فاروقی	مسلم پبلی کیشنز
۱۷۱	کتاب الجنائز	مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری	المکتبہ الاثریہ، سانگلہ ہل (شیخوپورہ)
۱۷۲	کتاب التوسل	حافظ محمد الیاس صاحب اثری، استاد جامعہ اسلامی گوجرانوالہ	خدام المحدثین جامع مسجد اہلحدیث محدث گوندلوی رحمہ اللہ، قبرستان روڈ گوجرانوالہ، قیمت ۱۸ روپے
۱۷۳	کاروان حدیث	عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ تعالیٰ	
۱۷۴	گلستان حدیث	مولانا اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۷۵	گزر گئی گزران	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۷۶	میاں فضل حق اور ان کی خدمات	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۷۷	مولانا محمد داؤد غزنوی	مولانا محمد حنیف یزدانی	مکتبہ نذیریہ لاہور
۱۷۸	مواعظ طارق، حصہ سوم	مولانا عطاء اللہ طارق	
۱۷۹	مواعظ یزدانی	شہید اسلام: علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی رحمہ اللہ، تخریج وتحقیق: حافظ عباس انجم ترتیب: عبدالوحید ربانی	
۱۸۰	مولانا عبدالغفار حسن رحمہ اللہ حیات وخدمات	صہیب حسن، سہیل حسن	
۱۸۱	مطالعاتی سفر	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۸۲	مولانا عبدالتواب	ریاض احمد ثاقب	
۱۸۳	مقالات راشدیہ (2 جلدیں)	شیخ الحدیث محمد بدیع الزمان شاہ راشدی رحمہ اللہ	
۱۸۴	مہر نبوت		
۱۸۵	متاع دین ودانش لٹ گئی		

۱۸۶	نصرۃ الباری فی بیان صحۃ البخاری	مولانا عبدالرؤف خان رحمانی جھنڈانگری	
۱۸۷	(۳۳) نتائج التقلید	فقیرالی اللہ حکیم محمد اشرف عفاءاللہ تعالیٰ عنہ	دارالاشاعت اشرفیہ سندو بلوکی ضلع لاہور پاکستان، پتہ ثانی سکول بکڈپو، گوجرانوالہ
۱۸۸	نذرانہ اشک خاکے	مولانا محمد ثناءاللہ عمری	ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ پاکستان
۱۸۹	نعت چراغاں	لالہ صحرائی	
۱۹۰	نعت کہکشاں	لالہ صحرائی	
۱۹۱	نعت سویرا	لالہ صحرائی	
۱۹۲	نظم جماعت کے آداب	میاں محمد جمیل (ایم اے)	
۱۹۳	نقوش عظمت رفتہ	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ	
۱۹۴	نقوش ابوالوفاء	ابویحییٰ	
۱۹۵	وسیلہ کتاب وسنت کی روشنی میں	تصنیف: محمد قاسم خواجہ	ادارہ احیاء السنۃ گھرجاکھ گوجرانوالہ
۱۹۶	والدی و مشفقی سوانحی حالات والد گرامی	شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری مدظلہ العالی	
۱۹۷	"وقایۃ الانسان من الجن والشیطان" کا اُردو ترجمہ جنات اور جادو کا توڑ	مترجم:۔ ابوحمزہ (ظفر اقبال) فاضل مدینہ یونیورسٹی	نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ اردو بازار (لاہور)
۱۹۸	ہفت اقلیم	مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ	
۱۹۹	(ہفت وار و ماہانہ رسائل وجرائد)		
۲۰۰	ہفت روزہ الاسلام		
	ہفت روزہ خدام الدین لاہور، نمبر..... امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہور قدس سرہ...... ایک تاریخی دستاویز	انجمن خدام الدین، دروازہ شیرانوالہ (لاہور)	
۲۰۱	ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث (لاہور) شمارہ 1، جلد 54 جمعۃ المبارک 21 محرم، 1431ھ 8 تا 14 جنوری	مدیر:۔ حافظ محمد جاوید روپڑی نگران اعلیٰ:۔ عارف سلمان روپڑی	
۲۰۲	الاعتصام (اشاعت خاص) بیاد	مولانا محمد حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ	
۲۰۳	ماہنامہ بیداری (شمارہ فروری 2013ء)	مدیر: محمد موسیٰ بھٹو	
۲۰۴	ہفت روزہ الاعتصام لاہور، جلد 40 شمارہ 52، اشاعت خاص		

(استفادہ شدہ) رسائل و جرائد

ماہنامہ محدث	**صحیفہ اہلحدیث**	**صحیفہ اہلحدیث**	۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء، ۲۰ صفر ۱۴۱۰ھ
مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالرحمان مدنی	۵ نومبر ۱۹۹۰ء، کیم ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ	۲۱ ستمبر ۲۰۰۹ء، کیم شوال ۱۴۳۰ھ	۲۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء، ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ
مدیر: ڈاکٹر حافظ مدنی	۶ دسمبر ۲۰۰۲ء، کیم شوال ۱۴۲۳ھ	۲۰ مارچ ۲۰۰۳ء، ۱۶ محرم ۱۴۲۴ھ	۲۴ جنوری ۱۹۹۲ء، ۱۸ رجب ۱۴۱۲ھ
مارچ ۲۰۱۲ء، ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ	۱۳ نومبر ۲۰۰۷ء، کیم ذیقعد ۱۴۲۸ھ	۷ ستمبر ۲۰۰۹ء، ۱۶ رمضان ۱۴۳۰ھ	۷ فروری ۱۹۹۲ء، ۲ شعبان ۱۴۱۲ھ
اپریل ۲۰۰۸ء، ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ	کیم ستمبر ۲۰۰۳ء، کیم رجب ۱۴۲۴ھ	۱۸ فروری ۱۹۹۹ء، کیم ذیقعد ۱۴۱۹ھ	۲۲ مئی ۱۹۹۲ء، ۱۹ ذی القعدہ ۱۴۱۲ھ
اپریل ۲۰۰۵ء، ربیع الاول ۱۴۲۶ھ	کیم تا ۱۵ فروری ۲۰۰۰ء، ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ	کیم جنوری ۲۰۰۹ء، کیم محرم ۱۴۳۰ھ	۲۸ فروری ۱۹۹۲ء، ۲۳ شعبان ۱۴۱۲ھ
جولائی ۲۰۱۲ء، رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ	۱۰ جولائی ۲۰۰۹ء، ۱۶ رجب ۱۴۳۰ھ	**الارشاد**	۱۳ دسمبر ۱۹۹۱ء، ۶ جمادی الاخری ۱۴۱۲ھ
جون ۲۰۱۱ء، رجب ۱۴۳۲ھ	۶ دسمبر ۱۹۹۴ء، کیم رجب ۱۴۱۵ھ	ستمبر ۱۹۷۰ء	۱۷ جنوری ۱۹۹۲ء، ۱۱ رجب ۱۴۱۲ھ
جولائی ۲۰۱۱ء، شعبان ۱۴۳۲ھ	۱۳ مئی ۱۹۹۸ء، ۱۶ محرم ۱۴۱۹ھ	**الارشاد جدید (پندرہ روزہ)**	۱۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء، ۲ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ
شوال المکرم ۱۳۹۶ھ	۲ تا ۱۷ اپریل ۱۹۹۵ء، کیم تا ۱۶ ذیقعد ۱۴۱۵ھ	مدیر مسئول: شیخ محمد سعید پریس والا	۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء، ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ
جولائی ۲۰۰۲ء، جمادی الاول ۱۴۲۳ھ	کیم فروری ۲۰۰۹ء، کیم صفر ۱۴۳۰ھ	نگران مدیر: ابراہیم عبداللہ یوگوی	۲۰ مارچ ۱۹۹۲ء، ۱۵ رمضان ۱۴۱۲ھ
دسمبر ۲۰۰۲ء، ذوالقعدہ ۱۴۲۳ھ	۲۱ اکتوبر ۲۰۰۹ء، کیم ذیقعد ۱۴۳۰ھ	کیم تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۸ء	۴ ستمبر ۱۹۹۲ء، ۵ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ
اکتوبر ۱۹۹۴ء	۱۲ نومبر ۲۰۰۳ء، رمضان ۱۴۲۴ھ	کیم تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۵ء	۱۲ جولائی ۱۹۹۶ء، ۲۵ صفر ۱۴۱۷ھ
ذوالقعدہ ۱۳۹۶ھ	۱۷ اگست ۱۹۹۶ء، کیم ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ	کیم نومبر ۱۹۹۸ء	۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء، ۴ رجب ۱۴۱۲ھ
صحیفہ اہلحدیث	دسمبر ۱۹۸۹ء، جمادی الاول ۱۴۱۰ھ	کیم جنوری ۱۹۹۹ء	کیم ستمبر ۱۹۸۹ء، ۲۹ محرم ۱۴۱۰ھ
نگران: مولانا عبدالرحمان سلفی	۱۵ جون ۱۹۹۵ء، ۱۶ محرم ۱۴۱۶ھ	کیم مارچ ۲۰۰۳ء	۲۵ نومبر ۱۹۹۴ء، ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۵ھ
مدیر: عبدالجبار سلفی	۳ جون ۲۰۰۳ء، کیم ربیع الآخر ۱۴۲۴ھ	کیم دسمبر ۲۰۰۰ء	۱۷ اپریل ۱۹۹۵ء، ۱۵ ذوالقعدہ ۱۴۱۵ھ
۱۶ مارچ ۲۰۰۴ء، ۱۶ محرم ۱۴۲۵ھ	فروری ۱۹۹۸ء، ۱۶ شوال ۱۴۱۸ھ	کیم مئی ۲۰۰۶ء	۲۹ نومبر ۱۹۹۱ء، ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ
۱۴ جنوری ۲۰۰۹ء، ۱۶ محرم ۱۴۳۰ھ	مارچ ۱۹۹۸ء، کیم ذیقعد ۱۴۱۸ھ	کیم فروری ۲۰۰۲ء	۲۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء، ۲۵ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ
جون ۲۰۰۹ء، رجب ۱۴۳۰ھ	۱۴ اگست ۱۹۹۹ء، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ	**ہفت روزہ الاعتصام**	۸ مئی ۱۹۹۲ء، ۵ ذوالقعدہ ۱۴۱۲ھ
جون ۲۰۰۹ء، جماعت الاخرہ ۱۴۳۰ھ	۱۸ مارچ ۱۹۹۵ء، ۱۶ شوال ۱۴۱۵ھ	بانی: حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی	۷ جون ۱۹۹۶ء، ۲۰ محرم ۱۴۱۷ھ
		مدیر انتظامی: محمد سلیمان انصاری	۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء، ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ
۱۲ مئی ۲۰۰۹ء، ۱۶ جمادی الاول ۱۴۳۰ھ	۲۱ مارچ ۲۰۰۷ء، ربیع الاول ۱۴۲۸ھ	۲۹ مئی ۱۹۹۲ء، ۲۶ ذوالقعدہ ۱۴۱۲ھ	۱۳ نومبر ۱۹۹۲ء، ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ
۲ فروری ۱۹۹۵ء، کیم رمضان ۱۵۱۴ھ	کیم نومبر ۲۰۰۷ء، ۱۶ شوال ۱۴۲۸ھ	۲۱ فروری ۱۹۹۲ء، ۱۶ شعبان ۱۴۱۲ھ	۱۵ نومبر ۱۹۹۱ء، ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ
کیم ستمبر ۲۰۱۱ء، کیم شوال ۱۴۳۲ھ	اپریل ۲۰۰۹ء، ربیع الآخر ۱۴۳۰ھ	۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء، ۱۳ جمادی الاخری ۱۴۱۲ھ	۲۴ جولائی ۱۹۹۲ء، ۲۲ محرم ۱۴۱۳ھ
کیم جون ۱۹۹۵ء، کیم محرم ۱۴۱۶ھ	۱۵ ستمبر ۲۰۰۰ء، جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ	۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء، ۲۴ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ	۲۶ جون ۱۹۹۲ء، ۲۳ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ
۲ مئی ۱۹۹۵ء، کیم ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ	نومبر ۱۹۸۹ء، کیم ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ	۲۱ جولائی ۱۹۸۹ء، ۱۷ ذوالحجہ ۱۴۰۹ھ	۱۹ جولائی ۱۹۹۶ء، ۳ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ
۱۲ دسمبر ۲۰۱۱ء، ۱۶ محرم ۱۴۳۳ھ	۲۶ جنوری ۲۰۰۸ء، ۱۶ محرم ۱۴۲۹ھ	۵ جون ۱۹۹۲ء، ۲ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ	۱۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء، ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ
کیم دسمبر ۲۰۱۱ء، کیم محرم ۱۴۳۳ھ	کیم دسمبر ۱۹۹۹ء، کیم رمضان ۱۴۲۰ھ	۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء، ۲۵ رجب ۱۴۱۲ھ	۸ نومبر ۱۹۹۱ء، کیم جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ
۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء، کیم ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ	۱۶ جنوری ۲۰۰۰ء، ۱۶ شوال ۱۴۲۰ھ	۱۷ اپریل ۱۹۹۲ء، ۱۳ شوال ۱۴۱۲ھ	۲۷ مارچ ۱۹۹۲ء، ۲۲ رمضان ۱۴۱۲ھ
کیم اگست ۱۹۹۵ء، کیم ربیع الاول ۱۴۱۶ھ	کیم ستمبر ۱۹۹۶ء، ۱۶ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ	۲۸ اگست ۱۹۹۲ء، ۲۸ صفر ۱۴۱۳ھ	۱۷ اگست ۱۹۹۲ء، ۷ صفر ۱۴۱۳ھ
۴ مارچ ۱۹۹۵ء، کیم شوال ۱۴۱۵ھ	۲۱ فروری ۲۰۰۷ء، کیم صفر ۱۴۲۸ھ	۳ اپریل ۱۹۹۲ء، ۲۹ رمضان ۱۴۱۲ھ	۱۷ جولائی ۱۹۹۲ء، ۱۵ محرم ۱۴۱۳ھ
۱۳ اپریل ۲۰۰۹ء، ربیع الآخر ۱۴۳۰ھ	مارچ ۲۰۰۹ء، کیم ربیع الاول ۱۴۳۰ھ	۲۷ ستمبر ۱۹۹۱ء، ۱۷ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ	۱۴ فروری ۱۹۹۲ء، ۹ شعبان ۱۴۱۲ھ
۲ اگست ۲۰۱۱ء، کیم رمضان ۱۴۳۲ھ	۵ اپریل ۱۹۹۶ء، ۱۶ ذیقعد ۱۴۱۶ھ	۲ اکتوبر ۱۹۹۲ء، ۳ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ	۱۰ جولائی ۱۹۹۲ء، ۸ محرم ۱۴۱۳ھ

ہفت روزہ الاعتصام	یکم دسمبر ۲۰۰۷ء، ۱۶ شعبان ۱۴۲۸ھ	ستمبر ۲۰۰۶ء، رمضان ۱۴۲۷ھ شمارہ ۲۲	نومبر ۲۰۱۱ء، ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ
۳۱ جولائی ۱۹۹۲ء، ۲۹ محرم ۱۴۱۳ھ	مارچ ۲۰۰۳ء، محرم ۱۴۲۴ھ شمارہ ۷	اکتوبر ۲۰۰۶ء، شوال ۱۴۲۷ھ شمارہ ۲۳	ستمبر ۲۰۱۱ء
۲۱ اگست ۱۹۹۲ء، ۲۱ صفر ۱۴۱۳ھ	اگست ۲۰۱۰ء، رمضان ۱۴۳۱ھ شمارہ ۵۵	اکتوبر ۲۰۰۵ء، شوال ۱۴۲۶ھ شمارہ ۱۸	اگست ۲۰۱۱ء
۱۳۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء، ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳	مئی، جون ۲۰۱۰ء، جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ شمارہ ۵۳	جولائی، اگست ۲۰۰۶ء، رجب، شعبان ۱۴۲۷ھ شمارہ ۲۱	جولائی ۲۰۱۲ء، شعبان ۱۴۳۳ھ
۱۳۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء، ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳	اپریل ۲۰۱۰ء، جمادی الاول ۱۴۳۱ھ شمارہ ۵۲	**الاحیاء**	
ماہنامہ تفہیم الاسلام	نومبر ۲۰۰۹ء، ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ شمارہ ۴۷	مدیر: سید محمد علی	
سرپرستی مولانا عبدالرزاق سلفی امیر مرکزی	اپریل ۲۰۰۳ء، صفر ۱۴۲۴ھ شمارہ ۸	سرپرستی: قاری محمد ابراہیم میر محمدی	
جمعیت اہلحدیث ضلع بہاولپور۔ مدیر: حمید اللہ خان	فروری، مارچ، اپریل ۲۰۰۴ء، ۱۴۳۰ھ شمارہ ۱۳	زیرنگرانی: قاری سہیل احمد	
رابطہ سیکرٹری: مرکزی جمعیت اہلحدیث	اگست، ستمبر ۲۰۰۴ء، الثانی، رجب ۱۴۲۵ھ شمارہ ۱۵	اپریل ۲۰۱۲ء، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ	
جون ۲۰۰۶ء، اول الثانی ۱۴۲۷ھ شمارہ ۲۰	مارچ، اپریل ۲۰۰۷ء، الاول، الثانی	اگست ۲۰۱۲ء، رمضان ۱۴۳۳ھ	
جنوری ۲۰۰۷ء، محرم ۱۴۲۸ھ شمارہ ۲۳	۱۴۲۸ھ شمارہ ۲۵	جون ۲۰۱۲ء، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ	
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۴ء، شعبان، رمضان، ۱۴۲۵ھ شمارہ ۱۶	ستمبر، اکتوبر ۲۰۰۷ء، رمضان، شوال ۱۴۲۸ھ	اکتوبر ۲۰۱۱ء	

تصوف کیا ہے......؟

تصوف میں اخلاق و انسان دوستی کے دل پذیر اور دلکش مطالبہ کا ایک سرمایہ موجود ہے جو ہر مذہب و مسلک کے انسان کے لئے مفید اور اہم ہے۔ (2) صوفیاء کی نظر میں اسلام رسومات پر مبنی مذہب نہیں حقائق حیات پر مبنی دین ہے اس لیے اسے دین کامل کیا گیا ہے۔ (3) تصوف میں توحید کا تصور اس قدر بنیادی ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ تصوف درحقیقت توحید پر پختہ ایمان کا نام ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ (4) تصوف کا کمال یہ ہے کہ تصوف کی روشنی اختیار کرنے سے انسان میں اخلاق پسندیدہ موجود اور ناپسندیدہ معدوم ہو جاتے ہیں۔ (5) تصوف حسن خلق کا نام ہے اور یہ تین قسم کا ہے: خدا کے احکام پر بغیر ریا کے عمل کرنا، بڑوں کے ساتھ احترام، چھوٹوں کے ساتھ شفقت، اپنے ہم جنسوں کے ساتھ انصاف، کسی سے نہ کوئی غرض رکھے اور نہ معاوضہ کی توقع، تیسرا یہ کہ خواہش نفسانی اور ہوائے شیطانی کی پیروی نہ کرے ☆ "التصوف کلہ خلق" یعنی تصوف تمام تر اخلاق ہے۔ اسلامی تصوف کی بنیاد یونانی فلسفہ پر نہیں بلکہ اسلام پر ہے ☆ تصوف میں توبہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ تصوف کا کوئی پہلو شریعت سے ہٹ کر نہیں بلکہ شریعت کے حقیقی منشاء و مقصود کے عین مطابق ہے۔

☆ ☆ ☆

محدث وزیر آبادی کے صوفی صاحبزادے
امام شافعی کی کرامتیں
اولیاء اہل الحدیث کی مستجاب دعائیں
اہل اللہ کی گستاخی ہم اہلحدیث نہیں کرتے
مولانا حنیف ندوی کا ذوق تصوف
تصوف لکھوی علماء کی علمی خدمات
تصوف کا دوسرا کا نام تزکیہ واحسان
حافظ محمد عظیم میر محمدی کا ذوق تصوف
تعلیمات صوفیاء میں رزق حلال کی اہمیت
حدود شریعت میں علمائے اہلحدیث کے تعویذات
صوفیاء کرام اور تلاوت قرآن کی اہمیت
صوفیاء کرام اور نماز کی اہمیت
صوفیاء کرام اور روزہ کی اہمیت
علمائے اہلحدیث کا فیض تصوف
تصوف کا مقصد اخلاق حسنہ کی تکمیل
حافظ محمد گوندلوی کی کرامات
میاں باقر رحمہ اللہ جھوک دادو کی کرامات
صاحب کرامات اہلحدیث اولیاء کا تعارف
صوفیاء کرام کی علمی اور ادبی خدمات
فیوض الحرمین مکاشفات غیبیہ کا مجموعہ
مولانا ابوالبرکات کی کرامات
شیخ حبیب اللہ جعفری کا ذوق تصوف

بغضِ تصوف کی انتہا

افسوس یہ ہے کہ ہمارے حلقوں کی موجودہ نسل کی اکثریت بغض تصوف کی اس انتہا تک پہنچ گئی کہ وہ متقدمین کے ذکر و اذکار تو کجا مسنون اذکار سے بھی ''محتاط'' یا کنارہ کش ہوگئی اور مسنون اذکار کا دوام بھی چھوڑ گئے اور اللہ کے ان ناسمجھ اور ناشکرے بندوں نے اس مالک سے مانگنا اور سوال ۔۔۔۔دعا۔۔۔۔کرنا بھی چھوڑ دیا جو مانگنے والے سے خوش اور نہ مانگنے والے سے ناراض ہوجاتا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ کا شاید یہ ایک انوکھا اور بہت ہی تابناک پہلو ہے کہ وہ جہاد بالسیف کی عملی تربیت اور مجاہدین کی نازک ترین خدمات سرانجام دینے کے بعد ہی وہ مسلمانوں کی تعلیم وتربیت کی طرف متوجہ ہوئے، اس لحاظ سے ''صوفی'' کہلانے والے وہ شاید واحد صوفی ہوں گے جو مجاہد بھی تھے اور صوفی بھی۔

اس کتاب کے بعض واقعات ہمارے حلقوں میں ممکن ہے زود ہضم نہ ہوں لیکن ان واقعات کو صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اللہ تعالیٰ سے محبت، اللہ تعالیٰ سے ان کے تعلق، اس پر مان اور اس کے نام کے ذکر کی کثرت سے جوڑا جائے یعنی ذکر اللہ سے رطب اللسان زبان کے زاویے سے دیکھا جائے تو پھر شاید بندے اور رب کے مابین تعلق کی بہت سی گرہیں کھل جائیں گی اور بات سمجھ میں آسکے گی۔

(بحوالہ کتاب: ''سوانح صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ'' تالیف: فضیلۃ الشیخ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ)

صوفیاء کرام اور توحید کی اہمیت
آداب کی اہمیت علمائے اہل حدیث کی نظر میں
معاشرتی اصلاح کے سلسلے میں صوفیاء کے اثرات
سماجی اصلاح و یکجہتی کے سلسلے میں صوفیاء کی خدمات
اخلاق زہد و تصوف پر 78 کتابیں
مولانا حنیف ندوی اور رموز تصوف سے آشنائی
مولانا عبدالغنی چک رجادی کی کرامات
مرزا مظہر جان جاناں کا ذوق طریقت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ذوق تصوف
مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی بیعت اصلاح
آج تصوف سے دوری کیوں......!
امیر جماعت اہلحدیث سید محمد شریف گھڑیالوی کی کرامات
صوفی محمد عبداللہ کی 70 کرامات
مولانا غلام رسول کی 65 کرامات

بڑوں کی بیعت نقشبندیہ: حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ کے والد حافظ بارک اللہ لکھوی رحمہ اللہ حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ کے نامور خلفاء میں سے تھے (تحریک پاکستان اور اہل حدیث ص ۴۱)۔ **توحید اور ادب ساتھ ساتھ:** موحد ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدمی بے مہار ہوجائے، رسیاں تڑا بیٹھے، بے ادب اور گستاخ ہوجائے، اہل اللہ کی شان میں گستاخیاں کرے، محسنوں کا گریبان پھاڑے اور سمجھے کہ میں توحید کے تقاضے پورے کررہا ہوں، (مولانا ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ ہفت روزہ الاسلام لاہور ص 25 تا 34)۔ **تصوف بھلا دینے پر نہایت افسوس......!** نہایت افسوس ہے کہ اب دعا و وظائف اور تصوف کی روایت جماعت اہل حدیث میں ختم ہوگئی ہے بلکہ میں نے سنا ہے کہ بعض برخود غلط لوگ اسے بدعت قرار دے رہے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون (مولانا اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ: نقوش عظمت رفتہ ۲۳۔۲۴)۔ **اولیاء رحمہم اللہ کی محبت ایمان کا حصہ:** حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ چھٹی صدی ہجری کے وہ مایہ ناز بزرگ ہیں جن کی ذات اقدس سے امت محمدیہ کو کافی فیض پہنچا۔ ہم شاہ جیلانی رحمہ اللہ اور تمام اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور بزرگ مانتے ہیں ان کی صحبت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں اور ان کی تنقیص شان کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کا دشمن سمجھتے ہیں۔ (عرس اور گیارہویں ص ۵۰)۔ **آج تصوف سے دوری کیوں......!!:** افسوس ہے کہ آج طریقت وتصوف یا بیعت کے الفاظ ہی سن کر ہماری جماعت کے اکثر حضرات الرجک ہوجاتے ہیں اور اسے خلاف سنت اور بدعت ہونے کا فتویٰ صادر کردیتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ الفاظ مانوس اور متروک ہوچکے ہیں۔ اس لئے کہ ہم اس کی حقیقت ومعرفت سے ناآشنا ہیں، حالانکہ ہمارے بزرگوں نے اس کے ذریعے بہت سے فوائد حاصل کئے اور ان کے اعمال واشغال اور اذکار وافکار کی بدولت کثرت سے لوگ ان کے گرویدہ ہوتے اور ان کے ایمان واعتقاد کی سمت درست ہوئی۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۱۱۹)۔ **تصوف سے مراد:** اصطلاحاً تصوف سے مراد دل سے خواہشوں کو دور کرنا خدا کی طرف دھیان لگانا اور دل کو کثافتوں سے پاک کرنا ہے تاکہ تزکیہ قلب کے بعد عرفان الٰہی حاصل ہو۔ تصوف خدا شناسی اور تعلق باللہ کا ایک ذریعہ ہے۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۱۲۰)۔ **باہمی محبت کی ضرورت:** اسلام اختلاف رائے کا حق دیتا ہے لیکن اختلافات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کیونکہ اس طرح مضبوط اور بڑی سے بڑی جماعت کی بھی ساکھ اکھڑ جاتی ہے۔ (نظم جماعت کا آدب ص ۱۷۴)

تصوف استعانت غیر اللہ کا نام نہیں
آداب مرشد آداب استاد سے سیکھیں
مولانا غلام نبی الربانی کی بیعت اصلاح
مظہر علی کاکوروی کی بیعت اصلاح
تصوف باطن کو سنوارنے کی محنت
صوفی ازم سراسر مخلوق کی خیر خواہی کا نام
مولانا محمد عثمان روڑوی کی کرامات
62 علمائے اہلحدیث کی مرشد کامل کے حق میں رائے
شاہ خصوص اللہ کی بیعت تصوف
مولانا کمال الدین کمالپوری کی بیعت طریقت
مولانا غلام رسول کی بیعت توبہ
تصوف ہر بری عادت کو دور کرنے کا نام
امام الہند شاہ ولی اللہ کا ذوق تصوف
علمائے اہلحدیث بیعت اصلاح کے قائل ہیں
گستاخ اولیاء سے اللہ کا اعلان جنگ
نواب صدیق حسن خان کے خاندان کی بیعت اصلاح
تصوف اور توحید کو یکجا کرنے کی ضرورت
صوفیاء کرام اور اہمیت روزہ
مولانا ہدایت اللہ نوشہروی کی بیعت اصلاح
صوفیاء کرام اور دعاؤں کی اہمیت
کرامات اولیاء اور استدراج میں فرق

ناشر
دفتر مرکز روحانیت وامن 78/3 قرطبہ چوک، نزد قرطبہ مسجد، مزنگ چونگی لاہور
042-37552384,37597605,37586453
E-mail: contact@ubqari.org, Website: www.ubqari.org